

وَمَا أَغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
خدا یا ہمیں بخش دے اور پرہیزگاروں کو جو ہم سے پہلے گزر چکے

الحمد لله على طبع كتاب

ترجمة الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت امام اہل السنۃ
منقولہ من

تاریخ بغداد

للامام العلامة المحدث ابی بکر الخطیب البغدادی المتوفی سنۃ ۴۵۰ھ
المحقق بدار للكتب السلطانية المصرية بخبرۃ ۴۰۰ (تاریخ)

بمع ترجمہ اردو بہ نام

امام محمدی

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ و اڈیشنر اخبار محمدی دہلی
جس میں حضرت امام ابو حنیفہ کی پوری سوانح عمری اور آپ کی نسبت
بڑے بڑے بزرگ محدثین اور فقہا کی موافق مخالف رائیں درج ہیں
ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ

بفرمائش جناب مترجم صاحب مجتہد برقی پریس دہلی میں طبع ہوئی
منہ کا پتہ

دفتر اخبار محمدی اجیر مدینہ طرازہ دہلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبي في تذكرته ص ٣١٢ ج ٣ الخطيب الحافظ الكبير الإمام محدث الشام والعراق
ابو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن محمد البغدادي صاحب التصانيف لدستور اثنتين
وتسعين وثلاثمائة وكان والده خطيب قرية درنجان قال ابن ماكولا كان الخطيب خرايا عيان
من شاهده ناه معرفته وحفظه وتقانه وضبط الحديث النبوي صلى الله عليه وسلم وتفتنا في علمه
واسأئله وعلما بصحيحة غريبه وفردة ومنكرة ومطروحة ثوقا ولم يكن بعد
الدار مثله ولعل الخطيب لغير مثل نفسه قال أبو إسحق الخطيب يشبه الدار قطيعة
الحديث حفظه قال السمعاني كان الخطيب هيبا وقورا ثقة متحريرا حسن الخط
كثير الضبط فصيح اختتم بالحفظ قال ابن شافع انتهى إليه الحفظ أهتق في علوم الحديث
قال الفصل بن عمر النسوي كنت بجامعة صومعند الخطيب فدخل عليه علوي في مكة فأنير فقال
لهذا الذهب تصفر فيهما لك فقطب قال لا حاجة لي فيه فقال لكانك تستقله نفق
على سعادة الخطيب قال هي ثلاث مائة دينار فحل الخطيب قائما أخذ سجادته فراح فمما
أنسى عن خروجه ذل العلوي هو يجمع الدنانير قال أبو نركيا القرمذي كنت أقرأ
على الخطيب بحلقته بجامعة دمشق كتب الأدب المسموعة له كنت أسكن مناصرة
الجامعة فصعد إلى قال أحببت أن أنزلت فحدثنا ساعة ثم أخرج ورقة وقال الهدية
مستحبة أشد بهذه أقلاما فاذا خمسة دنانير فصعد نوبة أخرى وضم نحو من ذلك
وكان إذا قرأ الحديث يسمع صوته في آخر الجامع كان يقول معربا صحيحا - ولما حج الخطيب
رحله الله تعالى شرب من ماء زمزم ثم ثلث شربات وسأل الله ثلاث حاجات أخذها
بالحدث ماء زمزم لما شرب له فالحاجة الأولى أن يحدث تاريخ بغداد بها الثانية أن يعلى
الحديث بجامعة المنصور الثالثة أن يدا من عند بشر الحافي ففرض الله له ذلك وكان
رحمه الله يختم كل يوم قريبا الغياب قراءة ترتيل فترجعت عليه الناس هو راكب
فيقولون حدثنا فيحدث وقد كان رئيس الرؤساء تقدم إلى الوعاظ والخطاب
الأيرو واحد يتأخى يعرضوه على أبي بكر وأخرج بعض اليهود كتابا باسقاط
النبى صلى الله عليه وسلم الجزية عن الخبايرة وفيه شهادة الصحابة فعرضه

الوزير على أبي بكر فقال هذا افرو وقيل من اين قلت هذا قال فيه شهادة معاوية وهو
اسلمو عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذ ومات قبل خيبر بسنين ^{وكان}
سجياً يفرق ما على المحدثين وقف كتبه على يد ابي الفضل بن حيون .

قال السمعاني له ستة وخمسون مصنفاً ثم سمي بعض تصانيفه منها تاريخ بغداد

وهذا الكتاب جزء منه أقول ان ابن خلكان كتب في رفاة انه صنف قريباً
من مائة مصنف ولو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه قد قيل في تصانيفه حمد الله تعالى

تصانيف ابن ثابت الخطيب الذن من الصبي الغض الطيب

براها اذا رواها من حواها رايضا للفق اليقظ السيب

وياخذ حسن ما قد ضاع منها بقلب الحافظ الفطن الارب

فاية راحة ونعيم عيش توأمرى كتبها بل اي طيب

قال الشيخ الخطيب اما م مصنف لم يدرك مثله قال الهمداني مات هذا العلم

ب وفاة الخطيب قال المصلي مرض الخطيب في رمضان من سنة ثلث وستين و

اربعمائة في نصفه الى ان اشتد به الحال في اول ذي الحجة ومات يوم سابعه وصلى عليه

ابو الحسين بن ابي الهيثم بالله ودفن بجانب بشواحي ببغداد وكان بين يدي جنازته

جاعة بناءون هذا الذي كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي كان

ينفي الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي كان يحفظ حديث رسول الله صلى

الله عليه وسلم وكان ابو اسحق الشيرازي ممن حل جنازته قال علي بن الحسين رأيت بعد موت

الخطيب كان شخصاً قائماً بجذائي فارت ان اسأله عن الخطيب فقال انزل وسط

الجنة حيث يتعارف الأبرار وقال المصلي كنت ببغداد نائماً قرأت كانا عند الخطيب

قراءة تاريخ علي العارضة والشيخ نصر بن ابراهيم ابراهيم المقدسي عن يمينه عن يمين نصر

رجل سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليسهم النتائج فقلت في نفسي هذا

جلالة لابي بكر وآه بعض الصلوات مناه فسالته عنه فقال اناني روح وريحانة نعيم قال ابن حجر ^{الاصمعي}

في نزاهة النظر وشجاعة الفكر قل من فنون الحديث الا وقد صنف الخطيب فيه كتاباً مفرداً فكان

كما قال الحافظ ابن بكرين نقطة كل من الصنف علم المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه قور بن ثن

امعنت النظر لو جدتها خلق لا الحث وكفى به فخراً وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء - محمد

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

امام ذہبی تذکرۃ افعالہ جلد ثانی ص ۳۱۱ میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے بچے کا منظر امام شام و عراق کے محدث تھے آپ کے والد بھی بہت بڑے محدث اور درجہ ان کے خطیب تھے۔ کنیت ابو بکر اور نام احمد بن علی بن ثابت جو ۴۲۰ ہجری الاخری ۱۰۲۹ء ہجری بروز جمعرات بغداد میں پیدا ہوئے معمولی تعلیم آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ ہوئے پھر طلب علم حدیث میں ایسے لیے سفر کئے اور اس فن میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لی ان کے شاگرد ابن ماکو لکھتے ہیں کہ خطیب حدیث نبوی کی معرفت وحفظ و ضبط و اتقان اور حدیث کی علتوں اور سندوں کے جاتے اور صحیح و غریب، مضبوط و نکر اور ساقط کے معلوم کرنے میں ان پچھلے خاص لوگوں میں تھے جب کام میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ امام دارقطنی کے بعد خطیب جیسا کوئی محدث نہیں پایا ہوا اور شاید خطیب نے جو بھی اپنے جیسا کسی کو نہ پایا ہوگا۔ امام ابو حاق تیزی کہتے ہیں کہ خطیب حدیث کے چھاننے اور یاد رکھنے میں امام دارقطنی کے مثل تھے۔ حافظ سحانی نے فرمایا کہ خطیب سمیت دو قاروں سے ثقہ مستور و خوش حفظ بڑے صاحب اور فصیح تھے حافظوں کا نیا پر خاتمہ ہو گیا۔ ابن شافع نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیب پر خاتمہ ہو گیا۔ سحانی کہتے ہیں کہ خطیب کی تصنیفات ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں مرقوم ہے کہ خطیب کی قریب سترہ تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف ہوتا تو تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتا تو صرف یہ تاریخ ہی ان کے علم و فضل اور وسعت معلومات کی شہادت کیلئے کافی تھی جس کتاب کے اس ایک خبر کے چھاپنے کا غرض میں کچھ حاصل ہو رہا ہے۔ شجاع دہلی نے کہا کہ خطیب امام تھے مصنف تھے ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابو الحسن ہمدانی نے فرمایا کہ خطیب کی موت سے علم حدیث کی موت ہو گئی، فضل بن عمر سوسوی کہتے ہیں میں جابغ ہوں میں امام خطیب کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک علوی آیا اور امام صاحب کے عرض کی کہ یہ تین سو دینار ہیں آپ کی قبول فرمائیے اور اپنی ضروریات میں خرچ کیجئے آپ نے نہایت لاپرواہی سے انکار کر دیا اس نے ان دینار کو آپ کی جاننا زبرد و الدیا آپ جھٹاکر جانا زہر مار کر وہاں کا ٹھکڑے ہوئے اور وہ شخص اپنا سامان لیکر اپنے دیار سمیت چلے آیا اور کربا تیریزی کا بیان ہوا کہ جابغ دمشق میں بیٹھتا تھا اور بغدادی کے ایک حجرے میں رہتا تھا کبھی بھی امام خطیب میرے پاس تشریف لاتے اور ہمارے کہیں کہیں سے فرات و دیکھو جالی بدیدہ قبول کرنا بھی سنوں طریقہ یہ کہ کہہ کر ایک پڑیا میرے سامنے رکھ کر چلے جاتے میں اسے کھوتا تو اس میں پانچ اشرفیاں نکلتیں جو آپ مجھے قلم دوا کے خرچے کے لئے دے جانا کرتے تھے آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جو قوت جامع مسجد میں احادیث پڑھتے تھے تو مسجد کو بوجھ اٹھتی تھی، الفاظ حدیث کے اعزاب ظاہر کر کے نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حج کے زمانہ میں جب آپ چاہ و نازم کے پاس پہنچے میں تو اس حدیث کو یاد کرتے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زرم کا پانی جس مقصد کیلئے چاہئے اللہ تعالیٰ سے پورا کرتا رہو۔ آپ تین مقصد دل میں لکھتے ہیں اور تین مرتبہ چاہ و نازم کا پانی پیتے ہیں ایک تو یہ کہ تاریخ بغداد آپ لکھ سکیں دوسرے یہ کہ بغداد کی مشہور جامع مفسر میں آپ درس حدیث دینے سے روک دیا جائے کہ پڑوس میں آپ دفن ہوں آپ کی تینوں دعائیں قبول ہوئیں، دس قسم جلد و نسخ آپ نے تاریخ بغداد لکھی جس کے اس ایک حصہ کو جو حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق ذکر ہے میں بھی ترجمہ طبع کر دینا خواہتا ہوں جو ابھی فاضل اللہ علی ذلک۔ جامع بغداد کے آپ درس بنے اور انتقال کے بعد آپ کی تربیت بھی وہیں ہوئی جہاں آپ کی آپ کی دعا تھی، ہر رات

بنا رہا ہے۔ یہ خبر غور سے دیکھ کر حضرت امام غزالی کا یہ جواب کہ "اے مصنف! میں خاص حدیث حدیث کیلئے ہی پیدا کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا خاص فضل جو مجھے پہنچا ہے۔" حجاز

میں آپ کی تہ قرآن کی تمہید کیا کرتے تھے اور تہلیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے آپ کا تہ حکومت کی نظر میں اتنا بڑا تھا کہ زمین لرز سانسے ٹھکریاں کوئی شخص وعظ خطبے وغیرہ میں کوئی حدیث بیان نہ کرے جب تک کہ امام غزالی سے اجازت نہ حاصل کرے کہ نہ حدیث کی پڑھیں آپ کو کمال حاصل تھا، یہودیوں نے خلیفہ اسلام کے سامنے ایک عہد نامہ پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ یہودیوں نے خبر سے خبر یہ نہ لیا جائے اس عہد نامہ پر بڑے بڑے صحابہ کے دستخط تھے اور عہد نامہ بھی علی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بلایا جاتا تھا سلطنت میں ایک حکم بھی لکھی آخر امام غزالی کے سامنے اسے پیش کیا گیا آپ نے بیکہ گماہ دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ عجیب یہودیوں کی شرارت ہے انہوں نے خود اسے بنالیا اگر آپے ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس پر ایک گواہی تو حضرت امیر معاویہ کی ہے۔ فتح خیبر میں میں ہوا اور یہ عادیہ اس وقت اسلام بھی نہیں لائے تھے وہ مشرکین میں فتح مکہ کے سال سلمان ہوئے تھے پھر ان کے دستخط اس عہد نامہ پر جو ان کے اسلام کی ایک سال پہلے لکھا گیا تھا اس کے علاوہ ان میں دوسری شہادت امیر حضرت سعد بن معاذ کی بھی حالانکہ جنگ خیبر سے پہلے ہی وہ انتقال فرما چکے تھے یہ غزوہ خندق کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا اور مشرکین نے یہ خبر کی زمین حضور کے غضب میں آئیں وہ اپنے انتقال کے دو سال بعد ہی عہد نامہ پر کیے دستخط کرتے یہ ایک واقعی نہیں اس جیسے بیسویں واقعات نے دنیا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ ہوا و کر میں کہ حضرت امام غزالی اپنے زمانہ کے بشمول امام اور زبردست علامہ اور انسانی وحدت تھے باوجود اس علم و فضل و ہدایت بے غرضی اور بے غرضی کے آپ بڑے سخی تھے محمد بن اور طلبہ حدیث کے ساتھ عموماً مسلک کیا کرتے تھے، انتقال سے پہلے اپنا تمام مال محمد بن پر تقسیم کر دیا اپنی تمام کتابیں اور مالشہ وقف کر دیں۔ علم حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپ کی کوئی نہ کوئی تصنیف ہے۔ آپ کی تصانیف کی علم قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج عام علم طلباء ان کے کمر محتاج ہیں، مخلوق اور ان کی تصانیف کی طرف توجہ کی ہوئی ہے بڑے بلند پایہ شہرہ آفاق آپ کی تصانیف کی تالیف میں اپنا زور قلم دکھایا ہے اور اپنی حلاوت کو ان کی لذت کو ان کی تحقیق کو اور ان کی خوشنودی اور حسن بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت پسند کیا ہے اور ان کی تالیف کی ہے بلکہ دنیا کی کسی چیز کو وہ اتنی محبت نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں حضرت امام غزالی کی تصانیف سے ہے امام غزالی ۱۰ ماہ رمضان ۴۵۰ھ میں صوفیوں کے حلقہ میں حیات پائی اور ان کی وفات ناگہانی ہو گئی اور عرصہ کو انتقال ہو گیا جنازہ کی نماز قاضی ابی الحسن نے پڑھائی اور اپنی مقبول دعا اور دلی تمنا کے مطابق بشرطی کی قبر کے پاس دفن کئے گئے ان کے جنازہ کے آگے ایک جماعت یوں پکارتی جاتی تھی یہ وہ شخص ہے جو حدیث نبوی سے اصرار کو فراموش نہ تھا یہ وہ بزرگ ہیں جو رسول ص سے کذب کو دور کرتے تھے یہ وہ ہیں جو حدیث پر غیر کے حافظ تھے ان کا جنازہ انہوں والوں میں ابوالحسن شیرازی بھی تھے۔ علی بن حسین کہتے ہیں کہ غزالی کی وفات کے بعد خواب میں لکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے اس سے غزالی کا حال پوچھا اس نے کہا کہ بیچ جنت میں جاؤ وہاں نیکیوں کا قاف ہوئی ہے۔ رسولی کہتے ہیں کہ میں ماہ ربیع الاول کی بارہویں سن ۴۵۰ھ کو بغداد میں سویا ہوا تھا خواب میں لکھا دیکھا میں کہ ہلکے عادت سابقہ کے مطابق امام غزالی کے پاس تاریخ بغداد پڑھنے کو تھیں۔ شیخ نصر قدس سرہ خلیفہ کے دین جانب میں اور ان کے دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف فرمایاں آپ تاریخ بغداد دیکھنے کو تشریف لائے ہوئے ہیں اسی تہ تبرک کتاب کا یہ ایک جزو ہے جو آج کے ہاتھوں میں ہے ان کے تالیف میں ان کے کمال کا یہ یوں کہ غزالی کی زندگی کی دلیل ہے۔ یہ بعض صلہ سے خواب میں دیکھا کہ پکا حال پوچھا اپنے جواب میں کہ میں آرام و سانس اور

نست اللہ جنت میں ہوں۔ حافظ ابی جعفر شہر خنجر میں رہتے ہیں کہ حدیث کے ہر فن میں غزالی کا یہ فضل و ہدایت ہے۔ حافظ ابی جعفر شہر خنجر میں رہتے ہیں کہ حدیث کے ہر فن میں غزالی کا یہ فضل و ہدایت ہے۔

اصلاح

للمصنف العلامة مكتاب آخر شرف اصحاب الحديث في فضائل الحسن واهله كتاب متعجب اليه
التبرؤ ويحتاج اليه لكرهه فيه ابحاث عجيبة وفوائد لطيفة يقتصر اليه الطلبة يفتد به كلمة
قد طبقت مع ترجمتها الهندية حتى يسبغ ذيله وغاية امنيته ان يقع من الله على القبول
والرضا وعلى احد من دعاء اخواني في الكون تصابة ومتبرضا محمد

فهو ترجمته الامام ابي حنيفة النعمان من تأريخ بغداد للواقفي بكر

الخطيب رحمها الله تعالى

- ترجمة الامام ابي حنيفة ونسبه ٩
 امره على ولاية القضاء وامتناعه ١٣
 قدومه بغداد وموته بها في السجن ١٥
 صفته وذكر السنّة التي ولد فيها ١٩
 ابتداءه بالنظر في العلم ٢١
 مناقبه ٢٤
 ما قيل في فقهه ٣٠
 ما ذكر من عبادته وورعه ٥٢
 ما ذكر من جوده وسماحته وحسن عهده ٦٢
 ما ذكر من وفور عقله وفطنته وتلطفه ٦٩
 ما حكى عنه في الايمان ٦٨
 استنباطه من القول بخلق القرآن على قوله
 بخلق القرآن ٨٤
 ذكر الامور التي حكى عنه القول في خلق القرآن ٨٩
 ذكر ما حكى عنه من رأيه في الخروج على السلطان ٩٤
 ما حكى عنه من مستغلات الالفاظ والانفعال ١٠٠
 ما قاله العلماء في زهده والتخدير منه في ما يصل
 بذلك من اخباره ١١١
 الخ ١٥٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تاریخ بغداد کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی ضیف النعمان بن ثابت
 امام اہل الرائے کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امام محمدی کی مکمل فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷	آپ کا حضرت حماد کی شاگردی میں داخل ہونا۔	۱	آپ کا نام اور کنیت۔
۱۸	آپ کے بتائے ہوئے ساٹھ سائل میں سے	۱	آپ کے بعض استادوں کے نام۔
۱۸	میں کو آپ کے استاد کا غلط بتانا۔	۲	آپ کے بعض شاگردوں کے نام۔
۱۹	آپ کا اٹھارہ سال تک حضرت حماد کی شاگردی کرنا	۲	آپ کا قبیلہ اور وطن۔
۲۱	آپ کی تعریف کی ایک حدیث	۲	آپ کا پیشہ۔
۲۱	اس حدیث کا موضوع ہونا۔	۳	آپ کا اصلی نام۔
۲۱	آپ کے مناقب اور فضائل۔	۳	آپ کا عہدہ قضا کے قبول کرنا۔
۲۴	آپ کی فقہ۔	۴	اور اس پر تکالیف پہنا اور قید ہونا۔
۲۶	امام صاحب کمالیہ کو بلکہ قول صحابی اور تابعی کو	۴	آپ کا سفر بغداد۔
۲۶	بھی اپنے قیاس پر مقدم کرنا۔	۹	آپ کے قاضی بننے کا واقعہ۔
۲۷	امام صاحب کمالیہ نے اس دوں اور بزرگوں کے اقوال	۱۰	جلیانہ جائز کا سبب قضا کی عدم قبولیت ہونا
۲۷	کو مخالفت حدیث کی وجہ سے ترک کر دینا۔	۱۰	بلکہ اہل وجہ حکومت کی مخالفت ہونا۔
۳۵	ایک لطیفہ۔	۱۱	آپ کا سن ولادت اور سن انتقال۔
۳۵	قاضی ابویوسف کا آپ کے حلقہ کو چور کر کے قتل کرنا	۱۲	آپ کا خلیفہ اور صفت۔
۳۵	امام صاحب کمالیہ نے کہ میرے اقوال پر قرآن	۱۲	"ابو صیفہ" کنیت کا اثر۔
۴۴	حدیث کو مقدم کرو۔	۱۲	کو فیوں کی نسبت حضرت عطا کا خیال۔
۴۵	آپ کی عبادت اور زہد و تقویٰ۔	۱۳	امام صاحب کا علوم کے درمیان انتخاب۔
۵۷	آپ کی سخاوت، اخلاق اور حسن عہد کا بیان۔	۱۴	علم حدیث کی طلب سے انکار۔
۶۱	رائے کی مذمت۔	۱۵	علم فقہ میں مشغولی۔
۶۴	آپ کی غمخیزی زہد کی اور دانائی	۱۵	آپ کا علم صرف و نحو میں قیاس کرنا۔
۶۹	آپ کے فتوے کو آپ کی والدہ صاحبہ کا تسلیم نہ کرنا	۱۶	بولنے میں غلطی کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تاریخ بغداد کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی حنیفہ النعمان بن ثابت
 امام اہل الرائے کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امام محمدی کی مکمل فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷	آپکا حضرت حماد کی شاگردی میں داخل ہونا۔	۱	آپکا نام اور کنیت۔
	آپکے بتائے ہوئے ساٹھ مسائل میں سے	۱	آپکے بعض استادوں کے نام۔
۱۸	میں کو آپکے استاد کا خلف بنانا۔	۲	آپکے بعض شاگردوں کے نام۔
۱۹	آپکا اٹھارہ سال تک حضرت حماد کی شاگردی کرنا	۲	آپکا قبیلہ اور وطن۔
۲۱	آپ کی تعریف کی ایک حدیث	۲	آپ کا پیشہ۔
۲۱	اس حدیث کا موضوع ہونا۔	۳	آپ کا اصلی نام۔
۲۱	آپ کے مناقب اور فضائل۔		آپکا عہدہ قضاء کے قبول کر نیے انکار کرنا۔
۲۴	آپ کی فقہ۔	۴	اور اس پر تکالیف پہنا اور قید ہونا۔
	امام صاحب کا حدیث کو بلکہ قول صحابی اور تابعی کو	۶	آپ کا سفر بغداد۔
۳۷	بھی اپنے قیاس پر مقدم کرنا۔	۹	آپ کے قاضی بننے کا واقعہ۔
	امام صاحب کا اپنے استادوں اور بزرگوں کے اقوال		جیلخانی نہ جانے کا سبب قضا کی عدم قبولیت ہونا
۲۷	کو مخالفت حدیث کی وجہ سے ترک کر دینا۔	۱۰	بلکہ اصلی وجہ حکومت کی مخالفت ہونا۔
۳۵	ایک لطیفہ۔	۱۱	آپ کا سن ولادت اور سن انتقال۔
۳۹	قاضی ابو یوسف کا آپ کے حلقہ کو چھو کر الگ مجلس قائم کرنا	۱۲	آپ کا حلیہ اور صفت۔
	امام صاحب کا فرمان کہ میرے اقوال پر قرآن	۱۲	"ابو حنیفہ" کنیت کا اثر۔
۴۴	حدیث کو مقدم کرو۔	۱۲	کو قبول کی نسبت حضرت عطاء کا خیال۔
۴۵	آپ کی عبادت اور زہد و تقویٰ۔	۱۳	امام صاحب کا علوم کے درمیان انتخاب۔
۵۷	آپ کی سخاوت، اخلاق اور حسن عہد کا بیان۔	۱۴	علم حدیث کی طلب سے انکار۔
۶۱	رائے کی مذمت۔	۱۵	علم فقہ میں مشغولی۔
۶۴	آپ کی عظمیٰ زیر کی اور دانائی	۱۵	آپ کا علم صرف و نحو میں قیاس کرنا۔
۶۹	آپ کے فتوے کو آپ کی والدہ صاحبہ کا تسلیم نہ کرنا	۱۶	آپ کا عربی بولنے میں غلطی کرنا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۳	امام سفیان امام احمد اور ابن مسک سے آپ کا بیعت	۷۱	نام صاحب کا قرآن حدیث اور اقوال صحیحہ
۹۳	آپ کا پادشاہ اسلام کی بناوت کو جائز کہنا اور	۷۲	کواپنے اور دیگر مجتہدوں کے اجتہاد پر مقدم کرنا
۹۳	گھر گویوں پر تلوار چلا بیجا بھی فتویٰ دینا۔	۷۳	امام صاحب کا مجتہدوں کے اجتہاد کو حجت شرعی نہ جاننا
۹۵	آپ کا حدیث رسولؐ کو خرافات کہنا۔	۷۳	مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی معذرت
۹۶	ابو حسانہ کا آپ کو مرجع کہنا	۷۵	آپ پر جرح کرنے والوں کے نام
۹۷	حضرت امام سفیان اور امام احمد انجی کا بھی یہی قول	۷۵	مکتبہ اللہ شریف اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعین نہ کر نیلے کو بھی آپ کا مؤمن کہنا
۹۷	آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسف کا بھی یہی قول	۷۸	آپ کا ایک حیرت انگیز فتویٰ۔
۹۷	آپ کا جنت دوزخ کو غیر موجود کہنا	۷۸	آپ کا قول کہ جوئی کی عبادت بھی ایمان میں گئی ہے
۹۸	آپ کا قول کہ اگر رسول اللہ بھی میرے زمانہ میں	۸۰	آپ کا حضرت ابو بکر صدیقؓ اور امینؓ کا ایمان بڑھ کر
۹۸	ہوئے تو میری مانتے۔	۸۰	آپ کا حضرت آدمؑ اور ابلیسؑ کے ایمان کو برابر کہنا
۹۹	آپ کا اپنے بتلائے ہوئے مسئلہ کے خلاف حدیث منکر	۸۱	آپ کا فتویٰ کہ شہرابی اور حضرت جبریلؑ کا ایمان بڑھ کر
۹۹	کہنا کہ اسے سناؤ۔	۸۱	آپ کا فتویٰ کہ جوئی کی پوجا کرنا الہی نہیں ہے اگر دل سے
۹۹	حدیث شریف کی نسبت آپ کا کہنا کہ اسے سور	۸۱	اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو۔
۹۹	کی دُم سے کھرج دو۔	۸۲	ان تماموں کی وجہ سے آپ پر فتوے
۹۹	آپ کا حدیث شریف کو اہیات خرافات کہنا	۸۲	امام صاحب پر مرجع عقیدے کے ہو بیجا فتوے
۹۹	آپ کا تسلیم و قبول حدیث سے انکار	۸۳	قاضی ابو یوسفؒ کا آپ کی تقلید نہ کرنا۔
۹۹	آپ کا حدیث شریف کو بلیدی کہنا	۸۳	امام صاحب کا جمیعوں کو برا کہنا
۱۰۰	آپ کا حدیث شریف کو بکواس اور نہ بیان کہنا	۸۴	امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ
۱۰۰	آپ کا حدیث شریف کو جانور کی آواز کہنا	۸۶	آپ کا قرآن کریم کو غیر مخلوق کہنا
۱۰۰	آپ کا حضرت عمر فاروقؓ کے قول کو قول شیطانی کہنا	۸۷	آپ کا قرآن کریم کو مخلوق کہنا
۱۰۱	آپ کا حدیث شریف کا مذاق اڑانا نہ سمجھنا	۸۹	آپ کا اس عقیدے سے توبہ کرنا۔
۱۰۱	آپ کا ایک صحیح اور صحیح قول کو نہ سمجھنا یا اس کا	۸۹	آپ کی توبہ بطور تقیہ کے ہونا اور دوبارہ خلق
۱۰۲	مذاق اڑانا۔	۸۹	قرآن کا قائل ہونا۔
۱۰۲	آپ کا حدیث کے مقابلہ میں معارضہ پیش کرنا	۹۱	آپ کی دو مرتبہ کی توبہ میں مصنفؒ کی تطبیق
۱۰۳	رفع الیدین کا لطیفہ	۹۱	حضرت امام مالکؒ امام شافعیؒ امام داؤدیؒ امام حن
۱۰۴	آپ کے دوسرے کچھ اور حدیث شریف کے مخالف ہیں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقہ حنفی سے منع کرنا	۱۰۵	آپ کا اپنی رائے سے احادیث کو رد کرنا
۱۳۲	آپ کی کتاب الخلی کا ذکر اور اس کی مذمت	۱۰۶	ابو عوانہ کا آپ کی کتاب کو بھڑا ڈالنا
۱۳۲	اس کتاب کا ایک بدترین مسئلہ		اپنے فتوے کے خلاف حدیث سن کر بھی بھڑا آکر
	حضرت عبداللہ بن مبارک کا آپ سے قطع تعلق کرنا اور	۱۰۷	بے پڑا ہی کرنا لایا اور اپنے فتوے پر جے رہنا۔
۱۳۳	آپ کی مرویات کو ترک کرنا اور اس سے استغفار کرنا	۱۱۰	سند حدیث میں آپ کی لاابالی
۱۳۴	فقہ حنفی کے مطالعہ سے منافقت	۱۱۱	آپ کا ایک عجیب فتویٰ
۱۳۴	سفیان بن وہیفہ، قیس بن ربیع کی جرح		صحیح کرام ضوان علیہم جمعین کی توئی نہیں
۱۳۵	آپ کے فقیہ ہونے کا نام۔ آپ کا ساغرہ	۱۱۱	احتیاط اور آپ کی انکے خلاف جرات و جبارت
۱۳۶	آپ کے مجتہد ہونے میں کلام	۱۱۲	آپ کی رائے قیاس کی مذمت اور آپ پر جرح
۱۳۶	حماد بن سلمہ، محمد بن بشر، عمر بن قیس کے اقوال	۱۱۳	آپ کی رائے کی دجال سے تشبیہ
۱۳۸	ابو بکر بن عیاش کا قول۔ حضرت ابوہریرہ کی خطی	۱۱۴	حضرت امام مالک کی ترک تقلید کی نصیحت
۱۳۹	شیطان طاق کا اور آپ کا ایک بڑا بھٹکا واقعہ	۱۱۴	حضرت امام مالک کی آپ پر جرح
۱۳۹	حضرت سفیان ثوری اور عبد اللہ بن ادریس کی جرح		حضرت عبدالرحمن بن ہمدانی حضرت سفیان
۱۳۹	یزید بن ہارون اور حضرت امام شافعی کی جرح	۱۱۵	حضرت شریک اور حضرت ایوب کی جرح
۱۴۰	حضرت امام احمد بن حنبل کے اقوال	۱۱۶	امام اوزاعی امام شافعی ابن عون کی جرح
۱۴۲	یزید بن ابی مالک کا فرمان۔ ابو سہر کی روایت	۱۱۷	سیلمان بن حرب امام مالک کی جرح
۱۴۳	آپ کی نسبت رسول صلح کا فرمان اور صدیق اکبر کا قول	۱۱۹	حضرت ہارون کی جرح
۱۴۴	ابن ابی شیبہ کی جرح۔ حضرت ابن المبارک کے اقوال	۱۱۹	ابو عوانہ کا فقہ حنفی چھوڑ دینا واقعہ
۱۴۵	آپ کا علم حدیث میں یم ہونا۔	۱۲۰	امام صاحب پورے قیاس کے اقوال کو بری چیز کہتے ہیں
۱۴۵	حدیث کے متعلق آپ کا قول یا کرنا یوں ہے کہ کفر کا فتوہ		امام حنبل کا اپنے قیاسی مسائل کی نسبت سراسر باطل
۱۴۶	آپ کا متروک الحدیث ہونا۔	۱۲۰	روئے کا احتمال ظاہر کرنا۔
۱۴۶	حجاج بن ارطاة کی طعن بخیر بن یزید اور امام محمد کی جرح		امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کو نصیحت کرنا کہ
۱۴۷	ابو بکر بن داؤد و رقیہ بن سفیان ابو بکر بن عیاش کی جرح	۱۲۰	میرزا قوال ناقابل اعتماد ہیں اور انہیں نہ لکھو۔
۱۴۸	امام احمد کا قول کہ ضعیف حدیث بھی لائے گئے سترے	۱۲۱	آپ کا فرمان کہ میرزا قوال کی صحت عدم صحت کا نتیجہ یہی علم ہے
۱۴۹	یحییٰ کا قول، علی بن مدینی ابن ابی اللہ کی داؤد بخیر بن یزید	۱۲۱	آپ کا ایک لکھنؤ میں ایک مسلمہ کی بی بی کے مختلف فتوے
۱۵۱	جانی شعبہ امام مسلم امام شافعی کی جرح۔ تاج و جواہر متعل	۱۲۱	امام صاحب کا فرمان کہ میرزا قوال اکثر غلط ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
وعلى آله وصحبه ومن تبعه قال الخطيب بوكر البغدادي في تاريخ
بغداد مترجماً لأبي حنيفة النعمان بن ثابت الإمام مانصه
النعمان بن ثابت أبو حنيفة التيمي إمام أصحاب الرأي وفقه
أهل العراق رأى أنس بن مالك وسميع عطاء بن أبي رباح وإسحاق السبيعي ومجارب
بن دثار وحماد بن أبي سليمان والحيثم بن جبير الصوفي وقيس
بن مسلم ومحمد بن المنكدر ونافعاً مولى ابن عمر هشام بن عروة
وزيد الفقير ومالك بن حرب وعقبة بن مرثد وعطية العوفي و
عبد العزيز بن رفيع وعبد الكريم بابا القمية وغيرهم وروى عنه ابن
بجي الحارثي وهشيم بن بشير وعبد بن حوام وعبد الله بن المبارك و
الكثير بن الجراح وزيد بن هرون وعلي بن عاصم وبجي بن نصر بن عاصم
وأبو يوسف القاضي ومحمد بن الحسن الشيباني وعمر بن محمد بن علقم

وہودۃ بن خلیفۃ و ابو عبد الرحمن المقرئ عبد الرزاق بن ہمام فی آخرین
 و هو من اهل الکوفة نقله ابو جعفر المنصور الی بغداد فقام بها حتی مات
 و دفن بالجاب الشرفی منها فی مقبرة الخیزران و قبره هناك فاهرمقرئ
 انا حمزة بن محمد بن طاهر نا ابوالولید بن بکر نا علی بن احمد بن زکریا الہاشمی نا
 ابومسلم صالح بن احمد بن عبد اللہ بن صلح الجلبی حدثنی ابی قال ابو حنیفۃ
 النعمان بن ثابت کوفی یمشی من ہط حمزة الزیات و کان یخبرنا یسیر الخزامی نا
 محمد بن احمد بن ذرق نا محمد بن اللعاس بن ابی ذهل الہروی نا احمد بن محمد بن یونس
 الحاکم نا عثمان بن سعید الدارمی قال سمعت محمد بن موسیٰ یقول سمعت ابن ابی
 اسباط یقول و لد ابو حنیفۃ وابو نصرانی نا الحسن بن محمد الخلال نا علی بن عمر
 الحریری ان ابا القاسم علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن
 عفان نا محمد بن اسحاق البکاء عن عمر بن حماد بن ابی حنیفۃ قال ابو حنیفۃ
 النعمان بن ثابت بن زوطی نا زوطی فانه من اهل کابل و لد ثابت علی السلام و کان
 زوطی ملوکا لبنی تميم الله بن ثعلبة نا عتق فلوله لبنی تميم الله بن ثعلبة ثم لبنی

حرانی اور یشیم بن بشیر اور عباد بن عوام اور عبد الرحمن مبارک اور وکیع بن جراح
 اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور یحییٰ بن نصر حاجب اور ابو یوسف
 قاضی اور محمد بن حسن شیبانی اور عمر بن محمد عنقری اور مہوفہ بن خلیفہ اور
 ابو عبد الرحمن مقرئ اور عبد الرزاق بن ہمام اور دوسرے لوگوں نے سنا
 آپ کو فد کے رہنے والے ہیں خلیفہ ابو جعفر منصور نے بغداد بلا لیا تھا
 انتقال تک وہیں ٹھہرے رہے اور وہیں مقبرہ خیزران میں جو مشرقی
 بغداد میں جو دفن کئے گئے آپ کی قبر وہاں ظاہر اور معروف ہے۔ احمد بن عبد
 کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی یمشی حمزہ زیات کے قبیلہ سے ہیں
 جو یشیم فروش تھے۔ ابن ابی اسباط کہتے ہیں کہ امام صاحب کی پیدائش
 کے وقت ان کے والد نصرانی تھے۔ عمر بن حماد کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان
 بن ثابت بن زوطی ہیں زوطی کابل کے رہنے والے تھے اور ثابت اسلام
 میں پیدا ہوئے تھے اور زوطی جو یشیم الدین ثعلبہ کے غلام تھے انہوں نے

فصل وكان ابو حنیفة خزانة كان معروفة في دار عمر بن حريث قال محمد بن علي
 بن عوفان سمعت ابا نعیم الفضل بن دكين يقول ابو حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی
 اصله من كابل انا ابو نعیم الحافظ انا ابو احمر الفطویفی قال سمعت الساجی يقول سمعت
 محمد بن معاوية الزیاءوی يقول انا جعفر يقول كان ابو حنیفة اسمه عتیک بن
 زوطی فسمى نفسه النعمان ابوه ثابتاً انا محمد بن احمد بن ذریق انا احمد بن جعفر
 بن محمد بن مسلم الحنظلی انا احمد بن علي لا بارنا عبد الله بن محمد الغنوی المصفری
 نا محمد بن یایوب الذراع قال سمعت یزید بن ذریع يقول كان ابو حنیفة لبطیا
 انا احمد بن عمر بن درهم النهروانی انا الصافی بن ذکریا انا احمد بن نصر بن طالب
 انا اسمعیل بن عبد الله بن میمون قال سمعت ابا عبد الرحمن المقری يقول
 كان ابو حنیفة من اهل بابل ودماء قال في قول الباکی كذا انا الخلال
 انا علي بن عمر الحریری ان علي بن علي بن محمد بن كاسل النخعی حدثهم قال انا
 ابو یكولم زی انا النضر بن محمد نا یحیی بن النضر القرشي قال كان ولدابی حنیفة
 من نساء وقال النخعی ناسیلان بن الربیع قال سمعت الحرف بن ابراهیم يقول

آزادك واولادك ابني كی تقي پھر بنو فضل كی امام صاحب رشیم فروش تھے اور دار عمر بن
 حریث میں اُنکی مشہور دوکان تھی۔ ابو نعیم فضل بن دكين کہتے ہیں ابو حنیفة نعمان
 بن ثابت بن زوطی كی اصل كابل كی ہو۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفة كا اہل نام عتیک
 بن زوطی تھا پھر انہوں نے اپنا نام نعمان رکھا اور اپنے والد كا ثابت بن زید
 بن زریع کہتے ہیں کہ امام صاحب بطنی تھے۔ ابو عبد الرحمن المقری کہتے ہیں
 ابو حنیفة بابل كے ہیں اور کبھی بابلی بات میں کہتے تھے یحیی بن نصر قریشی
 کہتے ہیں کہ امام صاحب كے والد نساء قبیلہ كے ہیں عارف بن ادریس کہتے ہیں ابو حنیفة
 كی اصل ترمذ كی ہے بہلول قاضی کہتے ہیں کہ ثابت جو امام صاحب كے والد
 ہیں یہ اہل انبار ہیں امام صاحب كے پوتے اسماعیل فرماتے ہیں کہ ہم اولاد
 فارس ہیں ہم آزاد ہیں خدا كی قسم ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی میرے دادا
 میں تولد ہوئے اور اُن كے والد ثابت انہیں لیکر حضرت علی بن ابی طالب كو
 پاس گئے اسوقت امام صاحب چھوٹے تھے حضرت علی نے ان كے

ابو حنیفہ اصلہ من ترمذی قال النسخی الضیاء ابو جعفر احمد بن اسحاق بن ابراہیم
القاضی قال سمعت ابا یقول عن جدي قال ثابت والد ابی حنیفہ من اهل الدین
انا القاضی ابو عبد اللہ الحسن بن علی الصمیری انا عیسیٰ بن ابراہیم المقرئ نا ملک
بن احمد نا احمد بن عبد اللہ بن شاذان المروزی قال حدثنی ابي عن جدي قال
سمعت اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفہ یقول انا اسمعیل بن حماد

بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المہمان بن ابراہیم بن فارس
الاحول رواہ اللہ ما وقع علینا رق قط وولد جدي فی سنة ثمانین وذهبنا الی
علی بن ابی طالب وهو صغیر فذکاه بالبرکۃ فیه وفی ذریئہ ونحن نرجو من اللہ
ان یکون قد استجاب اللہ ذلک لعلی بن ابی طالب فینا قال النعمان بن المہمان
ابو ثابت هو الذی ہدی لعلی بن ابی طالب لفا لودجر فی یوم التیر وذلک قال
نور وناکل یوم وقیل کان ذلک فی المہرجان فقال مہرجاننا کل یوم۔

ذکر ابا حنیفہ علی بن القضاۃ اقلع ابو حنیفہ عن ذلک

اور ان کی اولاد کے لئے برکت کی دعا کی ہیں اللہ سو امید ہو کہ اُس نے حضرت علی
بن ابی طالب کی دعا کو ہمارے حق میں قبول کر لی ہو گی کہتے ہیں کہ نعمان بن مرزبان
ثابت کے والد وہی ہیں جنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کو بیرون کے دن
فالو دے کا ہدیہ دیا تھا تو حضرت علی نے جواب دیا کہ ہمارا بیرون ہر دن جو۔ اور کہا گیا
ہے کہ یہ واقعہ ہر جان کا ہے اور حضرت علی نے فرمایا تھا کہ ہمارا ہر جان ہر دن

ابن ہبیر کا امام حسن کو قاضی بنانے کی خواہش کا نا اولام صاحب کا اُس سو اہکار کرنا

عبد اللہ بن عمرو قتی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو کوٹے کا قاضی
بنا نا چاہا امام صاحب نے اہکار کیا تو اُس نے ایک ٹلو دس کو ٹسے مارے
ہر دس کو ٹسے لگتے تھے اور آپ اہکاری ہی تھے یہ دیکھ کر پھر چڑھ دیا

انا القاضی ابو العلاء محمد بن علی بن اسلمی نا ابو الحسن محمد بن حماد بالکوفة نا الحسين
 بن محمد بن القزازی نا ابو عبد الله عمر بن احمد بن عبد بن السرح بمصر نا
 يحيى بن سليمان نا ابو جعفر نا کوفی نا علی بن معین نا عبد الله بن عمر الدرقی
 قال کان ابن هبيرة نا حنیفة نا یلی له القضاء فی الکوفة نا یلی علیه فصره
 مائة سوط عشرة سوط فی کل يوم عشرة سوط وهو علی الامتناع فلما ذکر ذلك
 خلی سبیلہ کتب الخ لقاضی ابو القاسم الحسن بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراهیم
 المعروف بالانباری من مخرج واحد خلی ابو طاهر محمد بن احمد بن محمد بن ابراهیم
 العبقري مام الجامع بالانبار عنده قال انا محمد بن احمد بن السوراني نا
 نا ابو عمر المقدام بن دوار الرعيني نا علي بن معبد نا عبد الله بن عمر
 ان ابن هبيرة ضرب ابا حنيفة مائة سوط عشرة سوط فی نه یلی
 القضاء نا با وکان ابن هبيرة عاقل ثم ان علی العلوق فی زمان بنی امیة
 انا ابو الحسن علی بن القاسم بن الحسن الشاهد نا نصرة نا عفی بن سحاک
 الماورانی قال سمعت ابراهیم بن عبد الله هو نا یقول سمعت ابا معمر یقول سمعت ابا بکر بن عیاض

عبد الله بن عمر کہتے ہیں ابی ہبیرہ نے امام صاحب کو ایک سو دس کوڑے اس پر
 پٹوائے کہ وہ عہدہ قضا قبول کریں لیکن امام صاحب نے انکار کیا ابی ہبیرہ
 مروان کی جانب سے ہوا مہر کے زمانہ میں عراق کے گورنر تھے ابو بکر بن عیاض
 کہتے ہیں امام صاحب کو عہدہ قضا قبول کرنے پر بہت پٹایا گیا ربیع بن عامر
 کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن عمر بن صہیرہ نے بھیجا میں امام صاحب کو بلا کر لے گیا
 اُس نے آپ کو بیت المال پر مقرر کرنا چاہا آپ نے انکار کیا اس بنا پر کوڑوں
 سے پٹوایا گیا عبد الحمید کہتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر روز خلیفہ کے سامنے
 لایا جاتا تھا اور انہیں کوڑے لگائے جاتے تھے تاکہ عہدہ قضا کو قبول کریں
 لیکن آپ انکار کر دیا کرتے تھے ایک دن میں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا
 تھا اس بلا سے چھٹکارا پانے کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے والدہ کا عزم
 کوڑوں کی ضرب سے زیادہ تھا۔ اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ امام صاحب
 ہر چند رپیٹ کی گئی لیکن آپ نے قاضی بننا قبول نہ فرمایا۔ حضرت امام

فَيَقُولُ اَنَا بَا حَنِيفَةَ ضَرَبَ عَلَيَّ الْقَضَاءُ اَنَا التَّوْحِي اَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الدُّرِّي. نَا
 اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرٍ اَخُو ابْنِ اللَّيْثِ الْفَرَاخُزِّي سَلِمَاتُ بْنُ ابْنِ شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِي
 الرَّمِيجُ بْنُ عَصَمٍ مَوْلَى ابْنِ قُرَاطَةَ قَالَ ارْسَلَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ هُبَيْرٍ فَقَدِمْتُ
 بَابَ حَنِيفَةَ فَأَدَاهَا عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فَأَيُّ فُضْرِهِ اسْوَأُهَا. اَنَا الْحَلَالُ اَنَا الْحَوْبَرِيُّ
 اَنْ لَنْخِي حَدَّثَنِي قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ بَيْتِهِ قَالَ كَانَ
 ابُو حَنِيفَةَ يَخْتِجُ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ قَالَ بَيْنَ الْاَقَامِ فَيُضْرِبُ لِيَدَ خَلْفِي الْقَضَاءُ فَيَأْتِي وَلَقَدْ
 يَكُنِي فِي بَعْضِ الْاَيَّامِ فَلَمَّا اُطْلِقَ قَالَ لِي كَانَ غَمٌّ وَلَدَقِيَ اشْدَ عَلَى مَثَلِ ضَرْبٍ. وَقَالَ
 الْفَخْرِيُّ نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بِنَا ابْنِ مَنْصُورٍ الْمَرْزِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
 بْنُ النَّضْرِ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ سَالِمِ الْبَغْدَادِيِّ يَقُولُ ضَرَبَ ابُو حَنِيفَةَ عَلَى الدُّخُولِ
 فِي الْقَضَاءِ عَمَّ قَيْلًا الْقَضَاءُ. قَالَ وَكَانَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اِذَا ذَكَرَ ذَلِكَ يَكُنِي وَتَرْجَمُ عَلَى
 ابْنِ حَنِيفَةَ وَذَلِكَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ. اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَكِيلِ بْنُ عَبْدِ
 الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤَدِّبِ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْحَلَالِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ
 شَيْبَةَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَنْزَلِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادٍ ابْنِ حَنِيفَةَ قَالَ

اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَوَى كَرِيبُ بْنُ يَسْرٍ وَاقْتَرَبُوا بِطَرَفِ تَرَوِيَّتِهِ اَوْ رَاى اِمَامَ صَاحِبِ
 بَيْتِهِ رَحِمَ كِي وَكَارَنِي كَيْونَكَ خُودِ اَنِيَرُ بِي اِلْيَا هِي وَاقْعَه كَنْزِ چَا كَهَا اِمَامَ صَاحِبِ
 كِي پُورَنِي فَرَاتِي هِي كِي مِي اِنِي وَالد صَاحِبِ كِي هَمْرَاهِ اِيَكِ مَرْتَبِه كُو طَرَحِي كِي
 طَرَفِ كِيَا وَاِا وَالد رَوِيَّتِي مِي نِي كِيَا اَبَا جَانِ اِيَكِ كِيْسِي رَوِيَّتِي فَرَانِي
 لَكِي بِيَا اِسِي جَكَمِ اَبْنِ هُبَيْرِ لِي مِيرِ وَالد كُو دَسِ وَنِ كُو طَرَسِ لَكُو اَسِي هَبُو
 هِر رَوِيَّتِي كُو طَرَسِ پُورَنِي مَحِي اِسِ بِنَا پَرِ كِي وَهُ قَاضِي بَنِي اَوْرُو اِكَا كَرَتِي
 مَحِي اِيَكِ قَوْلِ يِي هِي كِي خَلِيفَةُ ابُو جَعْفَرِ مَنْصُورِنِي اِمَامَ صَاحِبِ كُو كُونِي
 سِي بَعْدَا وَاِلْيَا كَهَا اَكِي قَاضِي بِنَا جَائِي

اِمَامَ صَاحِبِ بَعْدَا وَاِلْيَا اَوْرُو مِي وَفَاتِ بِنَا

بَشَرِ مِي وَاِلْيَا فَرَاتِي هِي كِي اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ابُو جَعْفَرِ نِي اِمَامَ صَاحِبِ كُو بَلُو اِيَا وَاِلْيَا
 عَهْدُهُ قَضَا وَاِلْيَا اَلْكَلِينِ اِمَامَ صَاحِبِ نِي اِكَا رَكِيَا خَلِيفَةُ نِي قَسَمِ كَهَا

مات مع ابن ما لکناسه فیکي فقلت له یا ابت ما یبیک قال یا بنی فی هذا الموضع ضرب ابن هبیره ابی عشرة ایام فی کل یوم عشرة اسواط علی ان یبلی القضاء فلم یفعل وقیل ان اباجعل المنصور اشخص ابی حنیفة من الکوفة الی بغداد لیولیة القضاء

ذکر قدم ابی حنیفة بغداد وموت بها

انا ابو عبد الحسن بن عثمان الواعظ انا جعفر بن محمد بن احمد بن الحکم الواسطی ح وانا القاضی ابو العلاء الواسطی ناطق بن محمد بن جعفر المحدث قال انا محمد بن احمد بن یحیی بن ناجی ناسر بن الولید لکندی قال اشخص ابو جعفر امیر المؤمنین ابی حنیفة تا اذ اذ علی ان یولیة القضاء فابی فحلف علیه لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان لا یفعل فحلف المنصور لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان لا یفعل فقال الریح الحاکب الیتری امیر المؤمنین یحلف فقال ابو حنیفة امیر المؤمنین علی کفارة ایمان اقدار منی علی کفارة ایمانی فابی ان یلی قاصریه الی الحبس فی الوقت هذا لفظ ابو العلاء وانهی حدیث الواعظ وزاد ابو العلاء العوام یدعون انه تولى علا للمهین ایاما

کہ ہمیں یہ کام کرنا پڑے گا اور ہم امام صاحب نے بھی حلف اٹھا لیا کہ ہرگز نہیں کروں گا مسخیر نہ دو بارہ قسم کھائی امام صاحب نے بھی اپنی قسم کو دوہرا دی وہ بان کہنے لگا آپ دیکھتے نہیں کہ امیر المؤمنین قسم کھا بیٹھے ہیں امام صاحب نے فرمایا میں جتنا قسم کا کفارہ دیتے پرتا دوں اس سے بہت زیادہ قدرت امیر المؤمنین کو ہے یہ کیا اور اپنے انکار پر جبر ہے۔ اس بنا پر حکم خلیفہ اسی وقت جیلخانہ بھیج دیتے گئے ابو العلاء کہتے ہیں کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کے لئے آپ چند دنوں تک قاضی لیکن یہ بات از روئے نقل صحیح نہیں بلکہ صحیح یہ ہو کہ انتقال بھی جیلخانہ میں ہی ہوا۔ تھارہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر نے امام صاحب کو قضا کے لئے بلوایا لیکن امام صاحب کے انکار کی بنا پر قید کر دیا۔ پھر ایک دن سامنے بلا کر کہا کہ ہمارے کام سے تم اعراض کرتے ہو آپ سے فرمایا امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اس کے لائق بنایا ہے اور میں اس کا اہل نہیں ہوں خلیفہ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو پھر دوبارہ خلیفہ نے اسی عہدہ کو پیش کیا امام صاحب

ابن حنین فلما كان بعد يومين اشتكى ابو حنيفة فمهرسته ايام ثم مات قال
 ابو الفضل يعني عياسا وهذا قبره في مقابر الخيزران اذا دخلت من باب القماني
 يسير بعد قبرين لثلاثة وقيل ان المنصوب اقدمه بغداد لاصخر غير القضاء آنا
 القاسمي ابو العلاء الواسطي نا ابو القاسم طحطح بن محمد بن جعفر نا ابو بكر محمد بن احمد
 بن يعقوب بن شذيلة عن جد يعقوب قال حدثني عبد الله بن الحسن قال سمعت
 الواقدي يقول كنت بالكوفة وقد اشخص ابو جعفر الصلي من قبل احنيفة
 الى بغداد آنا محمد بن احمد بن رزق نا اسماعيل بن علي الحلبي نا محمد بن عثمان
 نا نصر بن عبد الرحمن قال نا الفضل بن دكين حدثني زفر بن الهذيل قال
 كان ابو حنيفة يجرهم بالكلام ايام ابراهيم جها راشديا فقلت له والله
 ما انت بمنته حتى توضع الجبال في اعناقنا قال فلم يلبث ان جاء كتاب المنصور
 الى عيسى بن موسى ان احمل يا حنيفة قال فقلت اليه ووجهه كاذب مسخ
 قال فحمله الى بغداد فدعا شخمسة عشر يوما ثم ستفاه فمات وذلك في سنة
 خمس مائة مات ابو حنيفة وله سبعون سنة -

امام صاحب نے کہا کہو قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ قسم کھائے
 آما وہ ہو گیا امام صاحب نے بھٹ سے روک دیا اور اپنی جیب سے دو بھاری
 درہم نکال کر مدعی کو دیکر کہا لو یہ تمہاری بقایا قیمت ہو وہ درہم لیکر چلتا بنا اس کے
 دو دن بعد امام صاحب بیمار ہو گئے اور پہلے دن بیمار رہ کر فوت ہو گئے ابو الفضل
 عباس کہتے ہیں مقبرہ خیزران میں جب قطافین کے دروازے سے جائیں تو بائیں
 جانب دو تین قبریں چھوڑ کر آگے تڑپت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ منصور نے
 امام صاحب کو قتل کے لیے نہیں بلکہ کسی اور کام کے لیے بلایا تھا واقعی
 کہتے ہیں میں کوفہ میں تھا جو امیر المؤمنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بغداد
 کی طرف بلا لیا۔ زفر بن ہذیل کہتے ہیں کہ ابراہیم کے زمانہ میں امام صاحب حکومت
 کے خلاف سخت پیر و پیگنڈے میں مشغول تھے میں نے ایک مرتبہ اُن سے کہا
 کہ کیا آپ اس سے باز نہیں آئیں گے اور ہمارے گردنوں میں پہاڑ
 لٹکائیں گے۔ اس گفتگو کو نہ توڑے ہی دن گزرے ہوں گے

صفة ابی حنیفة و ذکر السنۃ اللقی ولد فیہا

انا العاصی ابو عبد اللہ الصمیری قال قرأنا علی الحسن بن مہرون الضبی
عن ابی العباس بن سعید قال قال عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبۃ نا حسن بن
الحلال قال سمعت مزاحم بن داود بن علیۃ بن کریم بن ابیہ او غیرہ قال ولد
ابو حنیفۃ سنۃ احدى وستین ومات سنۃ خمسین وماتہ لا علم لہما حباً لقول
متابعان ابو نعیم لما حفظنا ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ الاصلی ما ثبت سابقاً
نا محمد بن اسحاق الثقفی نا یوسف بن موسی نا ابو نعیم قال ولد ابو حنیفۃ
سنۃ ثمانین وكان لہ یوم مات سبعین سنۃ ومات فی سنۃ خمسین وماتہ و
هو النعمان بن ثابت اخبنا التوزجی حدثنی ابو یکرنا ابو یکر محمد بن جملان بن
الصباح الذی ساء بوری یا بصرة نا احمد بن الصلت بن المفلس الحاکفی قال سمعت
ابا نعیم یقول ولد ابو حنیفۃ سنۃ ثمانین ومات سنۃ خمسین وماتہ
وعاش سبعین سنۃ قال ابو نعیم وكان ابو حنیفۃ حسن الوجه حسن الثیاب
طیب البویح حسن المجلس شديداً لکرم المراساة لاخا نہ انا الخلال
جو منصور کا خط سیبی بن موسی کی طرف آیا کہ امام صاحب کو یہاں بھیج دو میں سیکر
امام صاحب کے پاس گیا آپ کا چہرہ مارے غم و رنج کے بدل گیا تھا آخر آپ کو
بجا دیا جانا پڑا پندرہ روز وہاں آپ زندہ رہے پھر آپ کو کچھ پایا یا اور آپ کا انتقال
ہو گیا یہ سنہ کا واقعہ ہے امام صاحب کی عمر اس وقت شتر سال کی تھی۔

امام صاحب کی صفت اور سن ولادت کا بیان

علیہ السلام کہ امام صاحب سنۃ ۱۸۰ میں تولد ہوئے اور عہد میں تو ہوئے لیکن اس قول کی
موافقت کوئی نہیں کرتا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب سنۃ ۱۸۰ میں
تولد ہوئے اور شتر سال کی عمر میں سنۃ ۱۹۸ میں انتقال کر گئے آپ کا نام
نعمان بن ثابت ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب سنۃ ۱۸۰ میں تولد
ہوئے اور سنۃ ۱۹۸ میں انتقال ہوا شتر سال کی عمر پائی امام صاحب
خوبصورت خوش لباس خوش ہوا لے عمدہ مجلس والے بہت

انہا تحریری ان الشیخی حدیثہم قال نا محمد بن علی بن عفا قال سمعت عن
 حدیث یقول سمعت ابا یوسف یقول کان ابو حنیفہ رجلاً من الرجال لیس بالقصیر
 ولا بالطویل وكان احسن الناس منظرًا واحلاہ نعمۃ وابغیہم علی بایریدہ
 وقال الشیخی نا محمد بن جعفر بن اسحاق بن محمد بن حماد بن ابی حنیفہ نا ابی حنیفہ
 کان طویلاً تعلیماً سمیعاً وكان لہ اسما حسن الہیئۃ کثیراً التعطر دہباً وریحاً طیبہ
 اذا اقبل واذا خوج من منزلہ قبل ان تراه - نا القاضی ابو یکر احمد بن الحسن
 الخرشبی نا ابو العباس محمد بن یحیی نا محمد بن احمد بن الجهم نا ابو ابراہیم بن عثمان
 حماد بن ابی حنیفہ قال قال ابو حنیفہ لا ینکثنی بکینتی بحدی الا یحجون
 قال قرأنا علقۃ الکتعۃ بها فکان فی عقولہم ضعف - نا ابو نعیم الحاکم نا
 ابو یکر عبد اللہ بن یحیی الطحطی نا عثمان بن عبد اللہ الطحطی نا اسماعیل بن عثمان
 الطحطی نا سعید بن سالم البصری قال سمعت ابا حنیفہ یقول لقلت سطاء
 بمکہ فسألتہ عن شئ فقال من یرایت قلت من اهل الکوفۃ قال انت من
 اهل القریۃ الذین فادقوا بینہم وکانوا شیعا قلت نعم فمن اول اعدائنا

کرم والے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمہ روی کرنے والے تھے ۔
 ابو یوسف کہتے ہیں امام صاحب کا درمیانہ قدر تھا تو زیادہ بہت تھے نہ
 بہت لمبے نہ بہت چھوٹے ہوتے تھے لب و لہجہ نہایت شیریں ہوتے تھا اپنے
 در اوں میں بہت پیدار مغز تھے ۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں امام صاحب دراز
 قد تھے گندمی رنگ تھا لباس بہت اعلیٰ پہنتے تھے خوشبو کا بہت استعمال
 کرتے تھے محض خوشبو سے بے دیکھے پہچان لیے جاتے کہ اب آئے اور اب
 گھر سے نکلے امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے سوا ابو حنیفہ کنیت صرف
 وہی رکھنا چاہیے تھا جو ابراہیم بن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں
 نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور انکی عقل میں ضعف تھا ۔ امام صاحب
 فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے مکہ شریف میں ملاقات کی اور ان سے
 کچھ دریافت کیا تو فرماتے لگے تم کہاں کے ہو میں نے کہا میں کوفی ہوں
 کہنا تم اس شہر کے رہتے والوں میں ہو جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے

انت قاتلکم لا یسبک لفظ و یؤمن بالقرآن لا ینکف احد من نبأ قال فقال لی علماء
عرفت قال نعم

ذکر

خبر بتلائی حنیفہ بالنظر فی العلم

انا الخلال انا علی بن محمد الحریری عن علی بن محمد النخعی حدیثہم قال محمد بن
عمیر الصمدی فی زعمہ بن شجاع بن النخعی النخعی بن الحسن بن ابی مالک عن ابی یوسف قال
قال ابو حنیفہ لما اردت طلبة العلم جئت اتخذ العلم واسأل عن عواقبہما فقیل
لی تعلم القرآن فقدت اذا تعلمت القرآن وحفظتہ فما یكون آخرہ قالوا تجلس
فی المسجد تقرأ علیک النصیبان والاحداث ثم لا یلبس ابن یحیی حریفہم منہ
احفظ منک اذیباً ویک فی الحفظ فتدعہ ریاستک قلت فان سمعت احد
وکتبہ حتی لم یکن فی الذنب احفظ منی قالوا اذا کبرت وصدعت حدث واجتمع
علیک الاحداث والصبیان ثم لا تأمن ان تفلط فیرمون بالکذب فیصیر
حالتک فی عقبک تغفل لاحاجة لی فی هذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا حفظت
النحو والعربیة ما یكون احراماً قالوا تعون معلماً فاکثر ذلک دنیا دن الى ثلاثة

کرویئے اور جدا جدا فریق بن گئے ہیں نے کہا درست ہے پھر پوچھا تم کس فرقہ
سے تعلق رکھتے ہو میں نے کہا اُس سے جو سلف کو برا بھلا نہیں کہتے اور تقدیر
ایمان رکھتے ہیں اور کسی شخص کو کسی گناہ کی وجہ سے کہ فر نہیں کہتے عطار رحمہ اللہ
نے فرمایا تم جان گئے اب اسی پر مضبوط رہنا۔

امام صاحب کا علم کی طرف متوجہ ہونا

امام صاحب فرماتے ہیں جب میں نے طالب علمی کا ارادہ کیا تو ہر علم کا انجام کو
پوچھنے لگا مجھے کہا گیا تم قرآن شریف کا علم سیکھو میں نے کہا اگر میں قرآن
سیکھ لوں اور حفظ بھی کروں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ جواب ملا کہ آپ کو کچھ
اور نو عمر لوگوں کا استاد بن کر کسی مسجد میں بٹھا دیا جائے گا پھر یہ بھی ممکن
ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے کوئی آپ کی برابر ہی کا یا آپ سے بھی بڑھ کر
نکل آئے تو اسوقت آپ کی ریاست چھین جائے گی میں نے کہا اگر میں حدیث

قلت وهذا لا عاقبة له قلت فان نظرت في الشعر فلم يكن احدا شعره مني ما يكون امري
قال نعم هذا فيذهب لك او يحملك على دابة او يخرج عليك خلعة وان حرمتك
هجوته فحزت تغذ في المحصنات قلت لا طاعة لي في هذا قلت فان نظرت في الكلام
ما يكون اخره قالوا لا يسلم من نظري الكلام من مشغعات الكلام فيرى به بالوند
فاما ان توخذ فتقتل اما ان تسلم فتكون مذموما لو ما قلت فان تعلمت الفقه
قالوا تسأل وتفقد الناس وتطلب القضاء ان كنت شاكيا قلت ليس في العلوم
شيء انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته انا الصيغى فاعيد بن العباس
انا ابو ايوب سليمان بن اسحاق الجلابي قال سمعت ابراهيم الحنبري يقول
كان ابو حنيفة طلبا للحنفي في ايامه فذهب يقيس فلم يجبه واذا كان يكون
فيه استاذ فقال فاني كلوب وكلوب ففعل له كلب وكلاب فتركه ووقع في
الفقه فكان يقيس ولم يكن له علم بالحنفي فقال له رجل فيرجع لاجل الحنفي فقال هذا
خطا ليس عليه شيء لانه حتى يرميه بابا قتيس لم يكن عليه شيء اخبرني البرقي
انا محمد بن العباس الحنبري انما هو بن سعد بن عبد الله بن محمد بن ابي مالك بن

سنوں اور اس میں ایسی بہارت پائی کہ لوگوں کو دنیا میں کوئی مجھ سے بڑھ کر
حافظ الحدیث نہ ہو تو انجام کیا ہو گا کہا آپ کے بڑا ہے اور ضعیفی کے وقت
بچے اور نوجوان جمع ہو جائیں گے آپ حارثین بیان کریں گے جہاں کوئی غلطی
کی اور آپ کو جوہر ٹاکنگ اور ہمیشہ تک یہ خطاب باقی رہیگا۔ میں نے کہا
دیکھ اس علم حدیث کی کوئی حاجت نہیں ہے پھر میں نے پوچھا اگر میں غلطی
اور غیبت اعلیٰ سیکھوں تو نتیجہ کیا ہو گا۔ کہا آپ معلم بن جائیں گے اور دین
دینار کا وظیفہ مقرر ہو جائیگا میں نے کہا اس کا بھی کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں چھا اگر
میں شاعری سیکھوں تو کیا ہو گا؟ کہا آپ کسی کی تعریف میں قصیدہ کہیں گے
حکم ہو کہ وہ آپ کو کچھ ویدے مثلاً سواری یا خدمت وغیرہ تو ذخیرہ اور ممکن
ہے کچھ ندے تو اب آپ اس کی ہجو کرنے بیٹھ جائیں گے اور اس میں
پاکداسوں پر بھی تہنیں تراشیں گے میں نے کہا مجھے اس علم کی بھی کوئی
حاجت نہیں پھر میں نے پوچھا اگر میں علم کلام پڑھوں تو؟ کہا عموماً

ابن ہشام البجلي عن عبد الله بن صالح عن ابي يوسف قال قال لي ابو حنيفة انتم تقولون
 حرقاني يوسف ليخون فيه قلت ما هو قال قوله لا يا تبيك اطعام ترزقانه فقلت
 فكيف هو قال ترزقانه اذا الخل انا الحري اذ انجى حذرم قال احد ثنى
 جعفر بن محمد بن حازم قال الوليد بن حماد عن الحسن بن زياد عن زعفر بن الهذيل
 قال سمعت ابا حنيفة يقول كنت انظر في الكلام حتى بلغت فيه مبلغا يشاد اليه
 فيه بالاصابع وكان يجلس بالقرب من حلقة حماد بن ابي سليمان فنجأتني امرأة
 فقالت رجل له امرأة اذ ان يطلقها للنساء لم يطلقها فلم ادر ما اقول فامرتها
 تسأل حمادا ثم توجه فخبرتني فسألت حمادا فقال يطلقها دعي طهر من الحيض
 والجماع تطليقة ثم يتركها حتى تحيض حيضتين فاذا اغتسلت فقد حلت
 للزواج فوجعت فاحبرتني فقلت لا حاجة لي في الكلام واخذت فعلى فجلست
 الى حماد فكنت اسمع مسامكة فاحفظ قوله ثم يعيد لها من الغدا فاحفظها و
 يخطي اصحابه فقال لا يحبس في صد الحلقة بخلاف غير ابي حنيفة فحسبته
 عشرة سنين ثم سنا زعتني بقسلي لطلب للولاية فاحسبت ان اعقله و

علم کلام پڑھنے والے خلاف شرع باتوں کے قائل ہو جاتے ہیں پھر انہیں
 زکریتی اور میرین کہا جاتا ہے پس یا تو اسکی وجہ سے آپ قتل کر دیے جائیں گے
 اور یا اپنے خیالات سے بہت کر دل شکستہ اور مذموم ہو کر بیٹھیں گے کہا اچھا
 اگر میں نفقہ سیکھوں تو؟ کہا پھر تو ہر شخص آپ سے مسائل پوچھتا پھر لگتا آپ
 مفتی اور قاضی بن جائیں گے اگرچہ جو ان ہوں میں نے کہا میں تو اس سے
 زیادہ نفع دینے والا کوئی علم نہیں پھر میں علم فقہ کو چھٹ گیا اور اسی کو سیکھا
 ابراہیم حسری کہتے ہیں کہ امام صاحب نے ابتدا میں صرف نحو شروع کی
 تھی اس میں آپ نے قیاس چلانا اور استاد بننا چاہا مگر کام نہ چلا اکیدن
 قیاس کر کے فرمائے گئے جب قلوب کی تبع قلوب ہے تو کتب کی جمع کلاویں
 ثابت ہو گئی صرف نحو جانوروں کے کما کتب کی جمع کلاویں آتی ہو گلاویں نہیں آتی
 اس وجہ سے اس علم کو آپ نے ترک کر دیا اور نفقہ سیکھنی شروع کر دی چونکہ
 علم نحو تھا اس لئے عربی بولنے میں غلطی کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے

اجلس حلقہ انفسی فخر جہت یوماً بالعثمی و عز علی ان فعل فلما دخلت المسجد فرأیتہ
لم تطب نفسی ان اعترافہ فجئت وجعلت سعد فجاوہ فی تلك المایلة نعی قرابتہ
لہ قد مات بالصورۃ و ترک مالاً و لم یس لہ وارث غیرہ قام فی ان اجلس مکانہ
فما هو الا ان خرج حتی وردت علی مساکلہ لم اسمہ ہا منہ نکنت احبیب و اکتب
جوانی لغاب شہرین ثم قدم فحضرت علیہ المساکل و کانت منی من ستین مسئلہ
فوافقتنی فی اربعین و خالفنی فی عشرين قالیت علی نفسی ان لا افارقه
حتی یبعوث فلم افارقه حتی مات - انا ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد
انا الولید بن کبرالا نداسی فاعلی بن احمد بن زکریا الهاشمی نا ابو مسلم صالح بن احمد
بن عبد اللہ البجلي حدثنی ابی قال قال ابو حنیفۃ قد مات ابنہ و ہ فظننت
انی لا امسال عن شیء الا اجبت فیہ نسأ لو فی عن شیا لم یکن عندہ فیہا حجاب
فیجعلت علی نفسی ان لا افارقه حتماً حتی میت فمیتہ ثمانی عشر سنۃ آخری
الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن ہرم و الضبی عن ابی العباس احمد بن محمد بن سعید
قال قال محمد بن عبید بن عقیبہ تنما محمد بن الحسن ابو بشیر نا ابو اہیم بن سماعۃ

پوچھا کہ اگر کوئی کسی دوسرے کا سر تھرت کھل ڈالے تو کیا سزا ہے آپ نے
فرمایا یہ خطا ہے اسپر کوئی سزا نہیں اگرچہ ابو قیس کے ساتھ نہ کچلے۔ یہاں اپنے
لفظ بابا قیس فرمایا حالانکہ عربیت کے قاعدے سے لفظ بابی قیس
کہنا چاہیے۔ امام صاحب فرماتے ہیں لوگ سورۃ یوسف میں ایک لفظ غلط پڑھتے
میں وہ پڑھتے ہیں لا یأتیکما طعاً کم تر ذقانیہ حالانکہ ترذقانیہ پڑھنا
چاہیے۔

امام صاحب فرماتے ہیں میں نے علم کلام پڑھنا شروع کیا تھا اور استاد پڑھایا
تھا کہ میری طرف انگلیاں اٹھنے لگی تھیں حضرت ہامون ابو سلیمان کی مجلس
کے پاس جا ہم بھی بیٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی اور
مجھ سے پوچھا ایک شخص ہجو اپنی لونڈی میوی کو سنت کہ وہ طلاق دینا
چاہتا ہے تو کس طرح طلاق دے مجھے کوئی جواب نہ بن پڑا میں نے کہا تم حاد سے
جا کر دریافت کرو اور لوٹ کر مجھے بھی خبر کرو۔ اُس نے جا کر حضرت حاد سے

مولیٰ بنی ضبہ قال سمعت ابا حنیفہ یقول ما صلیت صلاۃ منذ مات حبدا لا
استغفرت له مع ولدی وانی لاستغفر من فعلت منه علما وعلمتہ علما وانا
الصمیمی ناعمر بن ابیہیم قری فاکرم بن احمد فامقلس ناھنا دین السری قال سمعت
یونس بن بکر یقول سمعت اسمعیل بن حبا دین ابی سلیمان یقول غابا بی
غیبۃ فی سفر له ثم قدم فقلت له یا ابت الی ای شیء کنت اشوق قال وانا اری
انہ یقول الی ابنی فقال الی ابی حنیفہ ولولما کنی ان لا ارفع طرفی عنہ فعلت
آخبرنی محمد بن عبد الملك القرشی انا ابو العباس احمد بن محمد بن الحسن الرازی
نا علی بن احمد الفارسی نا محمد بن فضیل هو البلیخی العابد نا ابو مطیع قال قال
ابو حنیفہ دخلت علی ابی جعفر امیر المؤمنین فقال لی یا ابا حنیفہ عن اخذت
العلم قال قلت عن حبا عن ابیہیم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب ^{علیہ}
من مسعود بن عبد الله بن عباس قال فقال ابو جعفر یخبرنا استوثقت نا
نشئت یا ابا حنیفہ الطیبینا الطاهرینا لکین صلوات اللہ علیہم
آخبرنی ابو بشیر محمد بن عمر الوکیل و ابو الفتح عبد الکرم بن محمد الضبی قال نا

یہی سلمو چھا حاوے فرمایا جب عورت حیض سے پاک ہوا سوقت بغیر اس سے صحبت
کئے طلاق دیرے پھر جب اُس پر و حیض اور گذر جائیں اور وہ نہا و صولے تو اس
عورت کو دوسرا کھن حلال ہو جائے گا۔ وہ یہ جواب لیکر میرے پاس آئی اور مجھے خبر دیا
میں نے کہا علم کلام کی مجھ کو کوئی حاجت نہیں اپنی جوتی لیے ہوئے میں سیدہ صاحبزادہ
حاو کے پاس جا پہنچا اور مسائل سننے اور یاد کرنے لگا حضرت حاد آج کے مسائل دوسرے
دن جب شگردوں سے دریافت فرماتے تو وہ لوگ غلطی کر جاتے مگر مجھے حفظ
لگتے چنانچہ حضرت حاد نے فرمایا صدر مجلس میں میرے ساتھے سوائے ابو حنیفہ
کے اور کوئی نہ بیٹھے میں دس سال تک تو اُسے پڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ جی میں
یہی آگئی کہ میں آپ اپنی مجلس الگ قائم کر کے خود سردار بن کر کیوں نہ بیٹھوں ؟
چنانچہ میں حاو سے الگ ہو کر اپنی مجلس الگ قائم کرنے اور سرداری چلنے کے پختہ
ارادے سے تیار ہو کر ایک دن سہمی میں آیا لیکن پھر اُس استاد صاحب کو دیکھ کر الگ
جلس قائم کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اُسی خلقہ میں آ بیٹھا اتفاق سے اُسی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین فقال محمد بن سیرین من صاحب هذه الرؤيا ولم ينجبه عنها ثم سأله الثانية فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة فقال صاحب هذه الرؤيا يثير علم لم يسبقه اليه احد قبله قال هشام فظفر بالحنيفة وتكلم حينئذ -

مناقب ابی حنیفہ

اخبرني القاضي ابو العلاء محمد بن علي السطحي ابو عبد الله احمد بن محمد بن علي الهضمر قال قال ابو زيد الحسين بن الحسين بن علي بن محمد الكندي يا لكونية نا ابو عبد الله محمد بن سعيد البوقفي المازني انا سليمان بن جابر بن سليمان بن نا شريك نا بشر بن يحيى قال انا الفضل بن موسى الشيباني عن محمد بن عمر عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في امتي رجلا وفي حديثنا القصرى يكون في امتي رجل اسمه النعمان وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي هو سراج امتي هو سراج امتي قال لي ابو العلاء الواسطي كتب عن هذا الحديث القاضي ابو عبد الله الصيرفي قلت وهو حديث موضوع فقد روايته البوقفي وقد شرحنا في ما تقدم

کر لیا کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرتے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چلو چپے اٹھارہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت حماد کے انتقال کے بعد کوئی نماز میں نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے مرحوم اُستاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام اُستادوں شاگردوں کے لیے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُن سے دریافت کیا کہ اباجان آپکو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہہ دیں گے اپنے بچے کا لیکن انہوں نے جواب دیا۔ امام ابو حنیفہ کا میرا تو جی نہیں چاہتا کہ انکی طرف سے نگاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں جب امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا بتاؤ علم کس سے سیکھا؟ میں نے کہا حماد سے انھوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور حضرت عبداللہ بن

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین فقال لعبد بن سیرین من صاحب هذه الرؤيا ولم يجبه عنها ثم سأله الثانية فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة فقال صاحب هذه الرؤيا يتبع علمه يسبقه اليه احد قبله قال هتنام فخر ابرحيفة وتكلم حينئذ -

مناقب ابی حنیفہ

اخبرني القاضى ابو العلاء محمد بن علي الواسطي ابو عبد الله احمد بن محمد بن الحسن بن علي قال انا ابو زيد الحسين بن الحسين بن علي بن عثمان الكندي بالكوفة نا ابو عبد الله محمد بن سعيد البوقى المازنى انا سليمان بن جابر بن سليمان بن شريك النخعي بن يحيى قال انا الفضل بن موسى الشيباني عن محمد بن عمر عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان في امتي رجلا وفي حديثه القصرى يكون في امتي رجل اسمه النعمان وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي هو سراج امتي هو سراج امتي قال لي ابو العلاء الواسطي كتب عنى هذا الحديث القاضى ابو عبد الله الصيرفى قلت وهو حديث موضع تفرد بروايته البوقى وقد شرحنا ما تقدم

کہ لیا کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چنانچہ اٹھارہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت حماد کے انتقال کے بعد کوئی نادمین نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے اس باپ کے ساتھ اپنے مرحوم استاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام استادوں شاگردوں کے لیے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُن سے دریافت کیا کہ اباجان آپ کو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہہ دیں گے اپنے بچے کا لیکن انہوں نے جواب دیا۔ امام ابو حنیفہ کا میرا توجی نہیں چاہتا کہ انکی طرف سے گاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں میں جب امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا بتاؤ علم کس سے سیکھا؟ میں نے کہا حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے اور حضرت علی بن ابوطالب سے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور حضرت عبداللہ بن

امر و بیدار کالہ آنا الخلال انا الحریری ان الخفی حدیثہم قالنا سلیمان بن الربیع
 الخزاز ناہی بن حفص عن الحسن بن سلیمان النعمانی فی تفسیر الحدیث لا تقوم الساعة
 حتی ینظہر العذاب قال هو علم ابی حنیفہ و تفسیرہ الآثار انا الحسن بن ابی بکر انا القاسم
 ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن شکاک البخاری قال سمعت محمد بن سہیلہ یقول
 قال خلفہ ابی یوسف صا دا لعلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صا دا الی
 اصحابہ ثم صا دا الی التابعین ثم صا دا الی ابی حنیفہ و اصحابہ فمن شاک فیہ من
 ومن شاک فلیست خطا محمد بن احمد بن نراق نا محمد بن عبد الجبار حدیثی ابو بکر
 ابراہیم بن محمد بن داود بن سلیمان القطان نا اسحاق بن بھلول قال سمعت
 ابن عیینہ یقول ما مقلت علی مثل ابی حنیفہ آخر فی محمد بن احمد
 بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی قال سمعت ابا الفضل محمد بن الحسنین
 قاضی نيسابور یقول سمعت حماد بن احمد القاضی المازنی یقول سمعت
 ابراہیم بن عبد اللہ الخلال یقول سمعت ابن المبارک یقول کان ابو حنیفہ
 آیتہ فقال لہ قال فی الشرب ابا عبد اللہ و فی الخمر فقال اسکت یا هذا اذ انہ
 بن عباس سے ابو جعفر فرماتے تھے بس بس ابو حنیفہ میں نے بھر پایا یہ سب برکت
 پاکیزہ لوگ میں اللہ تعالیٰ اپنا اپنے رحم نازل فرمائے۔ ربیع بن یونس کہتے ہیں
 کہ امام صاحب ایک دن منصور کے پاس گئے وہاں عیسیٰ بن موسیٰ بھی تھے وہ
 کہنے لگے آج شخص دنیا کا عالم ہو منصور نے کہا نعمان تم نے علم کس سے سیکھا؟
 امام صاحب فرمایا اصحاب عمر رضی اللہ عنہم سے اصحاب علی رضی اللہ عنہم سے علی رضی
 اللہ عنہ سے اصحاب عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابن
 عباس کے وقت میں روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہ تھا۔ منصور کہنے
 لگا بس آپ نے اپنے لیے خوب مضبوطی کر لی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں
 ایک مرتبہ میں نے بڑا ڈراؤنا خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تربت مبارک کو کھود رہا ہوں میں بصرہ گیا اور ایک شخص سے
 کہا کہ تم جا کر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر تو پوچھو انہوں نے کہا یہ
 شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کریمہ کرے گا۔ ہشام

یقال غایۃ فی الشرائع فی الخیر ثم تلا هذه الآية وجعلنا ابن مریم دالۃ ایتہ اخبر
الصیمری اناس من اہل ہمدان المقری نامکم بن احمد بن احمد بن محمد بن مقلس
نا الحما فی قال سمعت اہل مبارک یقول ما کان او قرع مجلس فی حنیفۃ مکان یشبہ
الفقہاء وکان حسن النسمت حسن الوجه حسن الثوب ولقد کنا یوما فی مسجد
الجامع فوقع حیتہ فی حجر ابی حنیفۃ وھرب الناس غیرک ما رأیتہ زاد علی
ان نقض الحیۃ وجلس مکانہ آنا الحسن بن ابی بکرنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف
یقول نا محمد بن محمد المرزوق نا حامد بن آدم نا ابو ھب محمد بن فراح قال سمعت
عبدا لله بن المبارک یقول لولا ان الله اعاننی بابی حنیفۃ وسفیان کنت کساؤ
الناس نا ابو نعیم الحافظ نا علی بن احمد بن ابی عساک الدقیقی لم یصر نا جعفر بن
محمد بن موسیٰ النیسابوری الحافظ قال سمعت علی بن سالم العامری یقول سمعت
ابا یحییٰ الحما فی یقول ما رأیت رجلا قط خیر من ابی حنیفۃ اذین فی ابو بشر الوکیل
دا ابو الفتح الضبی قال نا محمد بن احمد نا مکرم بن احمد نا احمد بن عطیۃ
الکوفی نا منجاب قال سمعت ابا بکر بن عیاض یقول ابو حنیفۃ افضل اہل زمانہ

بن ہر ان کہتے ہیں امام صاحب نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ گویا وہ حضورؐ کی قبر
شریف کھود رہے ہیں تو ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر محمد بن سیرین سے اس خواب کی
تعبیر پوچھیں ابن سیرین نے کہا بتاؤ کس نے یہ خواب دیکھا ہے تو سائل نے کچھ
جواب نہ دیا پھر تعبیر پوچھی انہوں نے پھر یہی سوال کیا اس نے پھر جواب نہ دیا جب
تیسری مرتبہ دریافت کیا تو ابن سیرین نے کہا یہ شخص وہ علم پھیلانیکا جسکی طرف
اس سے پہلے کسی نے سبقت نہ کی ہو اسوقت امام صاحب نے نظریں اٹھائیں اور

بات چیت کی۔ امام صاحب کے مناقب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں
ایک شخص ہوگا جسکا نام نعمان ہوگا اور جسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری
امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔
یہ حدیث موضع من گھڑت ہے صرف برواتی اسے روایت کرتے ہیں اور ہم

آخبر فی الصبیح قال قرأنا علی الحسن بن محمد بن عمار بن عیسیٰ بن سعید قال
 نا محمد بن عبد اللہ بن ابی حکیمہ نا ابرہیم بن احمد الخزازی قال سمعت ابی یقول ^{سمعت}
 سهل بن مزاحم یقول بذلت الدنیا لابی حنیفۃ فلم یردھا وضوب علیھا بالسیاط
 فلم یقبلھا انا علی بن القاسم الشاہد بالبصرۃ نا علی بن اسحاق الماودانی نا
 احمد بن دہیر اجازۃ اخبرنی سلیمان بن ابی شیعہ واخبرنی ابو نضر الکیل و
 ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد نا الحسن بن محمد بن صدقة الفراء و
 هذا لفظ حدیثہ حدثنا احمد بن حنیفۃ نا سلیمان بن ابی شیعہ حدیثی محمد بن
 عبد الجبار قیل للقاسم بن معلان بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رضی
 ان تكون من علمائنا ابی حنیفۃ قال ما جلسنا سواہ الا لحدانہ من عجلانہ
 ابی حنیفۃ وقال لہ القاسم تعال معی الیہ فحاجہ فلما جلس الیہ لزمہ وقال کادیت
 مثل هذا اذا الفراء وضح قال سلیمان وکان ابی حنیفۃ ورعاً خفیاً۔

ما قیل فی فقہ ابی حنیفۃ

انا لیم قانی نا ابو العباس بن حمدان لفظاً نا احمد بن یزید نا احمد بن الصباغ

اُس کا حال صراحت کیساتھ بیان کر چکے ہیں کہ وہ حدیثیں گہڑ لیا کرتا تھا جن
 بن سلیمان اُس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک علم ظاہر نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ امام صاحب
 علم ہو اور انکی تفسیر آثار خاف بن ابوب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ پھر صحابہ کی طرف آیا پھر تابعین کی طرف پھر امام صاحب
 اور ان کے اصحاب کی طرف اب جو چاہے جو چاہے ناراض ہو۔ ابن عیینہ کہتے ہیں میری
 آنکھوں نے امام صاحب جیسا اور شخص نہیں دیکھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ
 امام صاحب ایک آیت تھے کسی نے کھا حضرت! برائی میں یا بھلائی میں فرمایا
 چپ رہ برائی میں اگر ہو تو غایت کہا جاتا ہے اور بھلائی میں آیت کہا جاتا ہے
 دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ابن مریم اور انکی والدہ کو آیت نہادی۔ ابن المبارک
 کہتے ہیں کسی کی مجلس امام صاحب کی مجلس سے زیادہ باوقار نہیں تھی وہ بالکل
 فقہائے مشابہ تھے۔ خوش خلق خوش صورت خوش پوش تھے ایک مرتب۔

قال سمعت الشافعي محمد بن ادریس قال قيل لما كنت بن لسهل رأيت با حنيفة
 قال نعم رأيت رجلا لو كلمك في هذه المسألة ان يجعلها ذهابا لتمام محنته
 حدثني الصوفي انا الخطيب بن عبد الله القاضی مصر انا احمد بن حنبل بن
 حمدان الطرسوسي نا عبد الله بن جابر البراز قال سمعت حنبل بن محمد بن عيسى
 بن نوح يقول سمعت محمد بن عيسى بن اطياع يقول سمعت روح بن عباد
 يقول كنت غلاما بن جريح سنة خمسين واثنا مائة موت ابي حنيفة فاسترجع
 وتوجه وقال اى علم ذهب قال وقات فيها ابن جريح اخبرني ابو بشر الوكيل و
 ابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد نا عطاء احمد بن محمد بن عصمة الخراساني
 نا احمد بن بسطام نا الفضل بن عبد المجيد نا قال سمعت ابا عثمان احمد بن
 بن ابي الطوسي يقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول قدمت الشام على
 الادراعي فرأيت به بيرة فقال لي يا خراساني من هذا المبتدع الذي
 خرج بالكوفة يكتفي ابا حنيفة فوجعت الى بيتي فاقبلت على كتب ابي
 حنيفة فاخرجت منها مسائل من جيا والمسائل وبقيت في ذلك ثلاثة

ہم جامع مسجد میں تھے اتفاقاً ایک سائب امام صاحب کی گود میں گراسب
 لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن امام صاحب نے اسے بھینسا دیا اور وہیں
 بیٹھے رہے۔ امین المبارک فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے مجھے سفیان اور
 ابو حنیفہ جیسے لوگ نہ ملتے تو میں بھی عام آدمیوں کی طرح رہ جاتا۔ ابو یحییٰ حافی
 کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ ابو یحییٰ عیاض کہتے ہیں
 ابو حنیفہ اپنے وقت کے لوگوں میں ایک افضل آدمی تھے۔ سہیل بن مزاحم
 کہتے ہیں نہ تو دنیا کی لاپرواہی امام صاحب کا قدم ڈگر کا سکی نہ کوڑوں کی مار چھکام بن
 سعدان سے کہا گیا کہ کیا آپ اس سے خوش ہیں کہ امام صاحب کے زہر اثر
 لوگوں میں سے ہوں جواب دیا کہ امام صاحب کی مجلس سزاوہ نفع بخش مجلس اور
 کسی کی نہیں پھر سائل کو بھی اپنے ساتھ لیکر امام صاحب کی مجلس میں بیٹھنے
 اور وہیں رہنا لازم کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ میں نے اسے جیسا آدمی نہیں دیکھا
 جیسا کہ کہتے ہیں امام صاحب پر ہر شخص راہ اور حق ہے۔

ایام حجۃ یوم الثالث وهو مؤذن مسجدہم واما ہمہم الکتاب فی یدی
فقال ای شیء ہذا الکتاب فناولتہ فظرفی مسألۃ منها وقعت علیہا قال
النعمان فما ذال قائما بعد ما اذن حتی قرأ صدرا من الکتاب ثم وضع الکتاب
فی مکۃ ثم اقام وصلى ثم اخبر الکتاب حتی اتی علیہا فقال لی یا خراسانی من
النعمان بن ثابت ہذا اقلت شیخ لقیئہ بالعراق فقال ہذا انبیل من
المشائخ اذهب فاستکثر منہ قلت ہذا ابو حنیفۃ الذی نعیت عنہ
آنا الخلال انا الحسن یروی ان النخعی حدثہم قال تا سلیمان بن الربیع فاما
بن مسلم قال سمعت مسعر بن ہمام یقول ما اجل احد بالکوفۃ الا رجلیت
ابو حنیفۃ فی فقہہ والحسن بن صالح فی زہدہ أخبرنی الصیرفی قال قرأت
علی الحسین بن ہرمون عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد اللہ بن احمد
بن مستور نا علی بن مکنف حدثنی ابی عبد الرحمن بن الزبیر قانی قال اکنت
یوما عند مسعر فہم بنا ابو حنیفۃ فسلم ووقف علیہ ثم مضی فقال بغض القوم
لمسعر ما اکثر خصوم ابی حنیفۃ فاستوی مسعر منتصبا ثم قال الیلک

امام صاحب کی ثقاہت

امام مالک بن انسؒ سے کہا گیا کیا آپ نے امام صاحب کو دیکھا ہو قرآن لگے
ہاں وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر اس ستون کو سونے کا کہ دیں تو بھی بات حقیقت میں
غالب اگر اٹھیں۔ روح بن عبادہ کہتے ہیں میں ابن جنح کے پاس تھا جو امام صاحب
کے انتقال کی خبر سنا۔ میں آئی انہیں بڑا صدمہ ہوا اتنا شہراخر پڑھا اور کہا
علم اٹھ گیا اسی سال بن جریر کا بھی انتقال ہوا۔ عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے
ہیں میں امام اور زبیری کے پاس شام میں گیا میں نے اُن سے بیروت میں ملاقات
کی مجھ سے انہوں نے کہا کوفہ میں یہ یعنی کون بکلا ہو جبکہ کنیت ابو حنیفہ
ہے میں نے کوئی جواب نہ دیا اور گھر آکر امام صاحب کے مسائل میں سو عمرہ
عمرہ مسائل چھانٹ کر نکالے تین دن تک اسی میں مشغول رہا پھر آیا اور وہ کتاب
میرے ہاتھ میں تھی انہوں نے مجھ کو چھایا کیا کتاب ہو میں نے وہ اور اق اُن کے

فما رأيت به خاتم أحد قط إلا فقه عليه وأخبرنا الصيرفي أن عبد بن إبراهيم المقرئ
 نامكرم بن أحمد بن أحمد بن محمد بن مقلسنا أبو غسان قال سمعت إسرائيل يقول
 كان نعم الرجل النعمان ما كان أحفظ لكل حديث فيه فقه واشد فحصة عنه و
 أعلم بما فيه من الفقه وكان قد ضبط من جملة ما حسن الضبط عنه فأكرم الخلفاء
 والأمرء والوزراء وكان إذا ناظره رجل في شيء من الفقه همته بنفسه و
 لقد كان مسعري يقول من جعل إيا حذيفة بينه وبين الله رجولاً كان
 ولا يكون فراطى الاحتياط لنفسه أنا التتويحي حدثني أبي أن أحمد بن محمد بن
 بن الصياح النيسابوري نا أحمد بن الصلت الحماي ناعلى بن المدني قال
 سمعت عبد الرزاق يقول كنت عند معمر بن تاهة ابن المبارك فسمعنا معمر
 يقول ما أعرف رجلاً يحسن التكلم في الفقه أو يسعفان بقبيلته وشرح
 لخلق النجاة في الفقه أحسن معرفة من إبي حذيفة ولا استفق على
 نفسه من أن يدخل في دين الله شيئاً من الشك من إبي حذيفة أخبرني
 المصيرفي قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا أحمد بن

ہاتھ میں دیدیے وہ ایک مسئلہ کو دیکھنے لگے چونکہ مؤذن نے اذان کے بعد چو
 اُسے دیکھنا شروع کیا تو کھڑے کھڑے دیکھتے ہی رہے یہاں تک کہ کچھ ابتدائی
 حصہ پڑھ لیا اب کتاب جیب میں ڈال لی اور نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھے
 نماز کے بعد پھر اُسے لیکر بیٹھ گئے اور پڑھ کر فرمانے لگے اے خراسانی یہ نعمان بن
 شامت کون ہیں؟ میں نے کہا ایک شیخ ہیں عراق میں میں اُن سے ملا تھا کہا یہ تو
 بہت بڑا فاضل شخص ہے جاؤ اور اُن سے اور فائدہ اٹھاؤ میں نے کہا یہی الوصف
 میں جن سے آپ مجھے روکتے تھے۔ تسعین ہام کہتے ہیں میں نے کون سے
 صرف دو شخصوں کو پایا امام صاحب کو فقہ میں اور حسن بن علی کو زہد و تقویٰ
 میں ایک مرتبہ مسعر کے پاس سے امام صاحب گذرے سلام کیا کچھ دیر ٹھہر
 رہے آپ کے جانے کے بعد بعض لوگوں نے کہا امام صاحب بڑے جگرڑا
 ہیں مسر بنجیل کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے خاموش رہو میں نے دیکھا جو جس
 جگرڑے ہیں آخر اُس پر غلبہ پایا ہے اسرائیل کہتے ہیں امام صاحب بیت الحجرو

تمیم بن عباد المرزی ناخامد بن آدم کا عبد اللہ بن جعفر الرازی قال سمعت
ابی یقول ما رأیت احدا افقه من ابی حنیفة وما رأیت احدا اوع من ابی حنیفة
آخبرنی ابو بشر الوکیل و ابو الفتح البضی قال لا اعد بن احمدنا کم بن احمدنا
بن عطیة ناسعید بن منصور روا خبرنی التوتخی حدثنی ابی ناعجل بن

حماد ان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال ناسعید بن منصور قال سمعت
الفضیل بن عیاض یقول کان ابو حنیفة رجلا فقیها معروفا بالفقہ مشہورا
بالورع واسم المال معروفنا بالافضال علی کل من یضیف بہ صبرا علی
تعلیم العلم باللیل والنہار حسن کثیر الصمت قلیل الکلام حتی تردہ مسئلة
فی حلال او حرام وکافی یحسن یدل علی الختار بامن مال السلطان هذا اخر
حدیث مکرم ونا ابن الصباح فکان اذا اردت علیه مسئلة فیمها حدیث صحیح
اتبعہ کار عن الصحابة والتابعین والافاق احسن القیاس آخبرنی التوتخی
حدثنی ابی ناعجل بن حماد قال نا احمد بن الصلت نا بشر بن الولید قال سمعت
ابا یوسف یقول ما رأیت احدا اعلم بتفسیر الحدیث ومواضع الذکات التي فیہ

آدمی ہے۔ فقہ کے متعلق حدیثیں اور ان کے غور و خوض اور ان کے فقہی نکات
کے علم میں بڑے ماہر تھے حضرت حماد سے خوب اچھی طرح علم حاصل کیا تھا خاسفا
امرا اور وزرا ان کی عزت کرتے تھے فقہ میں جس سے گفتگو ہوتی اُس پر غالبیت
مسعر کیا کرتے تھے جسے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امام صاحب کو کر لیا میرا
گمان ہو کہ وہ بے خوف ہو گیا اور اپنے نفس کی پوری احتیاط کرنی بے عمر کہتے ہیں کہ
فقہ کی عمرگی اور تیاس کی وسعت نظری اور اسکی تشریح میں میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص امام صاحب سے زیادہ معرفت والا ہو اور نہ دین کی باتوں میں شک شبہ
ڈالنے سے اپنے نفس کو بچانے میں امام صاحب سے زیادہ کوئی ڈرنے والا میری
نگاہوں میں ہے۔ جعفر برازی کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے
زیادہ پرہیزگار اور زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔ نقیب بن عیاض کہتے ہیں کہ امام صاحب
ایک مشہور فقیہ مشہور پرہیزگار والد ارہمان نواز رات دن مشاغل علم میں منہمک
ویر پا خاموشی والے کم گو مسائل حلال و حرام کو خطائیت اور دلیل کیساتھ

من المفقہ من ابی حنیفہ۔ انا الصمیمی انا عبد بن ابراہیم نا مکرم بن احمد نا
 احمد بن محمد بن مفلس قال سمعت محمد بن سماعۃ یقول سمعت ابی یوسف
 یقول ما خالفت ابی حنیفہ فی شیء قط فقد برقہ الا رأیت مذہب الذی ذہب
 الیہ النجاشی الآخرۃ وکنت ربما ملت فی الحدیث وکان ہوا بصریا الحدیث
 الصمیم منی آخبر فی ابی منصور عن علی بن قہر بن الحسین الدقاق قال قرأنا
 علی الحسین بن ہرون الضبی عن محمد بن محمد بن سعید قال نا محمد بن عبد اللہ بن
 نوعل جہد ثنی عبد الرحمن بن فضیل بن موقوف اخبرنی ابراہیم بن مسلمۃ
 الطیالسی قال سمعت ابی یوسف یقول انی لا دعوی لابی حنیفہ قبل ابوی لقد
 سمعت ابی حنیفہ یقول انی لا دعوی لهما مع ابوی انا القاضی علی بن علی
 البصری نا احمد بن عبد اللہ الدوری انا احمد بن المقسم بن نصر اخبرنا الولید
 الفاضل نا سلیمان بن ابی شیحہ حدثنی محمد بن علی الحنفی عن ابی عبد شیمہ لہ قال قال
 ابو حمزہ لابی یوسف کیف ترک صاحبک ابو حنیفہ قول عبد اللہ عتق الامۃ
 طلاقہا قال ترکہ لحدیثک الذی حدثتہ عن ابراہیم عن الازہری عن عائشۃ الزہریۃ

بیان کر بیوے شاہی مال سے بھاگنے والے تھے۔ جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا اور
 اُس میں حدیث یا صحابی یا تابعی کا فتویٰ ہوتا تو اُس کی تابعداری کرتے ورنہ قیاس کرتے
 اور اچھا قیاس کرتے۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ
 شرح حدیث اور فقہ کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے جس مسئلہ میں
 امام صاحب کا خلاف کیا پھر جو غور سے دیکھا تو امام صاحب کا مسلک ہی نجات والا
 پایا۔ میں بعض مرتبہ حدیث میں اٹک جاتا۔ اور امام صاحب کی نگاہ صحت حدیث میں
 مجھ سے زیادہ تھی۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں اپنے ماں باپ سے پہلے امام صاحب
 کے لیے دعا کرتا ہوں اور امام صاحب سے میں سناؤ کہتے تھو میں اپنے استاد دعا
 کے لیے ماں باپ کے ساتھ دعا لگا کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ عیش لے ابو یوسف
 سے کہا کہ آپ کے استاد ابو حنیفہ نے حضرت عبداللہ کا قول کہ لونڈی کی آزادی
 اسکی طلاق ہے کیوں چھوڑ دیا جواب دیا کہ اس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے
 جو آپ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ

حاجن اعتقت خیرت قال الامام ابا حنیفۃ لفظن قال واحجیہ ماخذ بہ
 ابو حنیفۃ۔ انا القاضی ابو جعفر محمد بن محمد بن محمد السمندی انا اسمعیل بن
 الحسین بن علی البخاری الزاهد نا ابو بکر احمد بن سعد بن نصر نا علی بن موسی
 القتی حدثنی محمد بن سعد قال سمعت سلیمان الجوزجانی یقول سمعت حماد بن زید
 یقول اردت الحج فأتیت ایوب او دعتقال بلغنی ان الرجل الصالح فقیہ اهل
 الکوفۃ یعنی ابا حنیفۃ یحج العام فان لقینته فقرأ منی السلام انا الصمیمی
 قال قرأنا علی الحسین بن مہر بن عزرا بن سعید قال نا عبد اللہ بن ابراہیم بن
 قتیبہ نا ابن نمیر حدثنی ابراہیم بن البصیر عن اسماعیل بن حماد عن ابی بکر بن
 عیاش قال مات عمر بن سعید اخو سفیان نا تیناہ لغزیه فاذا المجلس غاصوا بآله
 وفيہم عبد اللہ بن ادیس لاذ قبل ابو حنیفۃ فی جماعۃ مع فلان راہ سفیان تحرك
 من مجلسہ ثم قام فاعتقہ واجلسہ موضعہ تعد بین یدیه قال ابو بکر
 فاعتبطت علیہ قال ابن ادیس ذاک الاقری فجلسنا حتی تغیر قلنا ناس فقلت
 لعبد اللہ بن ادیس کما تقدم حتى تعلم ما عندک فی ہذا فقلت یا ابا عبد اللہ رأیتک

جب میرے ہوا آزاد ہو میں تو انہیں راہنا نکاح باقی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار دیا گیا
 اما رعش نے فرمایا ابو حنیفہ بڑے شخص ہیں اور انہیں امام صاحب کا حدیث رسول
 کو اپنی رائے قیاس اور اپنے بزرگ استادوں کے قول پر بھی مقدم کرنا بہت پسند آیا
 حماد بن زید کہتے ہیں میں نے حج کا ارادہ کیا تو ابوب سے ملنے کے لیے گیا انہوں نے کہا
 میں نے سنا ہے کہ اہل کوفہ کے فقہیہ مرد صالح ابو حنیفہ بھی اس سال حج کو جانے والے
 ہیں اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں میری جانب سے خیر و سلام پہنچا دینا ابو بکر بن علی
 کہتے ہیں کہ سفیان کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہو گیا ہم انکی تعزیت کے لئے
 گئے تو مجلس لوگوں سے پر تھی عبد اللہ بن ادیس بھی شریک تھے تھوڑی دیر میں امام صاحب
 بھی مع چند لوگوں کے آئے امام سفیان انہیں دیکھ کر کہے ہو گئے معاف کر کے
 انہیں اپنی جگہ بٹھایا اور خود انکے سامنے بیٹھ گئے مجھے یہ بات بھاری پڑی اور ابن
 ادیس کو بھی جب لوگ چلے گئے تو میں نے عبد اللہ بن ادیس سے کہا آپ ٹہرے ہم
 اس بارے میں اُن سے دریافت کریں گے۔ پھر میں نے کہا اے ابو عبد اللہ آج تو

الیوم فعلت شیئاً انکرته وانکره اصحابنا علیک قال ما حق قلت جاک ابو حنیفۃ فقمت
الیہ واجلسۃ فی مجلسک وصنعت بہ حسنات لیلۃ و هذا عند اصحابنا منکر فقال وما
انکرک من ذلک هذا رجل من العلم بمکان فان لم اقم لعلہ قمت لسنہ وان لم
اقم لسنہ قمت لفقوہ وان لم اقم لفقوہ قمت لورعہ فاسجبت فی فلم یکن عندی
جواب اخبرنی ابو بشر الکیل ابو الفتح الضبی و ابنہ احمد بن محمد قال سمعت محمد بن
احمد بن القاسم النیسابوری عنہ قال سمعت احمد بن محمد بن احم لقی فیقول سمعت محمد بن الفضیل
الزاهد المجلی یقول سمعت ابا المطیع الحکم بن عبد اللہ یقول ان ایت من ایت خذ افقہ من
سفیان الثوری وکان ابو حنیفۃ افقہ منہ اخبرنی عبد الباقی بن عبد لکیم
المخدب ان ابا عبد الرحمن بن عبد الخلال قال سمعت احمد بن محمد بن یعقوب بن شیبۃ ناخذ
حدثنی یعقوب بن احمد قال سمعت الحسن بن علی قال سمعت یزید بن ہارون سألہ
انسان فقال یا ابا خالد من افقہ من ذلک قال ابو حنیفۃ قال الحسن ولقد قلت
ابی عاصم یعنی الذیل ابو حنیفۃ افقہ اوسفیان قال عبد ابی حنیفۃ افقہ
من سفیان - اخبرنی الحسن بن علی ان الخلال ان الحری ان لفتی حدیثہ قال نا

آپ نے ایک ایسا کام کیا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہ اچھا نہیں معلوم ہوا۔
انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا آپ ابو حنیفہ کو دیکھ کر ہڑے ہو گئے اور
انہیں اپنی جگہ بٹھایا اور بڑی وقعت کی ہمارے نزدیک آپ کا یہ فعل اچھا نہیں کہنے
فرمایا اس میں کیا برائی ہے وہ ایک عالم آدمی ہیں میں ان کے علم کی وجہ سے انکی تکریم
نہ کرتا تو ان کی بڑی عمر کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کرتا تو انکی قناعت
کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کرتا تو انکی پرہیزگاری کی بنا پر انکی عزت
کرتا اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میں خاموش رہا حکم بن عبد اللہ
کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے زیادہ کسی اہل حدیث کو فقہیہ نہیں پایا اور
امام صاحب اُن سے بھی فقہ میں بڑے ہوئے تھے یزید بن ہارون سے کسی نے
سوال کیا کہ اے ابو خالد آپ نے سب سے بڑا فقہیہ کسے پایا کہا امام صاحب
حسن کہتے ہیں میں نے ابو عاصم ثمالی سے کہا کہ ابو حنیفہ زیادہ فقہیہ ہیں یا سفیان
کہا ابو حنیفہ کا غلام بھی سفیان سے زیادہ فقہیہ ہے یزید بن ہارون سے

محمد بن علی بن عقیق ناخرابین مروی قال سئل یزید بن ہرون ایما افقہ ابو حنیفہ
 او سفیان قال سفیان احفظ للحدیث و ابو حنیفہ افقہ قال و سألت اباعاصم
 النبیل فقلت ایما افقہ سفیان او ابو حنیفہ قال غلام من غلمان ابو حنیفہ
 افقہ من سفیان۔ آخبرنی الحسن بن علی الخنقی نا عبد اللہ بن محمد الحلوفی
 نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد بن عیسیٰ الخفافی قال سمعت سجادہ یقول دخلت انا
 و ابو مسلم المستمل علی یزید بن ہرون و هو نازل ببغداد علی منصور بن ابیہش
 فقصنا الی غرقہ هو قہا فقال له ابو مسلم ما تقول یا اباخالد فی ابو حنیفہ
 و النظر فی کتبہ قال انظر و اذہا ان کنتم تريدون ان تفقهوا فانی ما رأیت
 احدا من الفقہاء یکرہ النظر فی قولہ و لفلان احتمال الثوری فی کتاب الزہر حتی
 فسقہ انا الخلد انا الحییری ان الخنقی حدیثہم قال نا محمد بن علی بن عقیق
 نا ابوکریب قال سمعت عبد اللہ بن المہاذب یقول و اخبرنی محمد بن احمد بن
 یعقوب نا محمد بن عیلم الصبی نا ابوسعید محمد بن الفضل المذکون نا ابو عبد
 اللہ محمد بن سعید المرحزی نا ابو حمزہ یعلی بن حمزہ قال سمعت ابادہ بن محمد بن

بھی یہی سوال ہوا تو جواب دیا کہ امام سفیان حدیث کے حافظ میں بہت بڑھے
 ہوئے ہیں اور امام ابو حنیفہ فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ابو عاصم نبیل سے
 پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ کے غلاموں میں کا ایک غلام بھی سفیان سے
 زیادہ نقیب ہے۔ سجادہ کہتے ہیں میں اور ابو مسلم ستمی یزید بن ہرون کے پاس گئے
 وہ ان دنوں منصور بن مہدی کے پاس بغداد آئے ہوئے تھے ہم ان کے بالا خانہ پہ
 پہنچے تو ابو مسلم نے کہا اے ابو خالد آپ کا خیال امام صاحب اور انکی کتابوں کی نسبت
 کیا ہے؟ کہا اگر تم فقہ حاصل کرنی چاہتے ہو تو انہیں ضرور دیکھو میں نے فقہائیس
 کسی کو نہیں پایا کہ وہ انکی باتوں کا دیکھنا مکروہ رکھتا ہو اور ثوری نے تو زہری کی
 کتاب میں اسے لکھ لیا ہے۔ عبد السلام بن مبارک فرماتے ہیں میں نے سب سے زیادہ
 عبادت گزار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو بھی دیکھا اور سب
 سے زیادہ عالم شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ نقیب شخص کو بھی دیکھا سب سے بڑے
 عابد تو عبد الرحمن بن رواؤ تھے۔ اور سب سے بڑے پرہیزگار فضیل بن عیاض تھے۔

مناحم بقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول رأيت أعبداً إذا سُر رأيت أودح
 الناس ورأيت أفقه الناس فأما أعبداً للناس فعبداً للعزيزين ينادي دواوداً ما أودح
 الناس فأفضل بن عياض وأما أعلم الناس فسفيان الثوري وأما أفقه الناس
 فأبو حنيفة ثم قال ما رأيت في الفقه مثله. أنا النخعي وأنا عبيد بن ربيعة هيبنا
 مكرم بن محمد نا أحمد بن محمد بن مفلس نخعي بن معاذ قال سمعت ابن المبارك يقول
 أن كان الشوق قد عرف واحتجج إلى الراعي فزأى مالك وسفيان وأبو حنيفة
 وأبو حنيفة أحسنهم أوقهم فطنة وأخوفهم على لفقه وهما أفقه الثلاثة
 وقال أحمد بن محمد نا نضر بن علي قال سمعت أبا عاصم النبيل سئل أيهما أفقه
 سفيان أو أبو حنيفة فقال إنما يقاس الشيء إلى شكله أبو حنيفة فقيه تام
 الفقه وسفيان رجل متفقه أنا محمد بن الحسين بن فضال القطان نا غسان
 بن أحمد الدقاق نا محمد بن ربيعة هيبنا أحمدة المروزي قال سمعت ابن عيينة نا الوزي
 المروزي قال قال عبد الله بن المبارك إذا اجتمع سفيان
 وأبو حنيفة فمن تقوم لهما على فتيا أنا الحسين بن علي بن محمد العدل

اور سب سے بڑے عالم سفيان ثوري تھے اور سب سے بڑے فقیہ ابو حنیفہ
 تھے فقہ میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابن مبارک کہتے ہیں اگر کسی حدیث سے قیاس کی
 ضرورت پڑے تو اس کے اہل امام الکل امام سفيان اور امام ابو حنيفة میں انہیں بھی باریک
 میں اور دو درمیں ابو حنيفة ہیں۔ ابو عاصم نبیل سے پوچھا گیا کہ سفيان ثوري اور ابو
 حنيفة میں بڑا فقیہ کون ہے؟ کہا ٹھیک قیاس کرنے والے اور پوری نقاہت والے
 تو ابو حنيفة ہیں اور سفيان تو ابھی فقہ سیکھ رہے ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں
 جب سفيان اور ابو حنيفة جمع ہو جائیں پھر فتوے کی جرأت کسے ہو؟ اور فرماتے ہیں
 ان دونوں کا کسی مسئلہ میں یک رائے ہو جائے مسئلہ کو قوی کر دیتا ہے۔ بہی طرح
 فرماتے ہیں کہ میں نے مسعر کو دیکھا وہ امام صاحب کے حلقے میں بیٹھ کر سوال کرتے تو ان کا
 اٹھانے تھے میں نے کسی شخص کو فقہ کے مسائل میں امام صاحب اچھی تقریر کرتے
 ہوئے نہیں سنا۔ اور فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی رائے سے کچھ کہنا لائق ہے تو
 امام صاحب کو لائق ہے۔ ابن داؤد کہتے ہیں کہ حدیث و آثار اور زہر و ہر ہر کا

نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسن بن الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا الولید بن شجاع
 نا علی بن الحسن بن شقیق قال کان عبد الله بن المبارك یقول اذا اجتمع هذا ان علی شئی
 فذاك قوی یعنی الشوری ابا حنیفة۔ انا التوحی حدثنی فی ابویک محمد بن حمدان
 بن المصباح نا احمد بن الصلت بن المفسر نا الحنفی نا ابن المبارك قال رأیت مسعراً
 فی حلقة ابی حنیفة جالساً ینیدیه یسأله ویستفید منه وما رأیت
 احداً قط تکلم فی الفقه احسن من ابی حنیفة انا ابو نعیم الحافظ نا محمد
 بن ابراهیم بن علی نا ابو عروبة الخولانی قال سمعت ابن المبارك یقول ان کان
 احد ینبغی له ان یقول بلأی فابو حنیفة ینبغی ان یقول بلأیه اخبرنی
 عبد الباقی بن عبد الکریم انا عبد الرحمن بن عثمان الخلال نا محمد بن احمد بن
 یعقوب نا جندی قال حدثنی علی بن اخی الریح قال سمعت بشر بن الحارث یقول
 سمعت عبد الله بن داود قال حدثنی سحر وحدثنی ابراهیم بن هاشم قال
 بشر حدثنی عن ابن داود قال اذا اردت الا تماد و قال الحدیث واحسبه
 قال والوجه فسفیان واذا اردت تلك الدقائق فابو حنیفة انا الخلال نا الحارثی
 اراده ہو تو حضرت سفیان کو دیکھو اور ان دقائق کا شوق ہو تو حضرت ابو حنیفہ کو
 دیکھو۔ محمد بن بشر کہتے ہیں کہ میں امام صاحب کے پاس اور امام سفیان کے پاس
 آیا جا پا کر نا تھا جب امام ابو حنیفہ کے پاس پہنچتا اور وہ مجھے پوچھتے کہاں سے آئے؟
 اور میں کہتا سفیان کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آ رہے ہو
 کہ اگر علقمہ اور اسود بھی موجود ہوتے تو اس شخص کے محتاج ہوتے اور جب امام
 سفیان کے پاس پہنچتا اور وہ مجھے پوچھتے کہاں سے آئے؟ اور میں جواب
 میں کہتا کہ ابو حنیفہ کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آ رہے ہو
 جو سب بڑا فقیہ ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں تھے وہاں امام
 صاحب کا ذکر آ گیا تو خالد الحمان کہنے لگے کاشکے بعض علم میرے اور تیرے
 درمیان ہوتا۔ امام صاحب فرماتے ہیں اے بصرہ والو! تم ہم سے پرہیز گاری
 میں بڑھے ہوئے ہو اور ہم تم سے نفقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں
 امام صاحب مسائل میں خوب گہرے اثر نے والے تھے۔ عبد اللہ بن داود

ان النخعی حدثنا قال عمر بن شہاب العبدی نا عبد بن واثق حدثنا محمد بن بشر
 قال كنت اختلف الى ابي حنيفة والى سفیان فأتی ابا حنيفة فيقول لي من اين
 جئت فاقول من عند سفیان فيقول لي لقد جئت من عند رجل لوان علقته
 والاسود حضر الاحتجاج الى مثله فأتی سفیان فيقول من اين فاقول من عند
 ابي حنيفة فيقول لقد جئت من عند افقه اهل الارض انا محمد بن اسحاق رزق
 انا احمد بن شعيب البخاري نا علي بن موسى القتي قال سمعت محمد بن عبد الوكيل
 قال علي بن عاصم كنا في مجلس فذكر ابو حنيفة فقال لي خالد لطي ان ليبت
 بعض علم بني وبنيك انا علي بن القاسم البصري نا علي بن اسحاق الماوراني نا
 ابو قلابه نا بكر بن يحيى بن زيان عن ابيه قال قال لي ابو حنيفة يا اهل
 البصرة انتم اروع منا ونحن افقه منكم انا ابو نعیم الحافظ نا ابراهيم بن
 عبد الله الاصبهاني نا محمد بن اسحاق الثقفي نا الجوهري نا ابو نعیم قال
 كان ابو حنيفة صاحب غوص في المسائل انا الجوهري نا محمد بن عثمان
 المزياني نا عبد الواحد بن محمد بن الحنفی حدثنا ابو مسلم المكي ابراهيم بن عبد

حارثی کہتے ہیں کہ اہل اسلام پر واجب ہو کہ امام صاحب کے بیٹے اپنی نازوں
 میں دعا کرتے رہیں اسلئے کہ انہوں نے سنت اور فقہ کو یاد کیا نیز یہ مقرر کہتے
 ہیں میں نے امام صاحب سے بڑھ کر فقہ کسی انسان کو نہیں دیکھا ابو عبد الرحمن
 مقرر جب ابو حنيفة کی کوئی بات بیان کرتے تو کہا کرتے کہ شہنشاہ نے
 کہا۔ ث۔ ادب حکیم کہتے ہیں میں کسی کو علم میں امام صاحب سے بڑھ کر
 نہیں پاتا۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے کے بہت عالم تھے۔
 وکیع فرماتے ہیں امام صاحب سے زیادہ فقہ جاننے والا اور آپ سے زیادہ
 اچھی ناز پڑھنے والا میری نگاہ سے تو کوئی نہیں گذرا نصر بن شميل کہتے ہیں
 لوگ فقہ سے غافل تھے یہاں تک کہ امام صاحب نے اسکی وضاحت کی سچبی
 بن سعید کہتے ہیں بہت سے بہتر اقوال کے قائل امام صاحب ہیں۔ قطان
 کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بھی فائدہ اٹھایا ہو سچبی بن معین
 کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے

قال حدثني محمد بن سعيد ابو عبد الله الكاظمي قال سمعت عبد الله بن داود
الجرجاني يقول يجب على اهل الاسلام ان يدعوا في حنيفه في صلواتهم قال
وذکر حفظه عليهم السنة والفقه آنا على من على ابا علي احمد بن محمد
بن اسحاق المعدني النيسابوري ابا جعفر بن محمد بن بلال قال سمعت محمد بن
يزيد يقول سمعت عبد الله بن يزيد المقرئ يقول ما رأيت اسود رأس افقه من
ابي حنيفه اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قال ناعمر بن احمد لواعظنا
محمد بن مخزوم نا بشر بن موسى نا ابو عبد الرحمن المقرئ وكان اذا حدثنا عن
ابي حنيفه قال نا شاهنشاه آنا الحلال انا الحريمي نا الخنفي حدتهم قال نا
ابراهيم بن محمد البلخي نا احمد بن محمد البلخي قال سمعت شاذ بن حكيم يقول نا رأيت
اعلم من ابي حنيفه وقال الخنفي نا اسماعيل بن محمد الفارسي قال سمعت
مكي بن ابراهيم ذكرا با حنيفه فقال لكان اعلم اهل زمانه آنا التنخي حدثني
ابي ناصح بن محمد ان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال سمعت جليل بن وكيع
يقول سمعت ابي يقول ما لقيت احدا افقه من ابي حنيفه ولا احسن صلوٰة

اکثر اقوال ان کے بیٹے بھی ہیں یحییٰ بن سعید بھی کوفیوں کے فتوے کی قدر
کرتے تھے اور ان کے اقوال میں سے کسی قول کو چن لیا کرتے تھے اور امام
صاحب کے سامنے بھیوں میں سے امام صاحب کی رائے لے لیا کرتے تھے۔ اہم
شأنی ۶ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کی عیال ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص ان سے زیادہ فقہ والا ہو آپ کا فرمان ہو کہ لوگ ان پانچ شخصوں کی
عیال ہیں فقہ کے فخر میں لوگ (امام) ابو حنیفہ کی عیال ہیں ان لوگوں میں سے
ہیں جنہیں فقہ کی توفیق دی گئی تھی۔ شعر گوئی کے فخر میں زہیر بن ابولہی کی
سب لوگ عیال ہیں مغازی کے فخر میں محمد بن اسحاق کے سب بال بچے ہیں۔ اور
خو کے فن کے فخر میں سب لوگ کسائی کے تابع ہیں اور تفسیر قرآن میں مقاتل
بن سلیمان کے کہہ ہی کا قول ہے جو شخص مشہور ہو نا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ
اور ان کے ساتھیوں کا دامن نہ چھوڑے سب لوگ فقہ میں ان کے تابع
ہیں۔ ناصی حسن بن عثمان کہتے ہیں میں نے عراق اور حجاز میں تین علم پائے

منہ وقال ابن الصلت سمعت الحسين بن حريث يقول سمعت النضر بن شميل يقول
 كان الناس نياغا عن الفقه حتى ايقظهم ابو حنيفة بما فتقه وبينه ولخصه انا
 الجوهري انا عبد العزيز بن جعفر الخرقى نا هاشم بن خلف الدوسي نا احمد بن منصور
 بن سيار قال سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى بن سعيد يقول لكم من شئ حسن
 قد قاله ابو حنيفة انا على بن القاسم الشاهد نا عبد بن اسحاق الماوراني قال
 سمعت ابا جعفر بن اشرس يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت القطيعي يقول
 لا تكذب الله ربنا اخذ بالشئ من رأى ابي حنيفة انا القيصي نا عبد الرحمن
 بن عمر بن بقير بن محمد الدمشقي بها حدثني ابي نا احمد بن علي بن سعيد القاصي
 قال سمعت يحيى بن معين يقول لا تكذب الله ما سمعنا احسن من رأى ابي حنيفة
 وقد اخذنا بالكثير اقول قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يدعي الفقه
 الى قول الكوفيين ويختار قوله من قال لهم ويتبع رأيهم بين اصحابه انا
 ابو نعيم الحافظ نا محمد بن ابراهيم بن علي قال سمعت حمزة بن علي البكري يقول
 سمعت الربيع يقول سمعت المشافعي يقول لنا مر عيال على ابي حنيفة في الفقه

ابو حنيفة کا علم۔ کلمی کی تفسیر محمد بن اسحاق کے مغازی بچہ بن معین کہتے
 ہیں میں نے لوگوں کو اسی بات پر پایا اور میرے نزدیک بھی یہی بات ہو قرأت
 میں تو حمزہ۔ اور فقہ میں ابو حنیفہ سے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میرا خیال تھا کہ
 حمزہ کی قرأت کافن اور ابو حنیفہ کی فقہ کافن کو فنی کی حد و دوسے باہر نہ جاتے گا
 لیکن وہ تو ادھر ادھر پھیل گئے۔ بزید بن ربیع کہتے ہیں امام صاحب کے فتاویٰ
 تو سفید رنگ نچرے اڑے جعفر بن ربیع کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس
 پانچ سال رہا عموماً خاموش رہتے تھے جب کوئی فقہ کا مسئلہ آجائے۔ تو دیکھی
 روانی کی طرح اُسے حل کر دیتے۔ میں نے انہیں آہستہ کہتے بھی سنا اور باوازیلہ
 بھی ابراہیم بن عمر بن حمزہ می کہتے ہیں نہ تو میں نے زہد میں کسی کو ابو حنیفہ سے زیادہ پایا
 نہ فقہ میں۔ علی بن عاصم کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا وہ نائی کے پس ٹھٹھے
 تے نائی سے کہنے لگے سفید بال چھانٹ لو اُس نے کہا حضرت ایسا نہ کیجئے اُس سے
 سفید بال اور بڑھ جائیں گے تو آپ نے فرمایا اچھا اگر صحیح ہے تو کاسے بال

ابو اسحاق بن القاسم نا علی بن اسحاق الماورانی نازکیا نا ابن عبد الرحمن حدیثی عبد
 بن احمد قال قال هرمن بن سعید سمعت الشافعی یقول ما رأیت احدا افقه من
 ابی حنیفة قلت اراد بقوله ما رأیت ما علمت۔ تا ابو طاهر محمد بن علی بن محمد بن
 یوسف الواعظ نا عبید الله بن عثمان بن یحییٰ لد قاتی نا ابراہیم بن محمد بن احمد
 ابو اسحاق البخاری نا عباس بن عنین نا ابو الفضل القفطان نا حرملة بن یحییٰ
 قال سمعت محمد بن دریس الشافعی یقول الناس عیال علی الھولاء الخمسة
 من اراد ان یفتی فی لفقة فهو عیال علی ابی حنیفة قال سمعت یحییٰ الشافعی
 یقول کان ابو حنیفة ممن وقی له الفقه ومن اراد ان یفتی فی الشع فهو
 عیال علی زھیر بن ابی سلمیٰ ومن اراد ان یفتی فی المغازی فهو عیال علی محمد بن
 اسحاق ومن اراد ان یفتی فی النخی فهو عیال علی الکساءی ومن اراد ان یفتی
 فی تفسیر القرآن فهو عیال علی مقاتل بن سلیمان۔ آنا۔ استوی حدیثی ابی نا
 محمد بن حمدان نا احمد بن الصلت الحامی قال سمعت ابا عبید یقول سمعت الشافعی
 یقول من اراد ان یعرف فلیلزم ابا حنیفة واصحابہ فان الناس کلھم عیال

بکمال تاکہ سفید بانوں کے قیاس پر کالے بڑھ جائیں۔ جب مشرب کے پاس جا کر
 بیٹے اس واقعہ کو بیان کیا تو وہ ہنسے اور کہا اگر کسی جگہ بھی شیفص قیاس کو چھوڑ
 والے ہوتے تو نائی کے ساتھ تو چھوڑ دیتے۔ ابو طیب کہتے ہیں ایک شخص
 امام صاحب کے نام آپ کی غیر موجودگی میں وصیت کر کے انتقال کر گیا جب امام صاحب
 اُسے تو آپ نے ابن شمر کے پاس اسکا ثبوت پیش کیا کہ میں فلاں مرنے والے کا
 وصی ہوں اور یہ میرے گواہ ہیں ابن شمر قاضی نے کہا کہ آپ کے گواہ سچے ہیں
 اس بات پر آپ نسیم کھائیجے۔ آپ نے فرمایا میں تو یہاں تھا ہی نہیں قسم کیسے کھا لوں
 کہا پھر آپ کو اپنے حق سے دست بردار ہونا پڑ گیا کہا یہ کیسے؟ آپ جواب دیجئے کہ
 ایک نابینا کو کسی نے زخمی کیا وہ گواہ اس بات پر گزرے کہ فلاں نے زخمی کیا ہے
 تو کیا آپ اُس نابینا کو اس بات پر نسیم کھلائیں گے کہ اُس کے گواہ سچے ہیں ایک مرتبہ
 قتادہ کو فہم میں آئے اور ابو بردہ کے گھر ٹھہرے بڑی مخلوق جمع ہو گئی قتادہ نے
 کہا نسیم خدا کی آج مجھے جو فلاں حرام کا مسئلہ پوچھا جائیگا میں ضرور اُس جواب

مارت بفتیا کہ البغال الشہب آنا الحلال انا الحریری الی النخی حدثنا ابراہیم بن
 محمد بن محمد بن سہیل قال حدثنی محمد بن ہانی قال سمعت جعفر بن ربیع یقول ان قت
 علی ابی حنیفۃ خمس سنین فما رأیت اطول صتما منه فاذا سئل عن شیء من الفقه
 انقم و سأل کا الودی و سمعت له دو یا و جہارۃ بالکلام اخبرنی الصیرفی قال
 قرأنا علی الحسین بن ہرون عن عبد بن سعید قال نا احمد بن یحییٰ قال هذا کتاب
 جدی اسماعیل بن حماد فقرأت فیہ حدثنی سعید بن سید القزشی قال
 سمعت ابراہیم بن عکرمۃ المخزومی یقول ما رأیت احدا ادرع ولا اقله من
 ابی حنیفۃ آنا القاضی ابو الطیب طاہر بن عبد اللہ الطبری نا المعانی بن
 زکریا نا احمد بن جعفر المطیری حدثنی محمد بن منصور القاضی نا عثمان بن ابی
 شیبۃ نا علی بن عاصم قال دخلت علی ابی حنیفۃ و عندہ حجام فاخذ من شعر
 فقال للحجام تتبع مواضع البیاض قال الحجام لا ترد قال ولم قال لانه یکثر قال
 تتبع مواضع السواد لعله یکثر یلغی ان شریکا حکیت له هذه الحکایۃ عن ابی
 حنیفۃ فضحک و قال لو ترک قیاسہ ترکہ مع الحجام اخبرنی الحسن بن ابی طالب و

دیا کہ یہ آصف بن برخیا بن شعیب تھے جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے
 نقشی تھے اور اسمِ عظیم جانتے تھے امام صاحب نے فرمایا کیا اسمِ اعظم حضرت سلیمان
 کو بھی معلوم تھا؟ کیا نہیں کہا تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک امتی اپنے علم میں اپنے نبی سے
 زیادہ ہو؟ تناوہ نے کہا خراکی قسم میں تمہیں تفسیر بھی نہیں سناؤں گے لہجہ سے اختلاف
 والے مسائل پوچھو پھر امام صاحب گہڑے ہو گئے اور کہا اے ابو الخطاب کیا
 آپ مؤمن ہیں لکھا مجھے امید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ کہا اس قول کی کیا دلیل کہا ابراہیم علیہ
 السلام فرمائیں وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدَّيْنِ یعنی مجھے خلاص
 امید ہے کہ وہ قیامت والے دن میری خطائیں معاف فرمائے۔ کہا تم نے میرے
 سوال کے جواب میں وہ بات کیوں نہ کہی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سوال
 کے جواب میں کہی تھی جو قرآن میں ہے سوال ہوتا ہے اَدُّكُمْ تَوَدُّ مِنْ كَيْفِ تَمَ اِيْمَانِ
 نہیں لائے قال بلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ہاں آپ نے بھی
 صاف لفظوں میں ہاں کیوں نہ کہا؟ اسپر حضرت تناوہ غضبناک ہو کر گہڑی

محمد بن عبد الملك القرشي قال الحسن بن علي قال محمد بن احمد بن محمد بن الحسين الرازي
 نا علي بن احمد الرازي الفقيه نا محمد بن فضل الزاهد قال سمعت يا مطيع يقول ما مات
 رجل او امرأة الا حذيفة وهو غائب قال فقدم الحذيفة فارفع الى ابن شبرمة
 وادعى الوصية واقام البينة ان فلا مات وادعى اليه فقال له ابن شبرمة يا ابا
 حذيفة احلف ان شهدت ان هذا الرجل لم ير علي يمين كنت غائبا قال ضللت
 مقاليدي يا ابا حذيفة قال ضللت مقاليدي ما تقول في ابي شبرم فشهد شاهد
 ان فلانا شجع على لاعبي يمين ان شهوة شاهد و بالحق ولا يرى اخذني ابو بشر الكلي
 و ابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد الواعظ نا ابراهيم بن سليمان المروزي قدما علينا
 قال قرئ علي عبد الله بن علي القرزعي عن احمد بن اسحاق عن المقر بن محمد قال دخل قنطرة
 الكوفة ونزل في دارابي برادة فخرج يوما وقد اجتمع اليه خلق كثير فقال قنطرة
 والله الذعلا له هو ما يسألني احدا ليوم عن الحلال والحرام الا حذيفة فقام اليه
 ابو حذيفة فقال يا ابا الخطاب ما تقول في رجل غاب عن اهله اعياما فظنت
 امرأته ان زوجها مات فتزوجت ثم رجع زوجها الاول ما تقول في صداقتها وقال

ہو گئے پھر میں چلے گئے اور قسم کھا لیجھے کہ ان لوگوں سے میں بات نہیں کرنے کا۔
 ابو یوسف ایک مرتبہ سخت بیمار پڑ گئے امام صاحب انکی عیادت کو گئی بار آخری
 مرتبہ جب بہت زیادہ بیمار دیکھا اور نا اُسیدی سی ہو گئی تو آیت اللہ پڑھ کر کہا میری نو
 یہ آرزو تھی کہ تم میرے بعد مسلمانوں کی خدمت کرو گے لیکن اگر تم چلے سے تو تمہاری
 ساتھ علم کا ایک بہت بڑا حصہ چلے گا۔ اسکے بعد وہ تندرست ہو گئے بیماری جاتی رہی
 اور یہ خبر بھی ملی کہ امام صاحب نے انکی نسبت بہ الفاظ فرمائے ہیں اور لوگ بھی انکی
 طرف زیادہ متوجہ ہو گئے تو ان کے نفس میں غرور آگیا اور اپنے لئے ایک مجلس
 الگ قائم کر لی اور امام صاحب کے پاس آنا جانا چھوڑ دیا۔ جب امام صاحب کو یہ
 کل واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا یعقوب کی مجلس میں توجاؤ اور
 اُسے ایک سہلہ پوچھو کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے دھو بی کو دھونے دیئے چند دنوں
 کے بعد جب لینے گیا تو دھو بی صاف اٹکار کر گیا کہ تم نے مجھے کپڑے دیئے ہی نہیں
 پھر دوبارہ کپڑے والا گیا اب دھو بی نے اُسے کپڑے ملے دھلائے دیئے

اصحابہ الذین اجتبعوا الیہ لئن حدثتکم بحديث لیکن من طائر قال یأی نفسہ
 یخطئ فقال قتادة ویک ادعت هذه المسألة قال لا قال فلم سألتی عما لم یقع
 قال ابو حنیفة انا نستعد للبلاء قبل نزوله فاذا ما وقع عرفنا الدخول فیہ
 والخروج منه قال قتادة والله لا احذکم بشئ من الحرام والحلال سلونی معافی
 التفسیر فقام الیہ ابو حنیفة فقال له یا ابا الخطاب ما تقول فی قول الله تعا
 قال الذی علم من الکتاب انا انیتک به قبل ان ینزل الیک طرقت قال نعم
 هذا اصف بن برخیا بن شعیب کا تب سلیمان بن داود علیہ السلام وكان یعرف
 اسم الله الاعظم فقال ابو حنیفة وهل كان یعرف الاسم سلیمان قال لا قال
 فینح ان یکون فی زمان بنی من هو اعلم من النبی قال فقال قتادة والله لا احذکم
 فی شئ من التفسیر سلونی عما اختلف فیہ العلماء قال فقام الیہ ابو حنیفة
 فقال یا ابا الخطاب امع من انت قال ارجو قال ولم قال لقول ابراهیم علیہ
 السلام والذی اطعمه ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین فقال ابو حنیفة
 هلا قلت لما قال ابراهیم علیہ السلام قال اولم تؤمن قال بلی فہلا قلت بلی

فرایئے دھو بی وصلائی کا مستحق ہے یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں تو کہنا غلط ہو اور اگر
 انکار کریں تو کہنا غلط ہو۔ یہ شخص گیا اور یہی سوال کیا ابو یوسف نے کہا اُسے
 اجرت دینی پڑیگی اُس نے کہا غلط ہو ذرا سوچکر پھر کہا وہ اجرت کا مستحق نہیں اُس نے
 کہا یہ بھی آپ نے غلط فتویٰ دیا۔ ابو یوسف اُس وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور
 امام صاحب کے پاس آئے امام صاحب نے انہیں دیکھتے ہی کہا دھو بی کا
 مسئلہ کے لئے آئے ہو گے کہا جی ہاں کہا سبحان اللہ جو شخص لوگوں کا مفتی بننا
 چاہے اپنی مجلس الگ جائے دین خدا میں کہنے سننے لگے اور معلومات کا یہ حال ہو
 کہ ایک معمولی سا اجرت کا مسئلہ بھی نہ تھا سکے کہا اچھا حضرت اب آپ ہی فرمائیے
 کہا اگر غضب اور انکار کے بعد دھوئے ہیں تو اجرت نہیں ملے گی اس لئے کہ اُس نے
 اپنے لئے دھوئے۔ اور اگر پہلے دھوئے ہیں تو اجرت مل جائیگی اس لئے کہ
 اُس نے کھڑے والے کے لئے دھوئے پھر کہا جو شخص اپنے تین تعلیم سوبے نبی
 جانتا ہو وہ اپنے نفس پر توجہ کرے۔ عبداللہ بن مبارک اپنے اشعار میں

فقاً متبادۃ منضیا ودخل الدار وحلف ان لا یجد ثبهم انا احمیهم انا اعمد بن
 ابراهیم المقرئ نامکم بن احمد نا احمد بن محمد یعنی الحماکی نا الفضل بن عثمان
 قال کان ابو یوسف مر یضاً شدیدا لم یزفعا ده ابو حنیفة مر ارافضا الیه اخری
 فرأه مقبلا ثقیلا فاستدجع ثم قال لقد کنت اوطک بعد اربعین واثنتین اصیبا للناس
 بلع لیموتن معک علم کثیر ثم رفق العافیة وخرج من العلة فاحبر ابو یوسف
 ليقول ابی حنیفة فیه فارتفعت نفسه وانصرفت وجہ الناس الیه فعد
 لنفسه محکسا فی الفقه وقصر عن لزوم مجلس ابی حنیفة فسأل عنه فاحبر
 انه قد عقد لنفسه محکسا وانه قد بلغه کلامک فیه فلما عار جلا کان له
 عنده قد رفق قال مر الی مجلس یعقوب فقل له ما تقول فی رجل دفع الی قصار
 ثوبا لیقصره بل هم فضا والیه بعد ايام فی طلب الثوب فقال له القصاص
 مالک عنده شیء وانکره ثم ان رب الثوب رجع الیه فدفع الیه الثوب
 مقصلا الیه اجرة فان قال له اجرة فقل اخطأت وان قال لا اجرة له فقل اخطأت
 فصا دالیه فسأله فقال ابو یوسف له الاجرة فقال اخطأت فنظر ساعة ثم قال

امام صاحب کی مرج بیان کرتے ہیں کہتے ہیں۔ امام صاحب ہرون بزرگی میں بہت
 جاتے ہیں گو لوگ جھوٹ بھی کہیں لیکن امام صاحب حق کہتے ہیں اور حق کو سمجھتے
 ہیں بڑی سمجھداری سے قیاس کرتے ہیں اس بارے میں کوئی اُن کا نظیر نہیں
 حمار کے انتقال کا صدمہ میں بہت بڑا تھا لیکن امام صاحب کی وجہ سے ہمیں
 کفایت ہو گئی۔ آپ نے دشمنوں کے اعتراضوں کو دفع بھی کیا اور بڑا علم ظاہر کیا
 آپ کے پاس جب کوئی آئے اور کچھ پوچھے تو آپ کو وہ بجز متوج کی طرح پائیگا اہل علم
 کی مشکل وقتوں کے حل پر بھی آپ کی نگاہ پڑ جاتی ہو۔ عثمان بن محمد اپنے اشعار میں
 کہتے ہیں قیاس کے وضع کر میا لے ہی امام صاحب ہیں۔ وہ بہت واضح حجت
 اور قیاس بیان کرتے ہیں۔ دین کی تباہی و آوارہ پر ہے اور آپ کی باریک
 بینیاں اس بنا پر ہیں۔ چونکہ لوگوں پر واضح ہو گیا ہو اس لیے قیاسی اقوال میں
 لوگ انہی کی تاجداری کرتے ہیں حسن بن زیاد کو تو ہی کہتے ہیں کہ ام عمران می
 ایک مجنون عورت یہاں تھی ایک مرتبہ اس کے پاس سے ایک شخص گذرا اور

لاجرۃ لہ فقال اخطأت فقام ابو یوسف من ساعته فأتى اباحنیفة فقال لہ ما جاء
 بك الامسئلة القصار قال اجل قال سبحان الله من قصد یفق الناس وعقل
 مجلساً یتكلم فی دین الله وهذا قدره لا یحزن ان یحب فی مسألة من الاجرا
 فقال یا اباحنیفة علمنی فقال ان كان قصرة بعد ما غصبه فلا جرۃ لہ لانه
 قهر لنفسه ان قصرة قبل ان یغصبه ^{لله} الحق لانه قصرة لصاحبه ثم قال من ظن انه
 یمستغنی عن التعلیم فلیک علی نفسه اخبر فی ابوالقاسم الزهری عبد الرحمن
 بن عبد الخالد بن محمد بن محمد بن یعقوب ناجدی قال املى علی بعض اصحابنا
 ابی تائید بن عابد بن عبد الله بن المیارک اباحنیفة ۱ رأیت اباحنیفة کل یم
 یزید بنیالة ویزید علما وینطق بالصواب ویصطفیه - اذا ما قال اهل
 الحرج والی - یقاس من یقاس بلب ۲ فمن ذا یجعلون له نظیرا - کفانا
 بعد حماد وکانت ۳ مصیبتنا به امر اکبیرا - فرد شکانة العلم عنا ۴ وابدی
 بعده علما کثیرا - رأیت اباحنیفة حین یؤتی - ویطلب علمه یجرا غزیرا -
 اذا ما المسئلة تلا فقها ۵ رجال العلم کان یوا بصیرا - انا الحکیم بن عبد الحفیظ

اور اُس نے اُس سے کہہ باقی کین تو اُس نے کہا اے زانی ماں باپ کے ایکے
 ابن ابی یعلیٰ وہاں موجود تھے انہوں نے سن لیا اور کہا اس عورت کو مسجد میں لاؤ
 اور اُسے تہمت کی دوہری حد لگائی ایک تہمت اس شخص کے والد پر اور ایک والدہ
 جب امام صاحب کو یہ خبر پہنچی تو کہا یہاں چہ غلطیاں ابن ابی یعلیٰ نے کیں (۱) مسجد میں
 حد لگائی حالانکہ مسجد میں حد نہیں ماری جاتی (۲) اُس عورت کو کھڑی رکھ کر لگائی
 حالانکہ عورتوں کو بٹھا کر حد لگائی چاہیے۔ (۳) دو تہمتوں پر دو حدیں ماریں حالانکہ
 ایک جماعت پر بھی اگر تہمت لگائے تو بھی ایک ہی حد مارنی چاہیے۔ (۴) دو حدیں
 ایک کے بعد ایک لگائیں حالانکہ جب ایک ملکی ہو جائے تب دوسری مارنی چاہیے (۵)
 مجنونہ کو حد لگائی حالانکہ دیوانوں پر حد نہیں (۶) اُس شخص کے ماں باپ کو تہمت لگانے
 کہ جو سے حد لگائی حالانکہ نہ تو وہ یہاں موجود ہیں نہ اُن کا اسپر و عورتی ہے جب
 ابن ابی یعلیٰ کو یہ خبر پہنچی تو امیر کے پاس جا کر شکایت کی اور وہاں سے حکم آیا کہ آپ
 فتوے نہ دیا کریں چنانچہ کسی دن اسپر طرح گذر گئے پھر ولی عہد کبیر بن سو ایک

قال استشدنا ابوالقاسم عبد الله بن محمد الشافعي نشدنا مكرم بن احمد
 رضى القاسم غسق بن محمد بن عبد الله بن سالم التميمي وضع القياس
 ابو حنيفة كلهم فاقى با وضوح حجة وقياس دين على الزنا ما سبناه فالت
 غوامضه على الاساس والناس يبتغون فيها قوله بلما استبان ضياء
 للناس اخبرني على بن ابي عمير نا القاضى ابو نصر بن محمد بن محمد
 بن سهل النيسابورى نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم حدثني احمد
 بن يحيى ابو يحيى السمرقندى نا نصر بن يحيى البلخي نا الحسن بن ليث داود اللؤلؤ
 قال كانت ها هنا امرأة يقال لها ام عبدان محبونة وكانت جالسة في الكناسة
 فمر بها رجل فكلها بشئ فقالت له يا ابن الزنا نيين ابن ابي ليلى حاضر
 بسمع ذلك فقال للرجل ادخلها على المسجد واقام عليها حتى اتممت ايامه
 وحدثنا امه فبلغ ذلك ابا حنيفة فقال اخطأ فيها في سنة مواضع اقام
 الحمد في المسجد لا تقام الحمد في المساجد ضربها قائمة والنساء يصرون
 تعودوا ضربها لانيه حذوا ولا ملاحذوا وان رجلا قد فجاعة كان عليه

قاصد کچھ سوالات پوچھنے آیا آپ نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا مجھے مانت
 ہو قاصد نے جا کر امیر سے کہا امیر نے اجازت دے دی پھر فتویٰ دینے لگے۔ ایک شخص نے
 شام میں حکم بن ہشام سے کہا امام صاحب کی نسبت مجھے خبر دیجئے کہا ہاں تیرا گزر جانے
 واسے پر ہوا۔ ابو حنیفہ قبلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو نہیں نکالتے تھے جب
 تک کہ وہ خود اس دروازے سے نہ نکل جائے جس سے آیا تھا۔ وہ بڑے امانت دار تھے
 سلطان نے انہیں اختیار دیا کہ یا تو وہ خزانوں کی کنجیاں لے لیں یا مار کھانے کے پیئے
 تیار ہو جائیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے غرابوں پر دنیا کی سزا کو پسند کیا سائل نے کہا
 امام صاحب کے ایسے اوصاف تو کسی نے بیان نہیں کئے کہا وہ یقیناً ایسے ہیں۔
 مسیح خلیفہ میں امام صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا آپ نے جواب دیا
 اُس نے کہا حسن تو اس طرح کہتے ہیں آپ نے کہا وہ خطا پر ہیں ایک شخص اپنا منہ چھپائے
 ہوئے آیا اور کہا اے زنا کار عورت کے بچے! تو کہتا ہے کہ حن نے خطا کی یہ کہتے ہی
 چلتا بنا لیکن امام صاحب کے تیور پر بل تک نہ آیا۔ اور کہا خدا کی قسم حن نے خطا کی

حدّ واحد و جمع بین حدّ بیند و هیچ بین حدّ بین حتی بخف احد هما
والجنانة ليس عليه كحد واحد لا بويدهما غائبان لم يحضرا فبذلك
فبلغ ذلك ابن أبي ليلى فدخل على الامير فشقكا اليه وحج علي ابي حنيفة
وقال لا يفتي فلم يفت اياها حتى قدام رسول من ولى العهد فامان
يعجز علي ابي حنيفة مساعى حتى يفتي فيها فالي ابي حنيفة وقال
انا محجور علي فذهب الرسول الى الامير فقال الامير قد اذنت له
فبعد فافتى انا التوخى نا احمد بن عبد الله الوراق الدورى انا احمد
بن القاسم بن نصر اخا ابى الليث الفراءى ناسليات بن ابي شيخ نا
عبد الله بن صالح بن مسلم الجملى قال قال رجل بالشام للحكيم بن
هشام الثقفى اخبرنى عن ابي حنيفة قال على الخبيس سقطت كان
ابو حنيفة لا يخرج احد من قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى يخرج من ابله لذى منه دخل وكان من اعظم الناس مكانة اذ
سلطاننا على ان يتولى مفاتيح خزائنه او يضرب ظهيرة فاخترنا عدلهم

اور ابن مسعود نے بیچ کہا امام صاحب اس آیت کو پڑھتے۔ فَسَبِّحْ عِبَادِىَ الذِّكْرَ
مَسْمُوعَاتِ الْقَوْلِ فَيَقْبَعُونَ احْسَنَهُ۔ یعنی میرے ان بندوں کو خوشخبری سناؤ
جو بات کو سن کر اچھائی کی پیروی کرتے ہیں پھر اکثر فرمایا کرتے نہ دایا ایسے بھی لوگ
ہوں گے جنکے دل اس اصول کو پسند نہ کرتے ہوں ہمارے دل تو اس کی بابت
بہت کشادہ ہیں حسن بن زیاد تو نوی کہتے ہیں میں نے سنا امام ابو حنیفہ فرمایا
کرتے تھے ہماری یہ باتیں رائے قیاس ہیں۔ اور ہم اپنی کوششوں کے بعد جس
اچھائی پر پہنچے وہ یہ ہے جو شخص ہماری ان باتوں سے اچھی چیز (یعنی قرآن و حدیث)
لائے وہی ٹھیک اور درست ہونے میں اولیٰ ہے۔ ایک شخص نے امام صاحب کو کہا
روزہ رکھنے والے پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہو کہا جب صبح صادق طلوع ہو جائے
اسنے کہا اگر آدمی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو بکھانا لکڑے اٹھ کھڑا ہو۔

امام صاحب کی عبادت و پرہیزگاری کا بیان

علی عذاب اللہ فقال له ما رأيت احدا اوصف اباحنیفة بمثل ما وصفته به
 قال هو كما قلت لك اخبرني عبد الله بن يحيى السكري انا اسماعيل بن محمد
 الصغردنا احمد بن منصور الرمادي نا عبد الرزاق قال شهد اباحنیفة فی
 مسجد الحنیف نسأله رجل عن شيء فاجابه فقال رجل ان الحسن يقول كن او كذا
 قال ابوحنیفة اخطأ الحسن قال فجاء رجل مغطى الوجه قد عصب على وجهه ل
 انت تقول اخطأ الحسن يا ابن الزانية ثم مضى فما تغير وجهه ولا تلون ثم قال
 والله اخطأ الحسن واصحاب ابن مسعود انا الحسن بن ابی بکرنا محمد بن احمد بن
 الحسن الصواف نا محمد بن محمد المزی نا حامد بن ادم قال سمعت سهل بن مزاحم
 يقول سمعت اباحنیفة يقول بشر عبادي الذين ليسمعون القول فيلتبعت
 احسنه قال كان ابوحنیفة يكثر من قول اللهم من ضاق صدره فان قلوبنا
 اتسعت له انا الجوهري نا محمد بن عثمان المزی نا عبد الواحد بن محمد الحصبی
 حدثني ابو حازم القاسمي قال حدثني سعيد بن ايوب الصرغيني قال سمعت
 الحسن بن زياد اللؤلؤي يقول سمعت اباحنیفة يقول قولنا هذا راى

یحیی قطان کہتے ہیں خدا کی قسم ہم امام صاحب کے ساتھ بیٹھے اُسے ہم نے آپ کی
 باتیں بھی سنیں واللہ میری نگاہیں توجہ اُن کے چہرے پر پڑتیں دل یقین کر لیتا
 کہ یہ شخص سحر و جمل سے ڈرتا جو حسن بن محمد لیشی کہتے ہیں میں نے کوفہ میں آکر پوچھا کہ
 سب زیادہ عبادت گزار یہاں کون ہے اتوا امام صاحب کی طرف اشارے ہوئے
 پھر بڑھاپے میں کوفہ میں آیا اور پوچھا یہاں سب بڑا فقہیہ کون ہے تو بھی آپ ہی کی
 طرف لگا میں اُنہیں سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحم کرے
 بڑے نمازی تھے فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں امام صاحب سے زیادہ نماز میں
 پڑھنے والا کوئی شخص کہ شریف میں نہیں آیا۔ ابوسبیح کہتے ہیں میں مکہ شریف میں
 تھارات کو جو وقت بھی حرم میں آیا ابوحنیفہ اور سفیان کو طواف میں پایا یا یحییٰ بن
 ایوب زائد کہتے ہیں امام صاحب رات کو سوتے نہ تھے۔ سفیان بن عیینہ کہتے
 ہیں ابوحنیفہ بڑے بامروت شخص تھے۔ اول زمانے میں اُنکی نماز بہت تھی پھر
 غلام خرید کر آواز کو دیا کرتے تھے اور راتوں کو گہر میں تہجد پڑھ کر تے تھے اور لوگ بھی آجایا

وہو احسن من قلنا علیہ فمن جاءنا باحسن من قولنا فويلنا بالصواب وانا الجهرى
 انا محمد بن عبد الله الا بصرى نا ابو عمرو بن الحارثى نا سليمان بن سيف قال سمعت
 ابا عاصم يقول قال رجل لابي حنيفة متى يحرم الطعام على الصائم قال اذا طلع
 الفجر قال فقال له السائل فان طلع نصف الليل قال فقال له ابو حنيفة قم يا عجز

ما ذكر من عبادة ابي حنيفة وورعه

انا محمد بن احمد بن رزق نا ابن علي بن عمر بن جبير الرازي قال سمعت
 محمد بن احمد بن عطاء يقول سمعت محمد بن سعد الصوفي يقول سمعت يحيى
 بن معين يقول سمعت يحيى القطان يقول جالسنا والله ابا حنيفة وسمعنا منه
 وكنت والله اذا نظرت اليه عرفت في وجهه انه تقي الله عز وجل انا الصبرى
 قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابي العباس بن سعيد قال نا ابراهيم بن الوليد
 نا محمد بن اسحاق البلخي قال سمعت الحسن بن محمد الليثي يقول قدمت الكوفة
 فسألت عن اهلها قد فعت الى ابي حنيفة ثم قد متها وانا شيخ فسألت عن
 افقة اهلها قد فعت الى ابي حنيفة انا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت ابا نصر

کرتے تھے اور ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جایا کرتے تھے انہی میں امام صاحب
 بھی تھے ابو عاصم بنیل کہتے ہیں امام صاحب کی بکثرت نماز کی وجہ سے لوگ انہیں
 و زکھا کرنے تھے جعفر بن عبد الرحمن کہتے ہیں امام صاحب تیس سال تک راتوں کو
 جاگتے رہے اور ایک رکعت میں قرآن کا ختم کرتے رہے۔ زافر بن سلیمان بھی ہی کہتے
 ہیں اسد بن عمر کہتے ہیں کہ جہاں تک یاد رکھا گیا جو امام صاحب نے چالیس سال تک
 عشاء کے وضو سے فجر کی نماز تک ایک رکعت میں سارا قرآن ختم کرتے تھے اور راتوں کو
 اس قدر روتے تھے کہ پڑوسیوں کو رحم آتا تھا جس جگہ فوت ہوئے اُس جگہ قرآن کریم
 کے سات ہزار ختم کئے تھے۔ امام صاحب کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور کہا اللہ
 تجہ رحیم کرے اور تجھے بخشے تین سال سے تو پے در پے روزے رکھتا تھا اور
 چالیس سال سے تو راتوں کو نہیں سویا۔ تو نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں
 ڈال دیا۔ اور قاریوں کو رسوائی میں منصور بن ہاشم کہتے ہیں ہم عبد اللہ بن مبارک
 کے ساتھ قادیسیہ میں تھے ایک کوئی آیا۔ اور امام صاحب کو برا کہنے لگا عبد اللہ

ابو الحسن بن ابی بکر انا ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکای بخاری قال سمعت ابا اسحاق
 ابراہیم بن محمد بن سفیان یقول سمعت علی بن مسلمة یقول سمعت سفیان بن عیینة
 یقول رحم الله ابا حنیفة کان من المصلین اعنی ان کان کثیرا الصلوة انا التوحی
 حدثنی ابی ناعم بن احمد الصبیح نا احمد بن اعلت الحاکفی قال سمعت سدید بن سعید
 یقول سمعت سفیان بن عیینة یقول ما قدم مکه رجل فی وقتنا اکثر صلوة من ابی
 حنیفة انا محمد بن عبد الملك القرشی انا احمد بن محمد بن الحسن الرازی نا علی بن احمد
 الفارسی نا محمد بن فضیل قال قال ابو مطیع كنت بمكة فها دخلت الطواف فی ساعة
 من ساعات اللیل الارأیت ابا حنیفة وسفیان الطوائف انا ابراہیم بن محمد بن محمد بن احمد
 ابراہیم الحکمی نا مقاتل بن صالح نا ابو علی المطرزی قال سمعت یحیی بن یویہ لزاہدا
 یقول کان ابو حنیفة لاینام اللیل انا ابو نعیم الحافظ نا عبد الله بن جعفر بن فارس
 فی ما اذن لی ان اردیه عند قال نا هرون بن سلیمان نا علی بن المدینی قال سمعت سفیان
 بن عیینة یقول کان ابو حنیفة له مودة وله صلوة فی اول زمانه قال سفیان
 اشترى ابی ملوکا فاحتقه دکان له صلوة من اللیل فی دکان کان الناس ینتکون

نے فرمایا تو ایسے شخص کو برا کہتا ہے جس نے پینتالیس سال تک ایک وضو یا پنجوں
 نمازیں پڑھیں جو ایک رات میں دو رکعتوں میں قرآن شریف تم کیا کرتے تھے اور جو
 فقہ تو نے مجھے سیکھی وہ انہی کی فقہ تھی۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام عطاء
 کے ساتھ جا رہا تھا تو ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات کو سوتے
 نہیں آئے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگ میری نسبت ایسی باتیں
 کہیں جو مجھ میں نہ ہوں چنانچہ اسکے بعد سے وہ نماز اور دعا اور گریہ و زاری میں رات
 گزار کرتے تھے یحییٰ بن فضیل کہتے ہیں میں ایک جماعت میں تھا امام صاحب
 یہی وہاں آگئے بعض لوگوں نے کہا انہیں کیا دیکھتے ہو یہ تو رات کو سوتے ہی نہیں
 آپ نے بھی اسے سہل لیا اور کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ مجھے جیسا جانتے ہیں
 خدا کے نزدیک میں ایسا ہوں میں اب اپنی کروٹ بھی بستر پر نہ رکھوں گی یہاں تک
 کہ اس سے جا ملوں کبھی کہتے ہیں آپ آخر دم تک ساری ساری رات نماز پڑھا
 کرتے تھے۔ ابو الجوزی یہ کہتے ہیں میں حامد بن ابو سلیمان محارب بن واثار خلقہ بن

فیہا و یصلون معہ من اللیل فکان ابو حنیفۃ فیم یجی یصلی أخبر فی عبد اللہ اذ اقی بن
 عبد الکریم انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن یعقوب نا جلی قال حدثنی محمد بن بکر
 قال سمعت ایاہم النبیل یقول کان ابو حنیفۃ یسبی الوتر لکثرة صلوٰتہ أخبر
 الصبیح قال قرأنا علی الحسن بن ہرون عن ابن سعید قال نا عبد اللہ بن محمد بن یح
 قال نا محمد بن یزید المسلمی نا حفص بن عبد الرحمن قال کان ابو حنیفۃ یجی اللیل
 بقراءة القرآن فی رکعة ثلاثین سنة وقال ابن سفیان نا محمد بن احمد بن الحسن
 نا اخی قال سمعت زافر بن سلیمان یقول کان ابو حنیفۃ یجی اللیل برکعة یقرأ
 فیہا القرآن انا علی بن الحسن المعدل نا ابو بکر احمد بن محمد بن یعقوب نا کاغذی
 نا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن الحرث البخاری نا احمد بن الحسن بن یح
 نا حماد بن قریش قال سمعت اسد بن عمر یقول صلی ابو حنیفۃ فیما حفظ علیہ
 صلوٰۃ الفجر بوضوء صلوٰۃ العشاء اربعین سنة فکان عامة اللیل یقرأ جمیع
 القرآن فی رکعة واحدة وکان یسمع بکاءہ باللیل حتی یرحمہ جلیانہ واحفظ
 علیہ اذ ختم القرآن فی الموضع الذی توفی فیہ سبعة آلاف مرة أخبر فی

بن مثنیٰ عن بن عبد اللہ اور ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ لیکن رات کی عبادت میں
 میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ اچھا نہیں دیکھا کئی ماہ تک میں دیکھتا رہا
 امام صاحب نے رات کو کروٹ تک نہیں لگائی آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے
 پڑھتے تھے اور رات کو جب نماز کا ارادہ کرتے تو زینت کرتے یہاں تک کہ ڈاڑھی
 میں کھنکھی بھی کرتے۔ یسعر بن کلام کہتے ہیں میں سجد میں امام صاحب کے پاس آیا۔ میں نے
 دیکھا صبح کی نماز کے بعد ظہر کی نماز تک تعلیم میں مشغول رہے۔ پھر ظہر سے عصر تک
 پھر عصر سے مغرب تک پھر مغرب سے عشاء تک میں نے اپنے جی میں کہا آخر انہیں -
 عبادت کا کب وقت ملے گا یہ نودن بھر اسی شغل میں رہے۔ اچھا اب میں رات کو
 بھی نگاہ رکھوں گا رات کو جب لوگوں کی آؤ جاؤ کم ہو گئی تو امام صاحب اٹکے
 مسجد میں آئے اور نماز کے پڑھنے لگے صبح تک نماز میں مشغول رہے
 پھر گھر گئے کپڑے پہن کر مسجد میں آکر صبح کی نماز ادا کی پھر پڑھانے بیٹھ گئے آج کا
 دن بھی اسی طرح گزر گیا رات آئی میں نے خیال کیا کہ آج بھی رات تو عبادت نہیں

الحسین بن محمد اخو الخلال نا اسحاق بن محمد بن حماد المہلبی بنیاری نا عبد اللہ
 بن محمد بن یعقوب نا قیس بن ابی قیس نا محمد بن حرب المزی نا اسماعیل بن حماد
 بن ابی حنیفة عن ابیہ قال لما مات ابی ساء لنا الحسن بن عمارۃ ان یتولی غسلہ
 ففعل فلما غسلہ قال رحمک اللہ وغفر لک لم تغط منذ ثلاثین سنۃ ولم
 تنزل بیدک باللیل منذ اربعین سنۃ وقد اتعبت من بعدی وفضحت
 القراء انا الحسین بن علی بن محمد العلکانا القاضی ابو نصر محمد بن محمد بن
 سهل النیسابوری نا احمد بن ہرود الفقیرہ حدثنی محمد بن المنذر بن
 سمید الہرمزی نا محمد بن سهل بن منصور المزی قال حدثنی احمد بن ابراہیم
 قال سمعت منصور بن ہاشم یقول کنا مع عبد اللہ بن المبارک بالقادسیۃ
 اذ جاء رجل من اهل الکوفة فوقع فی ابی حنیفة فقال له عبد اللہ و بیحک
 اتقع فی رجل صلی خمساً واربعین سنۃ خمس صلوات علی وضوء واحد
 وكان یجمع القرآن فی رکعتین فی لیلۃ وتعلمت الفقه الذی عندی
 من ابی حنیفة انا الخلال نا الحریری نا النخعی حدثهم قال نا محمد بن
 الحسن بن مہکم نا بشیر بن الولید عن ابی یوسف قال بینا انا امشی مع ابی
 حنیفة اذ سمع رجلاً یقول لرجل هذا ابو حنیفة لا یتام اللیل فقال

کر سکتے لیکن وہ رات بھی اسی طرح عبادت میں گذری۔ پھر تیسرا دن بھی اسی طرح
 پڑھانے میں گذارا میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ آجکی رات تو قیام نہیں ہو سکے گا لیکن
 یہ رات بھی اسی طرح عبادت میں جاگتے ہوئے کاٹی۔ تین راتیں تین دن اسی طرح
 اور چوتھے دن بھی حسب معمول مجلس میں بیٹھ گئے میں نے کہا اب تو زندگی بھر
 ان کا دامن نہ چھوڑو گا چنانچہ میں بھی مسجد میں رہنے لگا۔ ابن ابی معاذ کہتے
 ہیں کہ مسعر کا انتقال بھی امام صاحب والی مسجد میں ہوا سجدے کی حالت میں
 ہوا۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں رات کو مسجد میں گیا دیکھا ایک شخص نماز پڑھ رہا
 ہو میں اسکی قرأت سننے لگا اُس نے بڑی لمبی قرأت پڑھی جب ایک منزل
 پڑھ چکا میں نے کہا اب رکوع میں جائیگا لیکن وہ پڑھتے ہی رہے یہاں تک
 کہ تہائی قرآن پڑھ لیا نصف پڑھ لیا یہاں تک کہ ایک ہی رکعت میں سارا

ابو حنیفہ واللہ لا یجیدت عنی بما لا افعل نکان یجی اللیل صلوة ودعاء
 وتضرعا انا التوخی والیجی ہری قال انا عبد العزیز بن جعفر بن محمد الحاکمی ہاشمی
 بن خلف الذری حدثنی محمد بن یزید بن سلیم مولیٰ بنی ہاشم قال حدثنی یحییٰ
 بن فضیل قال کنت مع جماعة فاقبل ابو حنیفہ فقال بعض القوم ما ترونہ ما
 یعام ہذا اللیل قال وسمع ابو حنیفہ ذالک فقال ارا فی عند الناس
 خلوق ما انا عند اللہ لا توسدت فراشا حتی القی اللہ قال یحییٰ کان ابو حنیفہ
 یقوم اللیل کلہ حتی نونی او قال مات اخبذ فی ابی علی عبد الرحمن بن محمد
 بن احمد بن فضالۃ النیسابوری الحافظ بالری انا احمد بن محمد بن الحسن
 المذکری علی بن احمد بن موسیٰ القاسمی نا محمد بن الفضیل العابدی البیہقی
 الحاکمی حدثنی سالم بن سالم عن ابی الجوزیۃ قال صحبت حماد بن ابی سلیمان
 ومحداب بن دثار وعلقمۃ بن مرثد وعون عبد اللہ وصحبت ابو حنیفہ
 فما کان فی القوم رجل احسن لیلہ من ابی حنیفہ لقد صحبتہ اشہرا فما
 منها لیلۃ وضع فیہ جنبہ قال وانا ابیہجی الحاکمی عن بعض اصحابہ ان ابا
 حنیفہ کان یصلی الفجر یوضوء العشاء وکان اذا اراد ان یصلی من
 اللیل تزیین حتی یسرح لحبتہ۔ انا محمد بن احمد بن رلق قال سمعت القاضی

قرآن ختم کیا اب جو میں نے دیکھا تو وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے فارجو بن مصعب کہتے
 ہیں چار اماموں نے کعبۃ المدین قرآن شریف ختم کیا ابو حضرت عثمان بن عفان
 حضرت تیم داری حضرت سعید بن مسیب حضرت ابو حنیفہ یحییٰ بن نصر کہتے
 ہیں کبھی کبھی امام صاحب رمضان میں ساٹھ ساٹھ ختم کرتے تھے۔ زائد کہتے
 ہیں میں نے امام صاحب کے ساتھ انکی مسجد میں عشق کی نماز پڑھی لوگ چلے گئے
 مگر میں ایک مسئلہ خفیہ پوچھنے کیلئے وہیں ٹھہرا امام صاحب کو اس کا علم نہ تھا
 آپ کہے ہو گئے نماز شروع کر دی اور اس آیت تک پہنچے فَمَنْ أَتَى اللَّهَ
 عَمَلًا وَكَانَ تَوَّابًا اَبِ السَّمْعِ اَمْ۔ یعنی ہمہ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور
 ہمیں عذاب مہم سے نجات دی۔ آپ مکرر سہ کر اسی آیت کا اعادہ کرتے رہے
 یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہی اور میری ساری رات آپ کی فراغت

ابا نصر و انا الحسن بن ابی بکرانا القاضی ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب
 البخاری قال سمعت محمد بن خلف بن رجاء یقول سمعت محمد بن سلمة عن ابی بکر
 مسعود بن کدھام قال اتیت ابا حنیفة فی مسجد فقرأ بیه یصلی الغداة ثم یجلس للناس
 فی العلم الی ان یصلی الظهر ثم یجلس العصر فاذا صلی العصر جلس الی المغرب
 فاذا صلی المغرب جلس الی ان یصلی العشاء فقلت فی نفسی هذا الرجل فی
 هذا الشغل منی یتفرغ للعبادة لا تعاهد نه اللیلة قال فتعاهدته فلما
 هذا الناس خرج الی المسجد فانصب للصلوة الی ان طلعت النجوم دخل منزله
 ولبس ثیابه وخرج الی المسجد و صلی الغداة فجلس للناس الی الظهر ثم الی العصر
 ثم الی المغرب ثم الی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل قد ینشط اللیلة
 لا تعاهد نه اللیلة فتعاهدته فلما هذا الناس خرج فانصب للصلوة ففعل
 کفعله فی لیلة الاولی فلما اصبح خرج للصلوة وفعل کفعله فی یومیه حتی
 اذا صلی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل لینشط اللیلة واللیلة لا
 لاتعاهد نه اللیلة ففعل کفعله فی لیلة فلما اصبح جلس کذا لک فقلت
 فی نفسی لا لومته الی ان یمرت او امرت قال فلا زمته فی مسجدک قال ابن ابی
 معاذ فبلغنی ان مسجداً کانت فی مسجد ابی حنیفة فی سجدة آتاً الخلال

انتظار میں ہی گزر گئی۔ رزین بن کیمیت کہتے ہیں امام صاحب کے ولین خدا کا ڈر بہت
 تھا۔ ایک مرتبہ علی بن حسن میزبان نے غشا کی نماز میں سورۃ اذکر لکے پڑھی نماز
 کے بعد سب لوگ تو چلے گئے لیکن امام صاحب وہیں بیٹھے رہے۔ پڑے گہرے
 سوئخ میں تھے اور بار بار ہنڈے سانس لے رہے تھے۔ میں نے خیال کیا ایسا
 نہ ہو میری وجہ سے آپ کا خیال بچے میں تبدیل ہو جاتی چوڑ کر چل دیا اُس میں تیل بھی
 تھوڑا سا ہی تھا اب میرے صبح کی وقت آ یا میں نے دیکھا تبدیل ٹٹھا رہی ہے اور امام
 صاحب کھڑے ہوئے ہیں اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور ریان سے کہہ رہے
 ہیں اے وہ ذات پاک جو ذرے ذرے برابر بھلائی بڑائی کا بدلہ دیکھا تو نجان کو
 آگ کے عذاب و نجات دے اور ہر اس بڑائی سے جو جہنم کے قریب کر سنے
 والی ہو اور اسے اپنی کشادہ رحمت میں داخل کرے مجھے دیکھ کر فرمانے لگے

انا الحری ان النخعی حدیثہم قال محمد بن علی بن عثمان نا علی بن حفص الزاری قال
سمعت حفص بن عبد الرحمن یقول سمعت مسعر بن کذا م یقول دخلت
ذات لیلۃ المسجد فزرت بیت رجلا یصلی فاستمعت قرأتہ فقرأ سبعاً فقلت
یرکع ثم قرأ التلاقی ثم النصف فلم یزل یقرأ القرآن حتی ختم کلہ فی رکعۃ
ف نظرت فاذا هو بو حنیفۃ وقال النخعی نا ابراہیم بن رستم المزنی قال سمعت
خارجۃ بن مصعب یقول ختم القرآن فی الکعبۃ اربعۃ من لائئمة عثمان بن
عثمان و تميم الداری وسعيد بن جبیر و ابو حنیفۃ وقال ابراہیم بن محمد نا
احمد بن یحیی الباہلی نا یحیی بن نصر قال کان ابو حنیفۃ یماختم لقرآن
فی شہور رمضان ستین ختمتہ انا ابو بشر الوکیل و ابو الفتح الضبی قال نا عمر
بن احمد الواخط نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد الحما فی نا احمد بن یونس قال
سمعت زائدا یقول صلیت مع ابی حنیفۃ فی مسجدہ عشاء اخرۃ و خرج
الناس لم یعلم ائی فی المسجد و اردت ان اسأله عن مسئلۃ من حدیث الیرانی
احد قال فقام فقرأ وقد اقلعت الصلۃ حتی بلغ الی هذه الایۃ فمن الله
علینا و فانا عذابا لسمعنا فاقمت فی المسجد انتظر فراقہ فلم یزل یدودھا
حتى اذن المؤذن لصلاة العجوة قال احمد بن محمد سمعت ابا نعیم ضراب بن

کیا قذیل بیجانی چاہتے ہو میں نے کہا حضرت! میں تو صبح کی اذان بھی دیکھ چکا ہوں
اچھا جو تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کرنا اب دو رکعت سنت ادا کی پھر سچے
تکبیر کی امام صاحب نے بھی ہمارے ساتھ عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی -
وَاللّٰهُمَّ اَرْحَمْ عَلَیْهِ قاسم بن معین کہتے ہیں ایک رات امام صاحب نے اسی ایک
آیت میں گزاری کی السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْھٰی وَاَمْرٌ یَّجِیْ
قیامت وعدے کا وقت ہوا اور وہ بہت دہشت ناک اور کر واپٹ والا
دن ہے بار بار اسے پڑھتے رہے اور روتے رہے اور گریہ وزاری میں لگے
رہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں کوفے میں آیا اور دریافت کیا کہ کوفی
والوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ! کی بن
ابراہیم کہتے ہیں میں کوفیوں کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے امام صاحب

صرد یقول سمعت زین بن الکیت وکان من اخیار الناس
 یقول کان ابو حنیفة شدید الخوف من الله فقرا بنا
 علی بن الحسن المؤذن لیلة في عشاء الآخرة
 اذ انزلت و ابو حنیفة خلفه فلما قضی الصلوة و خرج الناس
 نظرت الی ابی حنیفة وهو جالس یفکرو تنفس فقلت اقوم لا تشتغل قلبه
 لی فلما خرجت تکت القنديل ولم یکن فیہ الا ذیت لیل فجمعت وقد طلعت
 الفجر و هو قائم قد اخذ بلحیة نفسه وهو یقول یا من تجزی بمشقال ذرة
 خیر خیر لویا من تجزی بمشقال ذرة شر شر احبنا النعمان عندک من النار
 وما یقرب منها من المسء و دخله فی سعة رحمتک قال فاتیته فاذا القنديل
 ینزه و هو قائم فلما دخلت قال لی ان یرید ان تاخذ القنديل قلت قد اذنت
 لصلوة الغداة قال اکتتم علی ما رأیت و رکع رکعتی الفجر و حلست حتی اقامت
 الصلوة و صلی بهذا الغداة علی وضوء اللیل انا الخلال انا الحریری الخفی
 حدثهم قال ناخجتری بن محمد نا محمد بن سماعة بن محمد بن الحسن قال حدثنی
 القاسم بن معین ان ابا حنیفة قام لیلة بغداة الیة بل الساعة موعدا
 و الساعة ادهی و امر و یردها و یکی و یتضوع و قال الخفی نا سلیمان بن الربیع

نیا و کسی کو زبرد و ورع و الانیس پایا جحفص بن عبد الرحمن امام صاحب شریک
 تھے اور مال لیکر وہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں ایک چوٹے سے قافلے
 کے ساتھ مال دیکر بھیجا اور بتلادیا کہ فلاں کپڑے میں یہ عیب ہے جب فروخت
 کرو تو اس عیب کو بتادینا جحفص سب مال بیچ کر واپس آئے اس کپڑے کو
 بھی بیچ دیا لیکن اس کا عیب ظاہر کرنا بھول گئے۔ اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ اسے کس
 ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب امام صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے تمام اسباب
 کی قیمت کو صدقے کر دیا۔ و کیع کہتے ہیں امام صاحب نے اپنے ذمے لازم
 کر لیا تھا کہ جب کبھی اثنائے کلام میں قسم کھا بیٹھیں گے تو ایک درہم صدقہ
 کریں گے ایک مرتبہ قسم کھا بیٹھے ایک درہم صدقہ کیا پھر کہا اب اگر قسم
 کھائوں گا تو ایک دینار صدقہ دوں گا پھر جب کبھی اثنائے کلام میں سچتی تھے

نجاش بن منبہ قال سمعت عبد الله بن المبارك يقول قدمت الكوفة فسمعت عن
 اروع اهلها فقال ابو حنيفة وقال سليمان سمعت علي بن ابراهيم يقول جالست
 الكوفيين فما رأيت فيهم اروع من ابى حنيفة وقال الخضر بن الحسن بن الحكم
 الجبوري قال ابى حنيفة بن ابراهيم قال كان حفص بن عبد الرحمن شريك ابى حنيفة في
 ابو حنيفة يجهز عليه فيعت اليه في دفقة بمتاع واعلمه ان في ثوب كذا او كذا
 عيبا فاذا بعته فبدين فباع حفص الممتاع ونسى ان يبين له يعلم من باعه فلما
 علم ابو حنيفة قصد قسطنطين الممتاع كله اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي
 قال قالنا عبد بن احمد ناكروا عبد بن المفسر السجستاني قال ناكروا عبد بن وكيع نا
 ابى قال كان ابو حنيفة قد جعل على نفسه ان لا يحلف بالله في عرض كلام الا
 بصدق بدوهم فحلف بصدق يه ثم جعل على نفسه ان يحلف ان يتصدق
 بدينار فكان اذا حلف صادقا في عرض كلام تصدق بدينار وكان اذا اتفق على عياله
 تصدق بدينار وكان اذا اكتسب ثوبا جديدا كسب بدينار منه الشيخ العلماء وكان اذا وضع بين
 يديه الطعام خذ منه فوضع على الخبز حتى يأخذ منه بقله صنفه ما كان يأكل فيضعه على
 الخبز ثم يعطيه لاسنان فقير فان كان في الدار من عياله انسان يحتاج اليه
 افعه اليه والا اعطاه مسكينا انما السنخى حدثني ابى نا عبد بن حمد ان

بھی کھاتے تو ایک دینار صدقہ کرتے گھر میں جتنا بالہ بچوں پر خرچ ہوتا تھا ہی
 اللہ کے نام پر دیتے جب کبھی کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اتنی ہی قیمت کا بزرگ علما کو
 پہناتے جب کھانا کھاتے بیٹھتے تو اپنے کھانے سے زیادہ روٹی پر پرکتے جاتے
 پھر کسی مسکین کو دیتے تھے۔ اگر گھر میں کوئی مسکین اپنوں میں نظر آتا تو اس
 ورنہ کسی اور مسکین کو فرماتے ہیں امام صاحب بڑے امانت دار تھے اللہ تعالیٰ
 کے جلال اسکی کبرائی اور اسکی عظمت ان کے دل کو گھیر لیا تھا اپنے رب کی
 رضامندی کو تمام چیزوں پر مقدم رکھنے والے تھے اگر کسی شرعی امر میں
 انہیں تلواروں سے گھیر بھی لیا جائے تو اسکی برداشت کر لیتے اللہ تعالیٰ
 ان پر رحمت کرے اور ان سے خوش ہو جیسا وہ نکو کار لوگوں سے خوش ہوتا ہو
 یقیناً وہ بھی نکو کار تھے۔ ابراہیم بن عبد اللہ غلال سے لوگوں نے کہا کہ

احمد بن الصلت الحماني قال سمعت لميم بن فكيح يقول سمعت ابي يقول كان والله
ابو حنيفة عظيم الامانة وكان الله في قلبه جليلة كبير اعظيما وكان يفرق
رضاءه على اكل شئ ولو اخذته السيوف في الله لاحتمل رحمة الله ورضي عنه
رضا ابراهيم فلقد كان منهم انا الحسن بن ابى بكر انا محمد بن احمد بن الحسن
الصواف نا محمد بن محمد الموزي قال سمعت ابراهيم بن عبد الله الخزاز ذكرنا
له عن حماد بن ادم انه قال سمعت عبد الله بن المبارك يقول ما رأيت احدا اوع
من ابي حنيفة فقال من رأي ان اخرج الى حاكم في هذا الحق الواحد اسمع منه
انا الحسن انا ابن الصواف نا محمد بن محمد الموزي قال سمعت حامد بن ادم
يقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول ما رأيت احدا اوع من ابي حنيفة وقد
جرب بالسباط والاموال انا علي بن ابي البصري نا ابو بكر بن عبد الرحمن نا
نا الحسين بن القاسم اللوكي حدثني ابو الحسن الديلمي نا زيد بن اكرم قال سمعت
عبد الله بن صهيب النكلي يقول كان ابو حنيفة النعمان بن ثابت يتمثل كثيرا
عطاء ذي العرش واسم من عطاكم به وسببه واسم شرط وينتظرون
انتم يكدمون منكم به والله يعطي بلامن ولا كد : انا الخزاز نا الحري
ان النخعي حدثهم قال نا سعيد القضاة قال سمعت محمد بن عبد الرحمن

حامد بن ادم کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے امام صاحب
سے بڑھ کر کسی کو زہد نہیں دیکھا تو فرمائے گے میرا جی چاہتا ہو اسی ایک بات کو
خود حامد سے سننے کے لیے چلا جاؤں ابن المبارک کا قول ہو کہ ابو حنيفة سے
زہد و ورع میں کوئی شخص آگے نہیں تھا مال اور مار سے دونوں سے ایک امتحان
ہو چکا۔ امام صاحب دو شعر پڑھا کرتے تھے۔ جب کا ترجمہ یہ ہو لوگو! عرض اے کی
عطا تمہارے عطیات سے بہت وسیع ہو تم اپنے دیئے کا احسان
جتا کر اسے کد کر دیتے ہو اور اسے تعالیٰ بے احسان جتا کر اور بغیر کد کر کے
عنایت فرماتا ہو۔ عبد الرحمن مسعود کہتے ہیں میں نے امانت داری میں امام صاحب
سے زیادہ اچھا آدمی نہیں دیکھا جس دن ان کا انتقال ہوتا ہے ان کے پاس پچاس ہزار
کی امانتیں تھیں جن میں سے ایک درہم بھی ادھر ادھر نہیں ہوا انتہاء ابو جعفر

المسعودی عن ابيه قال ما رأيت احسنا من ابي حنيفة مات يوم مات وعنده
ودائع بخمسين الفا ماضع منها ولا درهم واحد وقال النخعي نا ابراهيم بن
محمد نا بكر العی عن هلال بن يحيى عن يوسف السمتی ان ابا جعفر اجاز ابا
حنيفة بثلاثين الف درهم في دفعات فقال يا ابا الملقم من اين اني ببغداد وغريب
وليس لها عندی موضع فاجعلها في بيت المال فاجابه المنصف الى ذلك قال
فلما مات ابو حنيفة اخرجت ودائع الناس من بيته فقال المنصور خذ ابو حنيفة
وقال النخعي نا سوادة بن علي نا خارجة بن مصعب بن خازجة قال سمعت مغيث
بن بديل يقول قال خارجة بن مصعب اجاز المنصف ابا حنيفة بعشرة اراق
درهم فدلني ليقبضها فشا ورتي وقال هذا اجل ان ردها عليه غضبي ان
قبلتها دخل على في ديني ما اكرهه فقلت ان هذا المال عظيم في عينه فاذا عبت
لتقبضها فقل لم يكن هذا احلى من ابر الملقم من بيت قلني ليقبضها فقال ذلك
فرقم اليه خبره فحبس الجائزة قال فكان ابو حنيفة لا يكاد يشا ورتي امره غیری

ما ذكر من جود ابي حنيفة وسماحه وحسن عهده

اخبرني ابو بشر الوكيل ابو الفتح الضبي قال نا عبد بن احمد الواعظ نا مكرم
خليفة في امام صاحب كونه مختلف اوقات من تيس هزار درهم كا انعام ديا امام صاحب
في کہا ابر الملقم منين امين بغداد میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس اسے
رکھنے کی کچھ نہیں آپ انہیں بیت المال میں رکھ لیجئے خلیفہ نے ایسا ہی کیا
جب امام صاحب کے انتقال کے بعد ان کے ہاں سے لوگوں کی
استقدرا منتیں برآمد ہوئیں تو خلیفہ نے کہا ہمیں ابو حنيفة نے دھوکہ دیا۔ ایک مرتبہ
منصور نے دس ہزار کا انعام دینے کیلئے امام صاحب کو بلایا آپ نے خارجہ
بن مصعب مشورہ لیا کہ میں اسے لوں یا نہ لوں اگر نہیں لیتا ہوں تو بادشاہ غضبناک
ہوگا۔ اور اگر لیتا ہوں تو میرے دین میں وہ چیز داخل کر گیا جسے میں نا پسند
رکھوں خارجہ نے کہا یہ مال کے نزدیک بڑی چیز ہے جب وہ آپ کو اسے لینے
کے لئے بلائے تو آپ جا کر کہہ دیجئے کہ میرے نزدیک یہ مال میرا الملقم منین سے

بر احمد نا احمد بن محمد الحما فی نا عاصم بن علی قال سمعت قیس بن الریبع یقول
 کان ابو حنیفة رجلاً ورعاً فقیهاً لم یسود اذ کان کثیراً لصلاة و البسر کل
 من جاء الیه کثیراً لافضل علی اخوانه قال و سمعت قیسا یقول کان النعمان بن
 ثابت من عقلاء الرجال و قال مکرم نا احمد بن عطیة نا الحسن بن الریبع قال
 کان قیس بن الریبع یجد ثنی عن ابی حنیفة انه کان یبعث بالبضائع الی
 بغداد فیشترى بها الامتعة و یحملها الی الکوفة و یجمع الارباب عندک من سنة
 الی سنة فیشترى بها حوائج الاشیاء المحدثات و اقواتهم و کسوتهم و جمیع
 حوائجهم ثم یدفع باقی الدنانیر من الارباح الیهم فیقول انفقوا فی حوائجکم
 ولا تحمدوا الا الله فاذی ما اعطیتکم من مالی شیئاً و لکن من فضل الله علی فیکم
 و هذه ارباب یضائعکم فانهم و الله ما یحیی الله لکم علی بیک فما و ذق
 الله حول لغیر آنا الحسین بن علی الحنفی نا ابن الحسن الرازی نا محمد بن
 الحسین الزعفرانی نا احمد بن عبد الله سلیمان بن ابی شیخ حدثنی
 حجت بن عبد الجبار قال ما رأی الناس اکرماً من ابی حنیفة و لا اکرماً
 را صدقاً به قال حجج کان یقول ان ذوی الشرف اتم عقولاً من غیرهم آنا
 الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابی العباس بن سعید
 زیاده یثبته انیس امام صاحب نے جا کر یہی کھدیا امیر کو بھی یہ خبر ہو گئی اسدن ہی
 امام صاحب خارجہ کے سوا کسی سے مشورہ نہیں بیٹتے تھے۔

امام صاحب کی سخاوت اخلاق اور حسن عہد کا بیان

قیس بن ربیع کہتے ہیں امام صاحب پر ہمیز کار فقہ شخص تھے لوگ اُن کا حساب کرتے
 تو ملنے ملنے والوں کے ساتھ سلوک اور احسان کیا کرتے تھے بھائیوں پر فضل و کرم
 کرتے تھے یہی قیس سمجھتے ہیں آپ بڑے عقلمند لوگوں میں سے تھے۔ بسا اوقات
 مال تجارت بندہ اذ کی طرف بھیجتے اور وہاں سے کوفے کو مال لاتے اور مال
 بھر میں جو نفع ہوتا اسے محدثین کے لیے کھانے پینے اور برتن کی چیزیں
 خریدتے اور انہیں دیتے بلکہ باقی نفع کی رقم بھی محدثین کو دیتے اور فرماتے

قال نا احمد بن محمد بن يحيى الحاذقى نا حسين بن سعيد النخعي قال سمعت حفص
 بن حمزة القرشي يقول كان ابو حنيفة ربهام به الرجل فيجلس اليه بغاية
 ولا محالة فاذا قام سأل عنه فان كانت به فاقة وصله وان مرض
 عاده حتى يحضر اليه مواسلة وكان اكرم الناس بحالسة انا الخلال انا الحريري
 ان النخعي حدثهم قال نا احمد بن عمار بن ابي مالك النخعي عن ابيه عن الحسن
 بن زياد قال راى ابو حنيفة على بعض جلسائه ثيابا رثة فامر فجلس
 حتى تفرق الناس وبقي وحده فقال له ارفع المصلى وحده ماتحتة فرفع الرجل
 المصلى فكان تحتة الف درهم فقال له خذ هذه الدراهم فغير بها من
 حالك فقال الرجل اى موسى وانا فى تعبته ولست احتاج اليها فقال له
 اما بلغك الحديث ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده فيذهبى لك
 ان تغير حالك حتى لا يغتم بك صديقك وقال النخعي نا احمد
 بن على بن عفا نا اسماعيل بن يوسف التستري قال سمعت ابا يوسف
 يقول كان ابو حنيفة لا يكاد يسئل حاجة الا قضاها فجاءه رجل فقال
 له ان لفلان على خمسائة درهم وانا مضيت ففسله فيصبر عني ويؤخرني
 بها فكلم ابو حنيفة صاحب المال فقال صاحب المال هي له قدا بركة

اسے اپنے کام میں اور صرف خداوند جل و علا کا احسان مانو ایسی کا شکر یہ ادا کرو دراصل
 میں نے تمہیں اپنی مال سے نہیں دیا بلکہ تمہیں دینے کے لیے خزانے بٹھے دیے تھے تمہارا
 مال کا نفع ہے جسے خدا میرے ہاتھوں میں نہیں پہنچا رہا ہے مجھ بن عبد الجبار کہتے
 ہیں لوگوں نے امام صاحب سے زیادہ اچھی مجلس والا اور امام صاحب سے زیادہ
 آنے جانے والوں کی خاطر تروا منع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور میثاق
 ہو کہ شریف لوگ عقلمند بھی ہوتے ہیں۔ حفص بن حمزہ قریشی کہتے ہیں کہ یہی
 ایسا ہی ہوتا تھا کہ ایک شخص امام صاحب کی مجلس میں بلا قصد آگیا جب وہ
 اُٹھنے لگا تو آپ نے اُس سے حال دریافت کیا۔ اب جو حاجت ہوئی پوری
 کر دی بھوکا ہو تو کھانا دیا۔ بیمار ہے تو عیادت کی اس حسن اخلاق کی وجہ سے
 وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو جایا کرتا تھا ایک مرتبہ دیکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک شخص

منہا فقال الذی علیہ الحق لا حاجة لی فیہا فقال ابو حنیفۃ لیس بالحاجة
 لك وانما الحاجة لی قضیت وقال النخعی لعبد اللہ بن احمد المہلکی الکوفی
 نا القاسم بن محمد المجلی عن اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ ان ابا حنیفۃ قد حین
 حذق حماد ابنہ ذهب للعلم خمساً مئة درهم وقال النخعی نا محمد بن اسحاق
 البکائی قال سمعت جعفر بن عون العمري يقول انت امرأۃ ابا حنیفۃ
 تطلب عنہ ثوب خز فاخرج لہا ثوباً فقالت لہ انی امرأۃ ضعیفۃ وانہا امانۃ
 فہی ہذا الثوب بما یقوم علیک فقال خذہ باربعۃ دراهم فقالت
 لا تسخ بی وانا عجز کبیرۃ فقال انی اشتريت ثوبین فبعت احدهما
 برأس مال الادرہم فبقی ہذا یقوم علی باربعۃ دراهم اجاذا لی محمد بن
 اسد الکاتب ان جعفر الجندی حدیثہم ثم اخبرنی الاذہری قرأۃ نا
 الحسن بن عثمان نا جعفر الخلدی نا احمد بن محمد الطوسی حدیثی ابوسعید
 الکندی عبد اللہ بن سعید نا شیخ سماہ ابوسعید الکندی قال کان ابو
 حنیفۃ یبذیر الخن فجاءہ رجل فقال یا ابا حنیفۃ قد احتجت الی ثوب
 خز فقال مالوتہ قال کذا کذا فقال لہ اصبر حتی یقع و اخذہ لت
 ان شاء اللہ قال فمأذلات الجمعۃ حتی وقع فہربہ الرجل فقال لہ ابو حنیفۃ

میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہے جب مجلس کھڑے لگی آپ نے اُسے فرمایا تم ذرا ٹھیر جانا
 پھر جب لوگ چلے گئے اور وہ اکیلا رہ گیا تو کہا کہ جاؤ مصلیٰ اٹھاؤ اور نیچے سے جو کچھ
 لکے لیجاؤ اُس نے مصلیٰ اٹھایا اور دو ہزار درہم لیکر آیا آپ نے فرمایا انہیں لے جاؤ
 اور اپنی حالت کی اصلاح کرو اُس نے کہا حضرت میں تو مالدار ہوں محتاج نہیں ہوں
 تو فرمانے لگے پھر کیا تجھے وہ حدیث نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت
 کے نشان دیکھنا پسند فرماتا ہے تجھے چاہیے کہ اپنی حالت سنوارے تاکہ تیرے
 دوست تیری وجہ سے غمگین نہوں۔ ابویوسف فرماتے ہیں کہ امام صاحب ہر ایک کا
 سوال عموماً پورا کر دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کہنے لگا کہ فلاں شخص کے
 میرے ذمہ پانچ سو درہم قرض ہیں مدت پوری ہو چکی ہے میں تنگ دست ہوں ادا
 کرنے کی طاقت نہیں سفارش کیجئے کہ وہ اور مہلت دے

تذرت في حاجتك قال فخرج اليه الثوب فاعجبه فقال يا ابا حنيفة كم اذن
للخزم قال درهما قال يا ابا حنيفة ما كنت اظنك تفرا قال ما هزأت اني
اشتريت ثوبين بعشرين دينارا ودرهم واني بعت احدهما بعشرين دينارا واني
هذا بله هم ما كنت لاربع علي صديق انا الحسين بن علي الحنفى نا علي بن الحسن
الرازي نا احمد بن الحسين الزعفراني نا احمد بن زهير اخبرني سليمان بن ابي شيبة
قال مساور الوراق ه كنا من المدائن قبل اليوم في سعة حتى ابتلينا باصحاب
المقاييس : قاموا من السوق اذا قلت مكاسبهم : فاستعملوا الراي
عند الفقهاء والبور : اما الغريب فامسوا ليعطاهم : وفي الموالى علامات
المغاليس : فلقيه ابو حنيفة فقال هجرتنا نحن رضيت فبعث اليه بله هم
فقال ه اذا ما اهل مصر ما دهونا : بلهية من الفتيا لطيفة : ابتناهم
بمقاييس صحيح : صليب من طوازي حنيفة : اذا سمع الفقيه به حواة :
وانتبه يحس في صحيفه : اخبرني علي بن احمد الرازي نا ابو الليث نصر بن محمد
الناهد الخزازي قد علم علينا نا محمد بن محمد بن سهل النيسابوري نا ابو احمد محمد
بن احمد الشعبي نا اسد بن نوح نا محمد بن عتار قال نا القاسم بن غسان
اخبرني ابي قال اخبرني عبد الله بن رجا الصلبي قال كان راوي حنيفة

امام صاحب سفارش کرتے ہیں وہ کہتا ہے حضرت میں نے ساری رقم انہیں معاف
کر دی تو یہ شاکھس کہنے لگا نہیں مجھے اس سے معاف نہیں کرانی میں دیدوں مجھے
معافی کی حاجت نہیں آپ فرمانے لگے نہیں نہیں ہیں تو حاجت ہے جب آپ کے صاحبزادے
حضرت حماد سمجھدار ہو جاتے ہیں تو استاد کے پاس انہیں لیکر امام صاحب جا
یں پانچ سو درہم استاد کو پیش کرتے ہیں ایک عورت اتنی ہے اور ایک لاشمی کپڑا
مانگتی ہے آپ ایک عمدہ کپڑا نکالتے ہیں وہ کہتی ہے میں ایک بڑھیا عورت ہوں
اور یہ امانت ہے جس بھانڈے کو پڑھا ہوا سی بھاؤ دیدیتے آپ نے فرمایا اچھا تو تم چار درہم
دیدو وہ کہنے لگی حضرت پڑھیا عورتوں سے یہی مذاق ٹھیک نہیں آپ نے فرمایا
سنو! میں نے دو کپڑے خریدے تھے ایک کو اسی قیمت میں بیچ ڈالا جتنے میں دونوں
لے لے کر چار درہم کم کئے تو یہ مجھے چار درہم میں پڑا ہے چار میں تم سے

جاء بالكوكة اسكا في بعل نهارة اجمع حتى اذا جن الليل رجع الى منزله وقد حمل
لحمًا طبخه او سمكه فيشوي بها ثم لا ينزل يشرب حتى اذا داب الشراب فيه غزل
بصوت وهو يقول يا صاعوني واى فتى اصاعوا ليوم كريمة وسدا
تغصن فلا ينزل يشرب ويرد هذا البيت حتى يأخذ النعم مكان ابو حنيفة
يسمع جلسته وابو حنيفة كان يصلى الليل كله ففقد ابو حنيفة صوته
فسأل عنه فقيل اخذه العسعس منذ ليال وهو محبوس فصلة ابو حنيفة
صلوة الفجر من غد وركب بغلة واستأذن على الامير قال الامير انى لاله واقلوا
به راكبا ولا تدعوا ينزل حتى يطأ البساط ففعل فلم ينزل الامير يسرع له من مجلسه
وقال ما حاجتك قال لي جاد اسكاف اخذه العسعس منذ ليال يا امير
تخليته فقال نعم وكل من اخذ في تلك الليلة الى يومنا هذا افام تخلية هم
اجمعين فركب ابو حنيفة والاسكاف ممشى ورائه فلما نزل ابو حنيفة مضى
اليه فقال يا فتى اضعنالك فقال لا بل حفظت ورعيت جزاك الله خيرا عن
حرمة الحجاب وعبادة الحق وقاب الجدل ولم يعد الى ماكان

ما ذكر من فور عقل بن حنيفة وفطنته وتألفه

اخبى بن ابوشير الوكيل ابو الفتح الضبي قال ناعمر بن لاجل الواعظنا مكرم بن

ع ليثا هون. ايك مرتبه ايك شخص آسپ كهتا هو كه حضرت مجه فلاں رنگ كا ريشي
كپڑا چايشي كه اچهي بات هر خيال ركھوں كا كوئي هفتہ بھر كے بعد آسپے اسكي فراموش
پوري كر دي اور اسے كپڑا ديا وه كپڑا ديكھ كر بهت خوش هوا. اور كهيا كهيا قيمت سے
فرمايا ايك درهم وه كهنے لگا آج معلوم هوا كه آپ بهي مذاق كهيا كرتے هیں آپ نے
فرمايا بهي مذاق بهي هے بات يه هے كه بهي نے دو كپڑے بهي دينار اور ايك درهم بهي
يے تھے بهيں سے ايك بهي دينار بهي بك گيا تو اب يه ايك صرف ايك درهم بهي هے
اور دوست سے بهي نفع بهي ليا. ساد و راقم نے كچه اشعار كه جن كا ترجمه يه هے -
اس سے پہلے كه بهي قياس كرنے والا گروه پيدا هوا هم دين ميں كٹ وگي پاتے تھے -
جب اس قياسي جاعت كا دھندار و زكار بازاروں ميں مندا پڑ گيا تو انهنوں نے
راے قياسي دين ميں كمال كر ميٹ پانا شروع كهيا. اب لائق لوگوں كو كوئي انهنیں

وقال النخعي نا اوتلابة قال سمعت محمدا بن عبد الله بن ابي نصر ادى قال كان ابو حنيفة يتبعين
عقله في منطقه ومشيته وداخله ومخرجه انما على جلال اسم الشاهد بالبرهان على بيان احكام
الموارد في ناس من اهل البيت (عليهم السلام) قال كان رجل بالكوفة يقول عثمان بن عفان كان يهجو يا فاما
ابو حنيفة فقال تلتك خطايا قال لمن قال لا تلتك رجل شريف ثني من اهل الحافظ لكتاب الله
سبحي نعم الدين ركة كثير اليكم من خوف الله قال في هذا المقنع يا ابا حنيفة قال الا ان في خصلته
قال وما هي قال يهودي قال سبحك الله تأمرني ان اذبح ابنتي يهوديا قال لا تفعل
قال لا قال قال النبي صلى الله عليه وسلم زوج ابنته من يهودي قال استغفر الله
اني تائب الى الله عز وجل آنا ابو نعيم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن حنبل بن
حيان نا ابو يحيى الرازي نا سهل بن عثمان قال نا اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة
قال كان لنا جاحظان رافضيان وكان له بغلان سمي احدهما ابا بكر والاخر عمر
في محبة ذات ليلة احدهما اغتله فاخبر ابو حنيفة فقال انظروا البغل الذي
رعه الذي سماه عمر فظروا فكان كذا لك آنا الحسين بن علي المعدل نا
ابو القاسم عبد الله بن محمد الحلواني نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الحارثي
ابن الميادك قال رأيت ابا حنيفة في طريق مسكة وميشوى له فصيل سمير
فاشتهوا ان يأكلوه بجمل فلم يجدوا شيئا يصنعون فيه الحل فتخيروا

چونکہ راتوں کو عبادت میں جاگتے رہتے تھے یہ آواز برابر ان کے کانوں تک پہنچ کر رہا
تھی۔ ایک رات اُس پڑوسی کی آواز نہ آئی آپ پوچھا کہ آج اُسے کیا ہوا لوگوں نے کہا
اُسے کو تو ال کپڑے گیا اور کئی دن سے وہ قید خانہ میں ہے امام صاحب صبح کی نماز
پڑھتے ہی اپنے خچر پر سوار ہو کر پہنچے امیر صاحب اجازت چاہی امیر نے فرمایا
اجازت دو اور سواری پر سے نہ اُترنے دو یہاں تک کہ فرش پر آجائیں اسی طرح
امام صاحب داخل ہو گئے امیر نے خود ہٹ کر امام صاحب کو جگہ دی اور کہا آج
کیسے تکلیف کی ہے آپ نے کہا میرے ایک پڑوسی کو کو تو ال صاحب نے کئی روز سے
قید کر رکھا ہے آپ حکم دیں کہ اُسے چھوڑ دیں امیر نے کہا بہت خوشی سے نہ ضرر
اُمی کو بلکہ اُس رات سے لیکر آج تک جتنے بھی قید ہوئے ہیں سب آزاد ہیں
امام صاحب نے خود جا کر اُسے قید خانہ سے چھڑایا۔ اب امام صاحب

فرايت ابا حنيفة وقد حفر في الرمل حفرة ووسط عليها السفرة وسكب
الحل على ذلك الموضع فاكلوا الشواء بالحل فقالوا لم يحسن كل شيء قال
عليكم بالشك فان هذا شيء الجدة لكم فضلا من الله عليكم انا نحسين
بن محمد الخلال انا على بن عمر الحديري انا على بن محمد بن كاسر النخعي حدثهم
قالنا محمد بن علي بن عفاان ثامن بن حداد عن ابي يوسف قال دعا المنصور
ابا حنيفة فقال الربيع حاجب المنصور وكان يبا دى ابا حنيفة فقال
يا اميل المؤمنين هذا ابو حنيفة يخالف حديثك كان عبد الله بن عباس
يقول اذا حلف على اليمين ثم استثنى بعد ذلك بيوم او يومين جاز
الا استثنأ وقال ابو حنيفة لا يجزئ الاستثنأ الا مقصلا باليمين فقال ابو حنيفة
يا اميل المؤمنين الربيع يزعم انه ليس لك في رقاب حديثك بيعة
قال وكيف قال يجلفون لك ثم يرجعون الى منازيلهم فيستثنون
فتبطل ايمانهم فضحك المنصور وقال يا ديبع لا تعرض لابي حنيفة فلا يخرج احدا
قال له الربيع اردت ان تشيط بدعي قال لا ولكنك اردت ان تشيط
بدعي فخلصتك وخلصت نفسي انا ابو نعيم الحافظ نا ابو بكر احمد بن
محمد بن موسى نا خالد بن النضر قال سمعت عبد الواحد بن غياث يقول

سواری پر آگے آگے میں اور وہ پیچھے پیچھے جب امام صاحب اُترنے لگے تو
فرمایا کہ اسی شخص افسوس ہم نے تیری کوئی خبر نہ لی اُس نے کہا نہیں نہیں
بلکہ آپ نے خوب حفاظت اور عایت کی اسے تو اکیس بہتر بدلہ دے آپ نے
پڑوس کا حق خوب ادا کیا چنانچہ اُس وقت سے وہ نائب ہو گیا اور پھر کبھی
شراب نہیں پی۔

امام صاحب کی عقلمند می زیر کی اور دانائی کا بیان
حضرت ابن المبارک نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ دیکھو
لو امام صاحب غیبت سے کس قدر بچتے ہیں کبھی اپنے دشمن کی بھی غیبت
نہیں کی حضرت سفیان نے جواب دیا کہ وہ عاقل آدمی ہیں کیوں ایسا کام کریں
میں سے انکی نیکیاں اسے ملجائیں جسکی وہ غیبت کرتے ہیں علی بن عاصم

کان ابو العباس بطوسی سنی الرأی فی ابی حنیفة وکان ابو حنیفة یعرف
 ذالک فدخل ابو حنیفة علی ابی جعفر امیر المؤمنین وکثر الناس فقال ^{سی} بطوسی
 الیوم اقتل ابی حنیفة فاقبل علیه فقال یا ابی حنیفة ان امیر المؤمنین یدعی
 الرجل منافیاً مکر یضرب عنق الرجل لا یدری ما هو ایسعه ان یضرب عنقه فقال
 یا ابی العباس امیر المؤمنین یا م یالحی ویا الباطل قال بالحق قال نفذ الحق حیث
 کان ولا تسأل عنه ثم قال ابو حنیفة ان قرب منه ان هذا اراد ان یوفقی ^{بطی} فرفی
 آنس محمد بن عبد الواحد نا محمد بن العباس نا أحمد بن سید
 السوسی قال نا عباس بن محمد قال سمعت یحیی بن صقر
 یقول دخل الخواجه مسجد الکوفة و ابو حنیفة واصحابه جلوس فقال
 ابو حنیفة لا تدبروا فجاؤا حتی وقفوا علیهم فقالوا
 لهم ما انتم فقال ابو حنیفة نحن مستجیرون فقال
 امیر الخواجه دعوهم وابلغهم ما تمهم وافرؤا علیهم القرآن فقرؤا علیهم
 القرآن وابلغهم ما تمهم انا الحلال انا الحری ان الخفی حدثهم قال نا
 ابو صالح التیمی بن محمد نا یعقوب بن شیبہ قال حدثنی سلیمان بن
 منصور قال حدثنی یحیی بن عبد الجبار الحضرمی قال کان فی مسجد نا قاص

کہتے ہیں اگر امام صاحب کی عقل کا وزن آدمی دنیا کے لوگوں کی عقل کے ساتھ
 کیا جائے تو یہی امام صاحب کی عقل وزن دار رہیگی۔ خارجہ بن مصعب کے
 پاس امام صاحب ذکر کیا تو کہنے لگے میں نے ایک ہزار علماء کے ساتھ ملاقات کی میں نے
 اُس میں تین یا چار عقلمند پائے جنہیں امام صاحب بھی ہیں اور فرمایا یہ شخص جرابون
 مسح کرنا جائز نہ جانے یا امام صاحب میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ یزید بن
 ہارون کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ عقلمند اور پرہیزگار
 نہیں پایا۔ محمد بن عبد اللہ الضاری کا بیان ہے کہ امام صاحب کے بولنے میں
 اُنکے چلنے میں اور آنے جانے میں بھی اُنکی عقلمندی ظاہر ہوتی تھی۔ کوفہ میں
 ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بیہوشی دے دیتا تھا ایک مرتبہ
 امام صاحب اُس کے پاس گئے اور فرمانے لگے میں ایک شخص کا مانگتا تیری طرح کی

يقال له ذرعه فلسب مسجدنا اليه وهو مسجد الحضرميين فادارت ايامي
 حنيفة ان تستفتي في شيء فاقهاها ابو حنيفة فلم تقبل فقالت لا قبل الا بالحق
 ذرعة القاص فاجاب بها ابو حنيفة الى ذرعه فقال هذا مستفتيك في كذا وكذا فقال
 اعلم مني واقفه فاقها انت قال ابو حنيفة قد اقبلت بكذا وكذا فقال ذرعه لقل كما قال
 ابو حنيفة فريضت والصلوات وقال ابو حنيفة لا محمد بن محمد الا صبيك في قال حدثني محمد بن هبة
 قال سمعت الحسن بن زياد يقول حلفت اباي حنيفة يميني شئت فاستفتيت بها ابو حنيفة فاقهاها
 فلم ترض فقالت لا ارضى الا بما يقول ذرعة القاص فاجاب بها ابو حنيفة الى ذرعه فمسأته فقال اقبلت
 معك نقيه الكوفة فقال ابو حنيفة اقبلت بكذا وكذا فاقهاها فريضت آخبرني
 ابو حنيفة محمد بن عمر الوكيل وابو الفتح عبد الكريم بن محمد النضبي قال سمعت ابا حنيفة
 احمد الواعظنا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الخفاف قال سمعت ابا المكارم
 يقول رأيت الحسن بن عمارة اخذ بكاب ابي حنيفة وهو يقول والله
 ما ادر كنا احدنا نكلم في الفقه ابلغ ولا اصير ولا احضر ولا املك وانك لسيد
 من تكلم فيه في وقتك غير ما دفع وما يتكلمون الا حسدا انا على من قاسم
 المصري الشاهد نا على بن اسحاق الماوراني قال ذكر ابو داود يعني السجستاني
 ولم اسمعه عن نصر بن علي قال سمعت ابن داود يقول الناس في ابي حنيفة

نسبت لایا ہوں وہ شریف ہو مالد ار ہے قرآن حافظ ہو ساری رات ایک
 رکعت نماز میں گزار دیتا ہو اس کے خوف سے بہت روتا ہو اس نے کہا حضرت
 ایسا آدمی کہاں نصیب اس سے کم اچھائی والا ہو تو وہ بھی منظور ہو آپ نے فرمایا
 مگر اُس میں ایک بُرائی ہے وہ یہ کہ یہودی ہو اس نے کہا سبحان اللہ! آپ
 مجھے ایک یہودی کو اپنی لڑکی دینے کو کہتے ہیں؟ اہم صاحب نے فرمایا تو کیا تم اپنی
 لڑکی نہیں دو گے اس نے کہا ہرگز نہیں تو فرمایا کیوں صاحب؟ پھر کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیا تو سمجھ گیا اور فوراً قبور کرائی
 امام صاحب کے پوتے اسماعیل فراتے ہیں ہمارا ایک پڑوسی رافضی تھا اُس کے دو بچے
 تھے ایک کا نام اس ابوبکر رکھ دیا تھا اور دوسرے کو عمر کہا کرتا تھا ایک نے
 ان میں سے ایک سے اُسے مار ڈالا امام صاحب نے مسخر فرمایا جاؤ دیکھو یہ وہی

حسد جاہل و احسنہم عندی حالا اہل آناھن بن الحسن بن احمد
 الہوازی نا ابوبکر محمد بن اسحاق بن ابیہیم القاضی بآراہوا ذال حدثنی محمد
 بن محمد بن غزیرۃ ابو الربیع الحارثی قال سمعت عبد اللہ بن داؤد یقول الناس
 فی ابی حنیفۃ رسلان جاہل یا حسد لہ وانا الہوازی ناھن ابی اسحاق
 القاضی نا محمد بن محمد الواسطی قال لثقیان بن فکیحہ قال سمعت ابی یقول
 وخط علی ابی حنیفۃ فرأیتہ مطرقا مفکرا فقال من یراقبت من عند شریک
 ورفع رأسہ وانشد یقول سمع ان یحسدونی فانی غیر لا یفہمہ فی قلبی من الناس
 اہل الفہم لقد حسدوا بدامی ولہم مابی وما یہم بہ و مات اکثرنا
 غیظا بما یحسد و قال وکیع واطنہ کان بلغہ عنہ شیء آنا احمد بن علی بن
 الحسن بن التوزی قال نا الحسن بن الحسن بن جہسان الفقید الشافعی
 قال سمعت ابا نصر احمد بن نصر البخاری یقول سمعت ابا عبد اللہ الزعفرانی
 یقول ذکر محمد بن الحسن ما یجری الناس من الحسد لابی حنیفۃ فقال
 ہ محسدون وشر الناس منزلة ہ من عاش فی الناس یوما غیر محسود
 آنا احمد بن علی الیادان احمد بن ابیہیم بن شاذان ناھن بن الحسن بن الحسن
 بن حمید بن الربیع نا سلیمان بن الربیع بن ہشام الہندی قال سمعت

ہوگا جب تک نام اس نے عمر کھا تھا تو گونہ و بکھا تو لائق وہ وہی تھا آہن المبارک کہتے ہیں کہ کے
 راستہ میں ایک چکنٹا اونٹ کا بچہ بھوتا اور اروا وہ کیا کہ اس کے گوشت کو سر کے کھائیں لیکن کوئی ایسا برتن
 نہ لائیں سر کے نکالیں امام حسن نے ریت میں ایک گروہ بنایا اور سپر ستر خوان کچا دیا اور سر کو ڈال کر وہاں
 اس ہونٹ گوشت کو سر کے سے کھایا تو گھر نہیں کرنے لگے تو اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے میری
 سمجھ میں آگیا ابو یوسف فراتے ہیں حضور نے امام صاحب کو بلایا تو ربیع نے جو اس کی دماغہ تھا اور امام
 صاحب جہاننا کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کے دادا حضرت عبداللہ بن عباس
 رض کے خلاف کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں شخص نے قسم کھالی اس کے بعد ایک
 دودن پیچھے انشاء اللہ کہ لیا تو بھی استشنا جائز ہے اور یہ کہتے ہیں جنابک
 قسم کے ساتھ ہی متصل نہو جائز نہیں امام صاحب نے جہٹ فرمایا اے
 امیر المؤمنین ربیع کا یہ خیال ہے کہ آپ کے لشکر کی بیعت کے پابند

آخرت بناد لیس فقیر قال یو وہی العاید قل من لا یری المسح علی الخفین
 اریقہ فی ابی حنیفۃ الا ناقص العقل آنحضرت بن احمد بن زرق ان احمد بن شعیب
 البخاری نا علی بن موسی القتی حدثنی احمد بن عبد قاضی الری نا ابی قال کنا عند
 بن عکاشۃ ف ذکر حدیث ابی حنیفۃ فقال بعض من حضر لا تروہ فقال لہ اما
 انکم لو راہتموہ لارثوہ و ما اقولکم مثلاً الا ما قال المشاعرہ اقلوا علیہم و بحکم
 لا ابالکم بہ من انہم اوسدوا مکان الذی سدا و بنا ابوسعید محمد بن
 موسی بن الفضل الصیرفی نا ابو الحیا مر محمد بن یعقوب الاصم نا محمد بن
 اسحاق الصغانی نا یحیی بن معین قال سمعت علی بن ابی قرة یقول سمعت یحیی
 بن خرمس یقول شہدت سفیان و اماہ رجل فقال لہ ما تنقم علی ابی حنیفۃ
 قال و ما لہ قال سمعت یقول اخذ بکتاب اللہ فمال احد فیسنة رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فان لم اجد فی کتاب اللہ ولا سنة رسولہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اخذت بقول اصحابہ اخذت قول من شئت منهم و ادع من
 شئت منهم و لا اخرج من قولہم الی قول غیرہم فاما اذا انتہی الامر اوجاء الی
 ابراہیم و الشعیبی و ابن سیرین و الحسن و عطاء و سعید بن المسیب عد
 رجالاً فقط اجتہدوا فاجتہدوا کما اجتہدوا و اقال فسکت سفیان طویلاً ثم

نہیں خلیفہ نے پوچھا یہ کیسے ؟ کہا وہ آپ کے سامنے قسم کھالیں اور اپنے گھر جا کر
 انشاء اللہ کہیں ان پر قسم کی پابندی نہیں منظور نہیں آیا اور کہنے لگا ربیع تو ابو حنیفہ
 کے منہ نہ لگے جب باہر نکلے تو رہیں کہنے لگا حضرت آج تو آپ نے میرا خون پہنے
 کی تجویز کی تھی آپ نے کہا یوں نہیں بلکہ یہ ارادہ تو آپ کا تھا میں نے تو اپنے آپ کو
 اور تھیں دونوں کو بچا لیا۔ ابو عباس طوسی امام صاحب کے بارے میں کچھ نہیں
 سنے اور امام صاحب کو بھی اس کا علم تھا ایک مرتبہ آپ امیر المؤمنین ابو جعفر
 کے پاس گئے جب دربار بھر گیا تو طوسی نے کہا آج میں اس شخص کو قتل کر کر رہا ہوں
 پھر کہنے لگا اے ابو حنیفہ امیر المؤمنین اگر ہم میں سے کسی شخص کو حکم دیں کہ فلاں
 کی گردن مارو اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ کس جرم پر وہ گردن زدنی قرار دیا گیا ہے
 تو اس حکم کی تعمیل کریں یا نہ کریں آپ نے فرمایا اے ابو العباس یہ تباؤ خلیفہ حق کا

قال كلمات برأيه ما بقي في المجلس احد الا كذبت له نسم الشديده من الحد يشفقني
 ونسم اللين فزحوة ولا تخاسب الاحياء ولا تقضي على الاموات نسلم ما
 سمعنا وكل عالم تعلم ونتمهم رأينا لرأيهم قد سقنا عن ايوب السخيتاني
 وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وابي بكر بن عياش وغيرهم من الائمة
 اخبارا كثيرة تتضمن تقريرا في حنيفة والملاحه والشاء عليه والحفظ
 عند ائمة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي
 حنيفة خلافا ذلك وكلامهم فيه كثير لا مود شيعة حفظت عليه
 يتخلق بعضهم باصول الديانات وبعضها بالافخوخ ذكروها بمشيتة
 الله ومعتدون على من وقف عليها وكثرة سماعها بان ابا حنيفة عندنا
 مع جلالة قدره اسوة خيرة من العلماء الذين دونوا ذكرهم في هذه الكتابات
 واوردنا اخبارهم وحكيما اقال الناس فيهم على تنبائها والله الموفق
 للصواب -

أخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم بن عبد المؤمن بن انا عبد الرحمن بن عبد
 الحلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي قال حدثني احمد بن سهل نا
 سمعت يحيى بن ايوب قال سمعت يزيد بن هرون ذكرا ابا حنيفة فقال ابو

عالم کیا کرتے ہیں یا اہل کلمہ کا کہا حق کا کہا پھر کیا ہو؟ حق کو جاری کرو جہاں ہو اور کچھ
 نہ پوچھو پھر اپنے پاس والوں سے کہا ویکھو اس نے مجھے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا مگر
 اب میں نے اسے باز نہ لیا۔ ایک مرتبہ خارجی کونے کی مسجد میں آگئے اور امام
 صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے ٹھیکر جاؤ وہ
 لوگ جب آگئے تو کہنے لگے تم کون ہو؟ آپ نے کہا ہم پناہ طلب کرنے والے ہیں
 امیر فرار سے کہا انہیں چھوڑ دو اور انہیں انکی امن کی جگہ پہنچا دو انہوں نے
 قرآن سنایا اور جائے امن تک پہنچا دیا۔ عبد الجبار حضرت می کہتے ہیں کہ باری
 مسجد میں ایک واعظ تھے جن کا نام ذرعه تھا اور وہ مسجد حلال نامہ حضرت میوں کی تھی
 مگر ذرعه کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی امام صاحب کی والدہ نے ایک مسئلہ میں
 فتویٰ لینا چاہا آپ نے فتویٰ دیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا جس طرح

حذیفہؓ رجل من الناس خطا فخطا الناس وصار به كصواب الناس أنا محمد بن
 احمد بن دقاق أنا أبو بكر احمد بن جعفر بن محمد بن مسلم المحتلى قال على عليتنا
 أبو العباس احمد بن علي بن مسلم الأبار في شهر جمادى الآخرة سنة ثمان
 وثمانين وأنتين قال ذكر القوم الذين ردوا على أبو حذيفة أبو السختيا
 وجبر بن حازم وهما بن عيني وحماد بن سلمة وحماد بن زياد أبو عوانة وعبد
 الوارث وسلول الصنبري القاضى ويزيد بن ذريع وعلى بن عاصم ومالك
 بن الشرح جعفر بن محمد عمر بن قيس وأبو عبد الرحمن المدي وسعيد بن
 عبد العزيز والأزداعى وعبد الله بن المبارك وأبو إسحاق الفزاري ويوسف
 بن أسباط ومحمد بن جابر سفيان الثوري وسنريان بن عبيدة وحماد بن
 ابى سليمان وابن ابى ليلى وحفص بن غياث وأبو بكر بن عياش وشريك
 بن عبد الله وكيع بن الجراح ورقبة بن مسقلة والقطل بن موسى وعلي
 بن يوسف المحاكم بن إدطاة ومالك بن فضال والقاسم بن جبيب وابن
 خزيمة۔

ما حکى عن ابى حذيفة في الايمان

اذا الحسن بن محمد بن الحسين اخرا الخلال انا بن بديل بن محمد المحدث

ذرعہ واعظ کہیں گے میں تو اسی کو تہل کروں گی چنانچہ آپ اپنی والدہ کو لیکر ذرعہ
 کے پاس آئے اور کہا یہ میری ماں میں تم سے فلاں فلاں مسئلہ پوچھتی ہیں انہوں نے
 کہا آپ مجھ سے زیادہ عالم ہیں آپ ہی جواب دیجئے آپ نے کہا میں نے تو انہیں یہ جواب
 دیا ہے ذرعہ نے کہا ٹھیک ہی جواب صحیح ہے اب انکی والدہ خوش ہو گئیں اور لوٹ کر
 چلی آئیں۔ آپکی والدہ نے ایک مرتبہ قسم کھالی پھر اُسے توڑ دی آپ سے یہ
 مسئلہ پوچھا آپ نے بتلایا لیکن وہ رضا مند نہ ہوئیں اور کہو گئیں میں تو ذرعہ رضی
 کی بات مانوں گی آپ انہیں لیکر ذرعہ کے پاس آئے انہوں نے اُسے مسئلہ
 پوچھا ذرعہ نے کہا تمہارے ساتھ تو کوفہ کے فقیہ ہیں آپ نے کہا میں تو انہیں
 اس طرح جواب دیا انہوں نے بھی یہی جواب دیا اب وہ راضی ہو گئیں۔ ابن المبارک
 کہتے ہیں میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ آپکی رکاب تھامے ہوئے چلے جاتے تو

بہمدان ناھجہ برحبیو یہ الخاس لمحمد بن خیلان ناوکیع قال سمعت
 الشرای یقول نحن المؤمنون واهل القبلة عندنا مؤمنون فی المنکحة
 والمواریث والصلوة والاتواء لنا ذنوب ولا ندی ما حالنا عندنا لله قال
 وکیع وقال ابو حنیفة من قال بقول سفیان هذا فهو عندنا شاکر
 المؤمنون هذا عندنا حقا قال وکیع ونحن نقول بقول سفیان و
 قول ابی حنیفة عندنا جراً انا علی بن محمد بن عبد اللہ المحدث انا
 محمد بن عمر بن الجعفی ان ذرازا حنبل بن اسحاق الحمیدی عن احبہ بن
 الحرث بن عیین عن ابیہ قال سمعت رجلاً یسأل ابی حنیفة فی المسجد
 الحرام عن رجل قال اشہد ان الکعبة حق لکن لا ادی ہی ہذا اللقی
 بمکة ام لا فقال مؤمن حقاً وسأله عن رجل اشہد ان محمد بن عبد اللہ
 نبی فلکن لا ادی هو الذی قبرہ بالمدينة ام لا فقال مؤمن حقاً قال
 الحمیدی ومن قال هذا فقد کفر قال وكان سفیان یحشد با عن حرة
 بن الحارث اخبر فی حسن بن محمد الخلیل ناھجہ بن العباس الخزاز ناھجہ
 بن اسلم بن محمد بن حسنویہ الغزالی نا موسی بن عیین بن عبد اللہ الربیع
 قال ناھجہ بن محمد التاعندی نا ابی قال کنت عند عبد اللہ بن الزبیر

اور کہتے تھے والسر بمنہ فقہ کے کسی تکلم کو آپ سے زیادہ پہنچا ہوا اور زیادہ واقف
 اور زیادہ حاضر جواب نہیں پایا آپ فقہ میں اپنے وقت کے بے روک سردار ہیں
 لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ صرف حسد کی وجہ سے کہتے ہیں۔ آہن داؤد کہتے ہیں لوگ
 ابو حنیفہ کے بارے میں یا تو حاسد ہیں یا جاہل ہیں اور جاہل ایسے ہیں۔ کہتے ہیں
 ابو حنیفہ کے بارے میں لوگ دو طرح کے ہیں جاہل اور حاسد و کیع کہتے ہیں میں
 امام صاحب کے پاس گیا دیکھا وہ سر جھکائے متفکر بیٹھے ہیں پوچھنے لگے کہا آ
 آئے ہیں نے کہا شریک کے پاس سے تو سر اٹھا یا اور اشعار پڑھے جبکہ
 ترجمہ یہ ہے۔ اگر وہ میرا حسد کریں تو میں انہیں ملامت نہیں کروں گا۔ مجھے پہلے
 بھی اہل فضل کا حسد کیا گیا۔ پس میرا اور انکا جو کچھ تھا وہ باقی ہی رہا۔ اور اکثر
 حسد اور غصہ میں ہلاک ہو گئے۔ وکیع کہتے ہیں شاید آپ کو کوئی خبر انکی حرکت

فأما كتاب أحمد بن حنبل أكتب إلى فاشتهر مسألة عن أبي حنيفة فكتب
إليه حدثني الحرث بن عوف قال سمعت أبا حنيفة يقول لو أن رجلاً قال عرف
الله بيئاً ولا أدري أهو الذي بحكمة أو غيره أم عمو هو قال نعم ولو أن
رجلاً قال أعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مات ولا أدري
أدفن بالمدينة أو غيرها أم عمو هو قال نعم قال الحرث وسمعت
يقول لو أن شاهدين شهدا عندنا قاتلن فلان بن فلان طلق امرأته
وعلم الناس جميعاً أنهما شهدا بالزور ففرق القاضى بينهما ثم لقيهما أحد
الشاهدين فله ان يتزوج بها قال نعم ثم علم القاضى بعدله ان يفرق
بينهما قال لا هكذا قال في هذه الرواية عن عبد الله بن الزبير الجعفي
عن الحرث بن عوف عن عوف بن يحيى ان يداكر ابنه بينهما أذ كعب بن أحمد بن رزق
وأبو بكر البرقاني قال لا أنا محمد بن جعفر بن الهيثم الانباري قال فاجعفر
بن محمد شاكر زاد بن رزق الناهض ثم اتفقا قال فاجابر السدوسي الخراساني
قال سمعت حنيفة بن الحرث بن عوف يذكر عن أبيه قال قلت لأبي حنيفة
أدقيل له وهو يسمع رجل قال أشهد ان الكعبة حرة غير اني لا أدري
أهو هذا البيت الذي يحج الناس إليه ويطوفون حوله أو بيت بخواسك

ایسی ہی ملی ہوگی۔ محمد بن حسن سے ایک مرتبہ امام صاحب حاسدوں کا ذکر آیا تو وہ
کہنے لگے جسد کرنے والے حسد کرتے رہیں جس شخص سے حسد ورشکت کیا جائے
وہ تو بدترین آدمی ہے۔ ابو وہیب عابد کہتے ہیں جو شخص جرابوں پر مسح کو چاہو
نہ جائے یا امام صاحب کی شان میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہو۔ ایک مرتبہ ابن قس
نے امام صاحب کی بات بیان کی تو حاضرین میں بعض نے کہا ان کی روایت نہ کیجئے کہنے
لگے اگر تم بھی انہیں دیکھتے تو ان کے مرید بن جاتے۔ تہاری اور انکی مثال یہی ہے
جو کسی شاعر نے کہی جو کہ اے بلصیہ تم یا تو ان پر ملامت کم کرو یا ان جیسے برکر
و کھا دو بسفیان کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہوں تم امام صاحب کہا گناہ جانتے ہو
وہ تو کہا کرتے تھے میں کتاب اللہ قرآن شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو سنت
رسول اللہ حدیث شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو جس صحابی کا قول مطابق دلیل

امؤمن هذا وقال البرقاني امؤمن هو قال نعم آنا ابن رنق انا جعفر بن
 محمد بن بصير الخلدی نا ابو جعفر محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي في
 صفر سنة سيمع وتسعين ومائتين نا عامر بن اسماعيل نا مؤمل عن سفيان
 الثوري قال نا عبد بن كثير قال قلت لابي حنيفة رجل قال انا اعلم ان
 الكعبة حتى وانها بيت الله ولكن اددى هي اللق بكة ادهي بخرا سا امؤمن
 هو قال نعم ثم هو قلت فما تقول في رجل قال اعلم ان رسول الله والكل
 اددى هو الذي كان بالمدينة من قريش وعبد اخرا امؤمن هو قال نعم قال
 مؤمل قال سفيان واذا قول من شك في هذا فهو كافرا نا محمد بن الحسين
 بن الفضل القطان نا عبد الله بن جعفر بن درستويه نا يعقوب بن
 سفيان حدثنى علي بن عثمان بن فضيل نا ابو مسهر نا يحيى بن حمزة
 وسعيد يسمه ان ابا حنيفة قال لو ان رجلا عبد هذه النعل لتيقظ
 به الى الله لم ابد الله يا سفا فقال سعيد هذا الكفر صراحا نا ابو سعيد
 الحسن بن محمد بن حسنويه الكاتب نا صبهان نا عبد الله بن محمد بن
 عيسى بن فريد الخشاب نا احمد بن مهدى بن محمد بن درستيم نا احمد بن
 ابراهيم حدثنى عبد السلام يعني ابن عبد الرحمن قال حدثنى اسماعيل

علوم ہو لیتا ہوں اگر نپاؤں اور مٹھندوں کے اقوال دیکھوں جیسے ابراہیم اور
 شعبی اور ابن سیرین اور حسن اور عطا اور سعید بن مسیب اور ان جیسے آدمی
 تو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے انہوں نے اجتہاد کیا حضرت سفيان یہ شکر خاں
 ہو رہے پھر چند کلمات فرمائے جہنم سب حاضرین نے لکھے، یہ فرمایا ہم سنت
 سنت حدیثیں سنتے تھے اور ڈرتے تھے نرم سنتے تھے اور امید بندھتی تھی ہم زندوں کے
 محاسب نہیں مردوں کے قاضی نہیں جو سنتے ہیں تسلیم کرتے ہیں جو نہیں جانتے
 اسے خدا کو سوچتے ہیں اپنے علم پر غرہ اور نازاں نہیں۔

”ہم نے ابو بکر جیٹیا فی سفیان ثوری سفیان بن عیینہ ابو بکر بن عیاش وغیرہ
 سے بہت سے اقوال بیان کئے جو امام صاحب کی تعریف مرع و ثنا کو شامل
 ہیں لیکن متقدمین ائمہ حدیث سے اور خود ان بزرگوں سے بھی جو محفوظ

بن عیسیٰ بن علی قال قال لی شریک کفر ابو حنیفة یا یبتین من کتابی للہ
 قال الاستغالی و یقرب لصلوة و یزید لریکرة و ذالک دیر الیقہ فقال للہ
 بتالی لیزداد ایمانا مع ایما تہم و زعم ابو حنیفة ان الیمان لا یزید
 ولا یتقص و زعم ان الصلوة لیس من دین اللہ انا ابو الحسن احمد بن محمد بن عبد الرحمن
 بن محمد بن عبد اللہ السراج بنیسا بور انا ابو الحسن احمد بن محمد بن عبد
 الطائفی ناعثمان بن سعید الدارمی نا محب بن موسی الانطاکی قال
 سمعت ابا اسحاق انفرازی یقول سمعت ابا حنیفة یقول ایمان ابی بکر
 الصدیق و ایمان ابلیس واحد قال ابلیس یارب فقال ابو بکر الصدیق
 یارب قال ابو اسحاق و من کان من المرحمة ثم یقل لهذا انکسر علیہ قوله
 انا ابو الفضل انا عبد اللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا ابو بکر الحفصی
 عزابی صالح الفر عن انفرازی قال قال ابو حنیفة ایمان آدم و ایمان
 ابلیس واحد قال ابلیس رب بما اغویتینی و قال رب فانظر فی الیوم بیعتی
 و قال آدم ربنا ظلمنا انفسنا نا ابو الطائیجی بن علی بن الطبری لد سکری لفظ
 جملون انا ابو یعقوب یوسف بن ابراہیم بن موسی بن ابراہیم السہمی بجرجان
 نا ابو شافع عبد بن حجلہ نا اسم بن هشام بن طبری قال سمعت القاسم

اقوال امام صاحب کے بارے میں مروی ہیں وہ اسکے سراسر خلاف میں اور وہ
 اقوال بھی بہ کثرت ہیں۔ اور اُن سے کئی ایک برائیاں امام صاحب کو ثابت ہوئی
 ہیں جو حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں بعض برائیاں تو اصول و دین میں
 ہیں اور بعض فروغ دین میں ہیں۔ تب ہم انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی ذکر کرتے
 ہیں اور جو لوگ ان کا سنا اور اُسے واقف ہونا پسند کرتے ہوں ان کی خدمت
 میں معذرت کرتے ہیں کہ امام صاحب ہی ہمارے نزدیک باوجود اپنی جلالت
 کے اور علماء کرام کی طرح ہی ہیں جہاں ہم نے اپنی اس کتاب میں ان کے
 تمام حالات اور جو کچھ ان کے بارے میں علمائے خیالات ظاہر کئے تھے نقل کر دیئے
 ہیں اب امام صاحب کی زندگی کا یہی دوسرا پہلو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بن عثمان یقول من ابو حنیفة سکران یقول قائما قال ابو حنیفة لو یلت
جالسا قال فنظرت فی وجهه وقال لا تمرا یا مر جئی قال له ابو حنیفة هذه
جرائی منك صیرت ایمانک کایمان جدیدیل آنا ابن رزق انا اسلم بن
جعفر بن سالم نا اسلم بن علی الابرارنا عبدا لعلی بن واصل نا ابی ناین
فهییل عن القاسم بن حبیب قال وضعت تعلی فی الحصى ثم قلت لابی حنیفة
ارایت رجلا صلی لهذا النعل حتی مات الا انه یعرب الله بقلبه فقال
مؤمن فقلت لا کلمتک ایدا انجری الحلال نا علی بن محمد بن محمد المشت
نا محمد بن جعفر الزکدی نا اسلم بن عبید نا طاهر بن محمد نا وکیع قال
اجتمع سفیان الثوری وشریک والحسن بن صالح وابی لیلی انبثوا
الی ابی حنیفة قال فاتاهم فقالوا له ما تقول فی رجل قتل اباه وکلمه
وشرب الخمر فی رأس امیه فقال مؤمن فقال له ابن ابی لیلی لا قبلت لك
شهادة ایدا وقال له سفیان الثوری لا کلمتک ایدا وقال له شریک کون
لی من الامر شیء لضررت عنقک وقال له الحسن بن صالح وجهی من وجهک
حرام ان انظر الی وجهک ایدا آنا ابن الفضل نا عبد الله بن جعفر نا
یعقوب بن سفیان نا سیان بن حرب نا ابی الفضل ایضا احمد بن کمال

یزید بن ہارون امام صاحب کا ذکر ہے ہوتے فرمائے گئے ابو حنیفہ ہی ایک مٹی میں جس طرح
اور وہ کہ اقوال صحیح بھی ہوتے ہیں اور غلط بھی اس طرح ان کے بھی ہیں جن بزرگوں
نے امام صاحب کی تردید کی جو ان کے نام یہ ہیں۔ ایوب سنہیاتی جریر بن حازم ہام
بن یحییٰ حاد بن سلمہ حاد بن زید ابو عوامہ عبد الوارث سید ازغری ناضی یزید بن زریع
علی بن عاصم امام مالک بن انس جعفر بن محمد عمرو بن قیس ابو عبد الرحمن مقرئ
سعد بن عبد العزیز امام اوزاعی عبد اسد بن المبارک ابو اسحاق قراری یوسف بن
اسباط محمد بن جابر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ حاد بن ابی سلیمان
ابن ابی لیلی حفص بن غیاث ابوبکر بن عباس شریک بن عبد اسد وکیع بن جراح
رتبہ بن مسلمہ فضل بن موسیٰ عیسیٰ بن یونس حجاج بن ارطاة مالک بن
مفصول قاسم بن حبیب اور ابن شیرہ رحمہم السلام اجمعین۔

القاضی نا محمد بن موسیٰ البخاری قال الفلانی عن سلیمان بن حرب قال نا محمد بن زید قال جلسنا الی ابی حنیفة فذاکر سعید بن جبیر فانخله فی الارحاء فقلت یا ابا حنیفة من حدثک قال سالم الافطس قال قلت له سالم الافطس کان مرحبا ولكن حدثنی ایوب قال راوی سعید بن جبیر جلسنا الی طلق فقال الم اوتک جلست الی طلق لا تجالسہ قال حامد وکان طلق یری الارحاء قال فقال رجل لابی حنیفة یا ابا حنیفة ما کان رأی طلق فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم قال وحیل ما کان یرى العدل واللفظ لحدیث الفلانی آنا ابو القاسم ابراهیم بن محمد بن سلیمان المؤدب با صبرهان انا ابو بکر بن المقرئ قال نا سلامة بن محمود القیسری بصقلا نا عبد الله بن محمد بن عمر قال سمعت ابا مسهر یقول کان ابو حنیفة رأی المرحمة آنا الحسن بن الحسن بن العباس الراعی انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علی الابار نا ابو یحییٰ محمد بن عبد الله بن یزید المقرئ عن اسیه قال دعا فی ابو حنیفة الی الارحاء آنا ابن رزق نا جعفر الخلدی نا محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی قال نا محمد بن عبد الله بن یزید المقرئ قال سمعت ابی یقول دعا فی ابو حنیفة الی الارحاء نا بیت آنا ابن الفضل

ایمان کے بارے میں امام صاحب کا فرمان

امام ثوری فرماتے ہیں ہم مؤمن ہیں اور اہل قبلہ کو بھی ہم مکاح کے میراث کے نماز کے اقرار کے بارے میں مؤمن جانتے ہیں ہم گنہگار ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ کے نزدیک ہمارا کیا حال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص سفیان کا یہ قول کہے ہمارے نزدیک وہ شک والا ہے ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی یقیناً مؤمن ہیں امام وکیع کہتے ہیں ہم بھی وہی کہتے ہیں جو امام سفیان نے کہا اور ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک جرات ہے۔ غیر کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے مسجد حرام میں امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ حق ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کعبہ یہی ہے چونکہ میں سے یا یہ نہیں امام صاحب

انا عبد الله بن جعفر بن يعقوب بن سفيان نا احمد بن الخليل نا عمدة قال
سمعت ابن المبارك وذكر ابو حنيفة فقال رجل هل كان فيه من اليهودي شيء
قال نعم الرعاء وقال يعقوب نا ابو حنيفة بن عمر بن سعيد بن سالم قال
سمعت حدي قال قلت لابي يوسف اكان ابو حنيفة مرجياً قال نعم قلت
اكان جهيميا قال نعم قلت فابن انت منه قال انما كان ابو حنيفة مدرسا
فما كان من قول حسن قبلناه وما كان قبيحا تركناه عليه انا ابو بكر بن
بن عمر بن بكوا المقرئ انا عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز نا هشيم بن
خلف الدوري نا محمد بن غيلان نا محمد بن سعيد عن ابيه قال كنت مع
موسى ابي المثلث منين يجران و معنا ابو يوسف فسألت عن ابي حنيفة
فقال وما يصنع به وقد مات جهيميا انا محمد بن اسماعيل بن عبد الجليل نا
محمد بن محمد بن عبد الله الطوسي النيسابوري نا ابو حامد بن بلال نا ابن سحنون نا
بن مازنا نا علي بن عثمان قال سمعت زبورا يقول سمعت ابا حنيفة يقول
قد مت علينا امرأة جهم بن صفوان فاديت نساء نا اخبرنا الحسن
بن الحسين بن العباس بن بدو ما لنا قال انا احمد بن جعفر بن سالم الخطي
نا احمد بن علي الابرار نا منصور بن ابى مزاحم حدثنا ابو الاخير العناني

جواب دیا کہ وہ سچا پکا مؤمن ہو۔ اُس نے کہا اچھا اُس شخص کے بارے میں کیا
کہتے ہیں جو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ صریح ہیں لیکن میں نہیں
جانتا کہ آیا وہی میں جنگی قبر میں ہیں یا نہیں آپ نے کہا وہ بھی سچا پکا مؤمن ہو امام
حمیدی کہتے ہیں جو یہ بات کہے وہ کافر ہے سفيان اس بات کو حمزہ بن حارث سے
بیان کرتے تھے۔ محمد نا غندی کہتے ہیں میں عبد اللہ بن زبیر کے پاس تھا اُن کے
پاس امام احمد بن حنبل کا خط آیا کہ ابو حنيفة کے بیان کرو وہ مسائل مجھے کہہ بھیجو
اُنہوں نے اُس کے جواب میں کہا مجھے حارث بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنيفة
سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بیت اللہ ہے
اور یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے کیا وہ مؤمن ہے
تو کہا ہاں اور کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال رأيت ابا حنيفة او حدثنا الثقة انه رأى ابا حنيفة اخذ برام بيبر
 مولاة للجرهم قد مت من خراسان يقول جعلها بظهور الكوفة ممشي قد حكى
 عن بشر بن الوليد عن ابي يوسف ان ابا حنيفة كان يدمجها ويغيب
 قوله . انا الخلال انا الحري ان علي بن محمد النخعي حدثهم قال نا محمد بن
 الحسن بن مكرم نا بشر بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول قال ابو حنيفة
 صنفان من شر لنا من خراسان الجهمية والمشيئة وربما قال
 والمقابلية وقال النخعي اخبرنا محمد بن علي بن عفاف اخبرنا يحيى بن
 عبد الحميد نا الحما في عن ابيه قال سمعت ابا حنيفة يقول مزهد بن صفوان
 كافر . فليس عندنا شك في ان ابا حنيفة يخالق المعتزلة في اوعيد
 لانه موجئ وفي خلق الافعال لانه كان يثبت القدر نا ابن رزق نا ابن
 سالم نا احمد بن علي الزيات نا ابن يحيى بن المقري سمعت ابي يقول رأيت
 رجلا سأل ابا حنيفة احدا كان من رجال الشام فقال رجل لزم غريبا
 نه فخالف بالطلاق انه يعطيه حقه عند الان يحول بيته وبيته قضاء
 الله عز وجل فلما كان من بعد جلس على الزنا وشرب الخمر قال لم يحدث
 ولم تطلق امرأته منه نا القاضي ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن محمد
 فوت هو كمن اور نہیں جانتا کہ وہ میں دفن کئے گئے یا اور کہیں کیا وہ بھی
 مؤمن ہے کہا ہاں حارث کہتے ہیں اور میں نے سنا وہ یہ ہی کہتے تھے کہ
 اگر دو گواہوں کا قاضی کے سامنے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی
 اور سب لوگوں کو علم ہے کہ یہ گواہ محض جھوٹے ہیں قاضی نے میاں بیوی میں جدائی
 کرا دی پھر ان گواہوں میں سے ایک اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا وہ
 نکاح کر سکتا ہے آپ نے فتویٰ دیا کہ ہاں کر سکتا ہے کہا اچھا اس کے بعد فتویٰ
 کو یہاں علم ہوا تو کیا وہ ان دونوں میں جدائی کر سکتا ہے جواب دیا ہر گز نہیں
 امام صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں
 نہیں جانتا کہ یہ وہی کعبہ ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے ارد گرد طواف
 کرتے ہیں یا وہ خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے آپ نے فتویٰ دیا

اسمنا فی من حفظہ نا ابو محمد الحسن بن ابی عبد اللہ اسمنا فی نا الحسن بن
 رحمتہ العی نا محمد بن شجاع التلعی نا محمد بن جعفر بن یوسف قال سمعت
 ابا حنیفۃ یقول اذا کلمت! لقد رى وانا هو حرقان اما ان یسکت واما
 ان یکفر یقال له هل علم الله فی سابق علم ان تكون هذه الاشیا كما هی فان
 قال لا فقد کفر ان قال نعم یقال له اذا اراد ان تكون كما علم اذا اراد ان تكون بخلاف
 ما علم فان قال اراد ان تكون كما علم فقد اقرانه اذا من المؤمن الایمان ومن
 الکافر الکفر ان قال اراد ان تكون بخلاف ما علم فقد جعل ربه متمنيا متمسک
 لان من اراد ان یکون ما علم انه لا یکون او لا یکون ما علم انه یکون فانه متمسک
 ومن جعل ربه متمنيا متمسک فهو کافر آتالی بن علی البصر نا محمد بن یحیی بن یعقوب
 الکامانی نا ابو محمد عبد اللہ بن الحارث نا داود نا ابی العوام نا ابی عن یحیی
 بن نصر قال کان ابو حنیفۃ یفضل ابا بکر وعمر یحب علیا وعثمان وکان
 یؤمن بالانذار لا یتکلم فی القدر وکان یمسح علی الخفین وکان علم الناس فی
 زمانه والفقاهم

واما القول بخلق القرآن

فقد قيل ان ابا حنیفۃ لم یکتب ینذهب الیه والمشهور عنه انه کان یقول له
 کہ وہ مؤمن ہے عباد بن کثیر امام صاحبک پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں
 کہ عہد برحق ہے اور وہ بیت اللہ ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ کعبہ ہی ہے جو مکہ میں ہے
 یا وہ جو خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے کہنے لگے ہاں وہ مؤمن ہے
 میں نے کہا اچھا اس شخص کو آپ کیا کہتے ہیں جو کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ ہیں لیکن میں جانتا
 کہ یہ وہی رسول اللہ ہیں جو مدینہ میں قریش قبیلہ سے تھے یا محمد نام کا کوئی اور شخص رسول اللہ ہے کیا
 ایسا عقیدہ رکھتے والا مؤمن ہے کہا ہاں وہ مؤمن ہے۔ سفیان کہتے ہیں میں
 کہتا ہوں جو اس میں شک کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ آپ کا قول ہے اگر
 کوئی شخص اس جوتی کی عبادت کرے اور اس سے اللہ کی نزدیکی چاہے میرے نزدیک
 اس میں کوئی عرج نہیں ہے عہد کہتے ہیں یہ صریح کفر ہے۔ شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ نے
 قرآن پاک کی دواہیوں کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیُحِبُّمُوا الصَّلٰوةَ

واستتیب منه فانما من روى عنه فقا ناصح بن احمد بن ذرق نا علی
 بن احمد بن محمد القر وی نا ابو عبد الله بن محمد بن شیبان الرازی العطار بار سمعت
 احمد بن الحسن البرمقی قال سمعت الحكم بن بشیر یقول سمعت سفیان بن سعید
 الثؤدی و النعمان بن ثابت یقولان القرآن کلام الله غیر مخلوق نا القاضی
 ابو جعفر السمنانی نا الحسن بن ابی عبد الله السمنانی نا الحسن بن رحمة ابو یحیی
 نا محمد بن شجاع الشلی نا محمد بن سماعه عن ابی یوسف قال نا طربق ابی حنیفة
 ستة اشهر حتى قال من قال القرآن مخلوق فهو کافر انا الخلال
 ابی الحسید یای ان النخعی حدثهم احمد بن المصائب نا بشر بن الولید
 عن ابی یوسف عن ابی حنیفة قال من قال القرآن مخلوق فهو مبتدع فلا
 یقولن احد بقوله ولا یصلین احدا خلفه وقال النخعی نا نجیح بن ابراهیم
 حدثنی ابی کرامة و راق بن ابی بکر بن ابی شیبة قال قدم ابی عمارک علی
 ابی حنیفة فقال له ابو حنیفة ما هذا الذي رب فیک قال له رجل یقال له
 جهنم قال وما یقول قال یقول القرآن مخلوق فقال ابو حنیفة کبرت کلمة
 تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبنا وقال النخعی نا ابو بکر المروزی
 قال سمعت ابی عبد الله احمد بن حنبل یقول لم یصح عندنا ان ابی حنیفة یقول

وَيُؤْتِي الزُّكِّيَّ هَذَا الرُّبِّيَّ الْمَقِيَّةَ یعنی دین مضبوط یہ جو نمازوں کو قائم کرے
 اور زکریا کو اکرے۔ اسے تعالیٰ فرماتا ہے لَیْزِدْهُ اِيْمًا نَافِعًا اِيْمًا نَفَعًا یعنی تاکہ
 لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایمان
 گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اور کہتے ہیں نماز اس کے دین میں نہیں۔ امام عساح فرمایا
 کرتے تھے ابو بکر صدیق کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہی۔ ابلیس بھی کہتا تھا یا رب
 اور ابو بکر صدیق بھی کہتے تھے یا رب ابو اسحاق کہتے ہیں ہر مرتبہ شخص کا یہی
 خیال ہو ورنہ انکا مذہب نہیں بنتا۔ آپ فرماتے ہیں آدم کا ابلیس کا ایمان ایک
 ہے ابلیس کہتا ہے رَبِّ بِمَا اَخُو یُنِّی اور کہتا ہے رَبِّ فَانْظُرْ فِیْ اِلٰی
 یَوْمِ یُعِیْشُونَ اور آدم کہتے ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اِکْبَارًا ایک مرتبہ امام
 صاحب نے دیکھا کہ ایک شرابی کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہو فرمانے لگے

القرآن مخلوق وقال الخنفي ناسخ بن شاذان الجعفي قال سمعت ابا سليمان
الجعفي جافى ومعالى بن منصور الرازي يقولان ما تكلم ابو حنيفة ولا ابو يوسف
ولا ذفر ولا محمد ولا احد من اصحابنا في القرآن وانما تكلم في القرآن بشر
المسيحي ابن ابي داود فهو لاء شاذان صاحب ابي حنيفة -

ذكر الروايات عن حكي عن ابي حنيفة القول بخلق القرآن

نا البزقاني حدثني محمد بن العباس الخزازنا جعفر بن محمد الصندلي ناسحاق
بن ابراهيم بن عم بن منيع ناسحاق بن عبد الرحمن نالحسن بن ابي مالك
عن ابي يوسف قال اول من قال القرآن مخلوق ابو حنيفة كتب الى
عبد الرحمن بن عثمان الدمشقي وناه عبد العزيز بن ابي طاهر عنه قال
نا ابو الميمون البجلي نا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمر واخبرني محمد بن
الوليد سمعت ابا مسهر يقول قال سلمة بن عثمان القاضى على المنبر لا دم
الله ابا حنيفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق نا الضبيقي نا جعفر
بن محمد بن علي الطاهري نا ابو القاسم المغوي نا زياد بن ايوب حدثني
حسن بن ابي مالك وكان من خيارهم نا الله قال قلت لابي يوسف القاضى
ما كان ابو حنيفة يقول في القرآن قال فقال كان يقول القرآن مخلوق

کاشکے تو بیٹھ کے پیشاب کرتا اُس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا اے حنیفہ ہی میرے پاس نہ گذرتا
آپ فرمانے لگے چونکہ میں نے تیرا ایمان جو تیرے ايمان کے برابر کر دیا ہو اسلئے میرا بدلہ بھی
قاسم بن حبيب کہتے ہیں میں نے اپنی جوتیاں کنکریوں میں رکھیں اور امام صاحب کہا
کو ایک شخص مرنے دم تک ان جوتیوں کی ناز پر مبتلا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانتا رہا
کیا وہ بھی ایمان دار ہو؟ اپنے جواب دیا ہاں وہ بھی مومن ہے۔ میں نے کتاب میں آپ سے
ہرگز ہرگز کبھی بھی بات چیت نہیں کروں گا۔ حضرت سفیان ثوری حضرت شریک حضرت
حسن بن صالح حضرت ابن ابی لیلیٰ اجمع ہوتے ہیں اور امام صاحب کو بھی بلاتے ہیں
وہ تشریف لائے تو اُسے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس نے
اپنے باپ کو قتل کر دیا اپنی ماں سے نکاح کر لیا اپنے باپ کے سر کے کاسہ میں شراب
پی آپ نے فرمایا وہ مومن ہے یہ سنتے ہی امام ابن ابی لیلیٰ فرمانے لگے میں تیری

قال فقلت فانت يا ابا يوسف فقال لا قال ابو القاسم فخذت بهذا الحديث
القاضي الرقي فقال لي وابي حسن كان وابي حسن كان يعني الحسن بن ابي
مالك قال ابو القاسم فقلت لله رب هذا قول ابي حنيفة قال تعلم المشغوم
قال وجعل يقول اجاب بخلق اخبرني حسن بن محمد الخلال قال ابنا احمد
بن ابراهيم بن الحسن ناعم بن الحسن للقاضي قال نا اسماعيل بن اسحاق نا
نصر بن علي نا الاصحى نا سعيد بن سالم الباهلي قال قلنا لابي يوسف
لا تجد ثنا عن ابي حنيفة قال ما تصنعون به مات يوم مات يقول القراء
مخلوق. اخبرني الخلال نا احمد بن ابراهيم ناعم بن الحسن نا القاضي نا
اسماعيل بن اسحاق القاضي نا عباس بن سعيد العظيم نا احمد بن مؤنس
قال نا ابو حنيفة في مجلس عيسى بن موسى فقال القراء مخلوق قال
فقال اخرج فان تاب والا فاضربوا عنقه نا ابن رزق نا احمد بن اسحاق
بن وهب البندار نا محمد بن العباس يعني المؤدب نا ابو محمد شيخ له اخبرني
احمد بن مؤنس قال اجتمع اهل ليلى واو حنيفة عند عيسى بن موسى
العباسي والى الكوفة قال فتكلمنا عنده قال فقال ابو حنيفة القراء
مخلوق قال فقال عيسى لاهل ليلى اخرج فاستتبته فان تاب الا فاضرب

شہادت کبھی بھی قبول نہ کروں گا امام سفیان فرماتے گئے میں تجھ سے کبھی نہ دوں گا حضرت
امام شریک نے کہا اگر میرا بس چلتا تو میری گردن مارتا امام حسن بن علی نے فرمایا میں تیری
شکل بھی کبھی نہ دیکھوں گا۔ حاد بن زید کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا اپنے سجدین
جیر کا ذکر کیا اور انہیں مرجع کہا میں نے کہا حضرت آپ سے یہ کس نے کہا کہا سالم افطس
میں نے کہا سالم افطس خود مرجع تھا سنے مجھ سے ایوب نے کہا کہ مجھے سعید بن
جیر نے طلق کے پاس بیٹھا دیکھا تو مجھے منع فرما دیا۔ اس پر کہ طلق مرجع کا خیال
رکتے تھے تو ایک شخص نے کہا امام صاحب طلق کی بابت آپ کی کیا رائے ہے آپ نے جواب
نہ دیا اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر کہا وہ عدل دیکھتا تھا۔ ابو مسہر کہتے
ہیں ابو حنیفہ مرجع کے سردار تھے۔ یزید مرقی کہتے ہیں مجھے بھی انہوں نے مرجع
بغنے کو کہا تھا۔ اور انکی اس دعوت کو میں نے رو کر دیا۔ ابن المبارک سے کسی نے

عنقہ تا ابن الفضل نا د علی بن محمد نا احمد بن علی الابرارنا سفیان بن وکیع
 قال جاء عمر بن حماد بن ابی حنیفۃ فجلسنا لہنا فقال سمعت ابی حماد یقول
 یث ابن ابی لیلی الی ابی حنیفۃ فمسأله عن القرآن فقال مخلوق فقال
 تنوب والا اقدمت علیک قال ذنا یبعہ فقال القرآن کلام اللہ قال
 قد اذنی الخلق بخبرہم انه قد تاب من قوله القرآن مخلوق فقال ابی ثقلت
 لابی حنیفۃ کیف صرت الی هذا فقال یا بنی خفت ان یقدم علی فاعطیت
 المتقیۃ نا ابراہیم بن عمر الرمکی نا محمد بن عبد اللہ بن خلف الدقاق نا
 عمر بن محمد بن عیسیٰ الجہری نا ابو یوسف الرازمی قال حدثنی ہرون بن
 اسحاق قال سمعت اسماعیل بن ابی الحکم ینکر عن عمر بن عبید اللہ نا
 عزابیہ نا حماد بن سلیمان بعث الی ابی حنیفۃ انی برئ مما تقول الا ان
 تنوب وکان عندہ ابن ابی عیینۃ فقال اخبرنی جادلی ان ابی حنیفۃ
 دعاہ الی ما استنبی من بعد ما استنبی آنا الخلال انا الحریری
 ان النخعی حدثہم قال عبد اللہ بن محمد نا محمد بن المسقر بن مالک
 بن صفور سمعت اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ یقول قال ابو حنیفۃ
 ان ابن ابی لیلی یستحل حقہ ما لا یستحل من بہیۃ نا محمد بن عبید اللہ

کسی نے پوچھا کہ ابو حنیفہ میں بھی کچھ بدعت تھی کہا یاں مرجیہ ہیں۔ امام ابو یوسف نے
 پوچھا جاتا ہو کہ کیا امام ابو حنیفہ مرجیہ تھے کہا یاں سوال ہوا کیا وہ ہمیشہ تھے کہا
 یاں کہا پھر تم اپنی نیت کہو کہ امام صاحب ایک مدرس تھے انکی اچھی باتیں ہم لیتے تھے
 اور خلاف شرع باتیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ سعید کہتے ہیں میرا میرا المؤمنین موسیٰ سے
 پاس جرجان میں تھا ہمارے ساتھ امام صاحب کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف بھی
 تھے میں نے اُسے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے تم انہیں کیا
 کرو گے وہ تو ہمیشہ ہو کر مرے۔ امام صاحب کا قول ہو کہ جب جہم بن صفوان کی
 عورت ہمارے ہاں آئی تو ہم نے اسے اپنی عورتوں سے ملاقات کرائی۔ جہم کی ٹوٹی
 جب خراساں سے آئی تو کوئی نے اس کے اونٹ کی نکیل پئے ہوئے امام ابو حنیفہ
 چلتے تھے ابو یوسف سے یہ بھی مروی ہے کہ امام صاحب جہم کی مذمت کیا کرتے تھے

الحياقي نافع بن عبد الله بن ابراهيم الشافعي حدثني عمر بن الهيثم البراء
 ناعداً لله بن سعيد بقصر ابن هديره حدثني ابي ان اياه اخبر ان ابن
 ابي ليلى كان يمثّل بهذه الابيات في شتات المرجيين رأيتهم
 عمر بن ذروا بن قليس ناصريه وعتيبة الله باب الرضوى به يروا يا حذيفة
 شيخ سوء كافر في ابيات ذكرها وانا عبد بن عبد الله الحياقي والحسين
 بن ابي بكر وعمر بن عمر القرشي قالوا انا نافع بن عبد الله الشافعي نافع بن
 موشن نضر ابن موشن نضر ابن اصر وقال حدثني سليمان المقرئ سقياً
 الثوري قال قال لي حماد بن ابي سليمان ابلغني ابا حذيفة المشرک
 اني برئ منه حتى يرجع عن قوله في القرآن انا الحسن بن شجاع نافع
 بن جعفر نافع بن علي الزيات نافع بن ابي نافع بن ابي نافع بن ابي
 بن جعفر قال سمعت سليمان بن عيسى المقرئ قال سمعت فيان بن سعيد
 الثوري يقول سمعت حماد بن ابي سليمان يقول ابلغوا ابا حذيفة المشرک
 اني بريئ من دينه برئ الى ان يتوب قال سليمان كان يزعم القرآن
 مخلوق اخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم قال انا عبد الرحمن بن عبد
 الحلال نافع بن احمد بن يعقوب حدثني حدي قال حدثني علي بن

یاسر حدثنی عبد الرحمن بن الحکم بن بشر بن سلیمان عن ابيه او غیره
 واکبر طفی ان عن غیر ابيه قال كنت عند حماد بن ابی سلیمان اذا قیل ابو حنیفة فلما راه حماد
 قال ارحم جیالا ولا اهلا ان سلم فلا تردوا علیه ان حیسر فلا تسمعوا له قال فجاء ابو حنیفة فجلس فکلم
 حماد بشئ فرده علیه ابو حنیفة فاخذ حماد کفاه من حصی فرمى به آنا ابن رزق انا احمل بن جعفر
 بن سالم نا احمد بن علی الزباد نا احمد بن ابراهیم قال قیل لشریك استتیب ابو حنیفة قال
 قد علم ذالك العواقب فی حدیثنا ابن الفضل انا ابن درستویه نا یعقوب بن
 سفیان حدثنی الولید قال حدثنی ابو مسهر حدثنی محمد بن فلیح المدائنی عن اخیه
 سلیمان وكان علامة بالناس ان الذی استتاب ابا حنیفة خالدا لقسری
 قال فلما رأى ذالك اخذ فی الرأی لیعی به وروی ان عمر بن
 یوسف استتابه وقیل انه لما تاب رجع واظهر القول بخلق القرآن فاستتیب
 دفعة ثانیة فیحتمل ان یکون یوسف استتابه مرة وخالدا استتابه مرة والله
 اعلم آنا علی بن طلحة المقرئ والحسن بن علی الهی هری قال انا عبد العزيز
 بن جعفر الخرق نا علی بن اسحاق بن ذاطیان ابو معمر القطعی نا حماد الاعور
 عن قیس بن الربیع قال رأیت یوسف بن عمر امیر الکوفة اقام ابا حنیفة
 علی المصطبة یستتیه من الکفر آنا الحسن بن محمد اخو الخلال انا جابر بن

گفتگو کرو تو ایک بات ایسی میں بتاتا ہوں کہ کیا تو وہ خاموش ہو جائے اور ہر جائے یا کافر
 ہو جائے اس سے پوچھا جاتے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ یہ چیز
 ایسی ہوگی یا نہ جانتا تھا؟ اگر وہ انکار کرے تو صریح کفر ہے اور اگر اقرار کرے تو پوچھا
 جائے کہ کیا وہ اپنے علم کے مطابق ہونا چاہتا تھا یا خلاف علم۔ اگر علم کے مطابق وہ کہے تو
 ثابت ہو گیا کہ مومن سے اس کا ارادہ ایمان کا تھا اور کافر سے کفر کا اور اگر کہے کہ اس کا ارادہ
 اپنے علم کے خلاف ہونے کا تھا تو اس نے اپنے رب کو تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس
 کرنے والا ٹھہرایا اس لیے کہ شخص جانتا ہو کہ یہ ہوگا اور پھر اس کو ہونا چاہے یا جانتا ہو کہ
 یہ ہوگا اور اس کا نہ ہونا چاہے تو وہ تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس کرنے والا ہوا
 اور جو شخص اپنے رب کو تمنا نہیں اور حسرت و افسوس کرنے والا جانے وہ کافر ہے۔ امام
 ابو حنیفہ حضرت ابو بکر رضی اور حضرت عمر رضی کو فضیلت دیتے تھے اور حضرت علی رضی

بن محمد العدل یھد ان ناصح بن حمید بن النخاس ناصح بن غیلان زائجی بن انا
 قال سمعت شریکا یقول استتیب ابو حنیفة مرتین آنا ابن الفضل آنا ابن حنیفہ
 نایعقوب حدثنی الولید بن عکبہ الدمشقی وكان من تبعه نفسه نا ابو
 مسهر نا یحیی بن حمزہ وسعید بن سعید العزیز جالس قال حدثنی شریک
 بن عبد اللہ قاضی المکوفۃ ان ابا حنیفة استتیب من الزنادقة مرتین
 نا علی بن محمد بن عبد اللہ العدل انا محمد بن احمد بن الحسن بن الصواف انا
 عبد اللہ بن احمد بن حنبل اجازۃ حدثنی ابو معمر ذاکیل لشریک مم
 استتیبتم ابا حنیفة قال من الکفر آنا ابو ذرق انا احمد بن عبد اللہ
 الوراق نا ابو الحسن علی بن اسحاق بن عیسیٰ بن زاطبیا المحرمی قال سمعت
 ابراہیم بن سعید الجھری یقول سمعت معاذ بن معاذ نا ابن الفضل
 انا عثمان بن احمد الدقاق نا سهل بن ابی سهل الواسطی نا ابو حفص عمر بن
 علی قال سمعت معاذ بن معاذ یقول سمعت سفیان الثوری یقول استتیب
 ابو حنیفة من الکفر مرتین آنا ابن ذرق انا ابن سالم نا احمد بن علی الزیاد
 نا محمد بن یحیی نا نعیم بن حماد نا یحیی بن سعید ومعاذ بن معاذ قالوا نا ابو الفضل
 انا ابن درستی نا یعقوب نا نعیم قال سمعت معاذ بن معاذ و یحیی بن سعید

اور حضرت عثمان سے محبت رکھتے تھے تقدیر پر ایمان رکھتے تھے تقدیر کے مسائل میں
 کلام نہ کرتے تھے جرابوں پر مسح پڑھتے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے عالم اور بہت
 بڑے پیغمبر گمانے۔

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام صاحب کا قول

یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام صاحب خلق قرآن کے قائل نہ تھے اور مشہور یہ قول ہے کہ
 وہ اسکے بھی قائل تھے لیکن تو یہ کراہے گئے تھے وہ روایتیں ملاحظہ ہو جس میں
 امام صاحب خلق قرآن کی نفی وارد ہے حکم بن بشیر کہتے ہیں حضرت سفیان ثوری
 اور حضرت عثمان بن ثابت کا قول ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے غیر مخلوق ہے۔ ابو یوسف
 فرماتے ہیں میں نے امام صاحب سے چہہ پیچنے تک مناظرہ کیا یہاں تک کہ وہ اس بات
 کے قائل ہو گئے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق

یقولون سمعنا سفیان یقول استتیب ابو حنیفة من الکفر مرتین وقال یعقوب مرارا انا ابو نعیم الحافظ ناصح بن احمد بن الحسن نابشر بن موسی ناعبد الله بن الزبیر الحمیدی قال سمعت مؤملا یقول استتیب ابو حنیفة من الدھر مرتین انا ابو سعید الحسن بن محمد بن عبد الله بن حسن بن الکاتب یاصبر فان انا ابو محمد عبد الله بن محمد بن عیسی بن یزید الخشاب ناصح بن محمد بن عبد الله بن معمر مؤمل بن اسماعیل قال سمعت سفیان الثوری یقول ان ابا حنیفة استتیب من الزندقة مرتین قال احمد بن محمد بن احمد بن ابراهیم حدثنی سلیمان بن عبد الله ناجر بن عن ثعلبة قال سمعت سفیان الثوری وذكرا ابا حنیفة فقال لقد استتابه اصحابه من الکفر مرارا انا ابن مروق انا عثمان بن احمد الدقاق ناصح بن اسحاق نا الحمیدی قال سمعت سفیان وهو ابن عیینة یقول استتیب ابو حنیفة من الدھر ثلاث مرات انا ابن رزق انا ابن سلمة قال نا الیاد ناصح بن یحیی النیسبوری ناصح بن حماد قال قال یحیی بن حمزة وسعید بن عبد العزيز استتیب ابو حنیفة من الزندقة مرتین انا الحسن بن ابی بکر ناصح بن عبد الله بن اسحاق البغوی نا الحسن بن علیل نا احمد بن الحسین صاحب الفقهی قال سمعت یزید بن زریع قال

کہنے والا بھٹی ہے اس کا قول کوئی نہ کہے اور اُس کے پیچھے کوئی ناز نہ پڑے۔ فرماتے ہیں قرآن کو مخلوق کہنے والا بھٹی ہے اُسکی بات نہ مانی جائے اور اُسکی اقتدا میں ناز نہ پڑھی جائے۔ ابن مبارک گلب امام صاحب کے پاس آتے ہیں تو آپ پوچھتے ہیں تم میں یہ بیاری کیا پھیل پڑی ہے؟ جہم کیا کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے آپ نے فرمایا بڑی بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یقیناً وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ابو سلیمان جو دجانی مصلیٰ بن مسعود رازی کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام زفر امام محمد اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا یہ تو بشر قرسی اور ابن ابی داؤد کا قول ہے اور ان لوگوں نے اصحاب ابو حنیفہ کو بدنام کیا ہے۔ اُن لوگوں کا بیان جو کہتے ہیں کہ امام صاحب قرآن کو مخلوق کہتے ہیں امام ابو یوسف شاکر و رشید امام ابو حنیفہ کے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے قرآن کو

استثیب ابو حنیفہ مرتین آنا بن رزق والبرقانی قالانا احمد بن حنبل
 بلہیم الانباری نا حنبل بن محمد بن شاگرد انا الحسن بن شعیب الصوفی نا احمد
 بن عبد اللہ الشافعی نا حنبل بن محمد نا یحییٰ بن اسماعیل نا سمعت عبد اللہ بن ادیس یقول
 استثیب ابو حنیفہ مرتین قال سمعت ابن ادیس یقول کذب من زعم ان الیمان لا یزید
 ولا ینقص انا القاضی ابو بکر الخلیج نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا احمد بن محمد بن حنبل
 سلیمان یقول سمعت اسد بن قیس نا استثیب ابو حنیفہ مرتین نا احمد بن عبد اللہ
 بن بابان الغبیری نا احمد بن سلیمان النجاری نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قلت
 لابی کان ابو حنیفہ استثیب قال نعم نا محمد بن علی بن محمد الوداعی لفظاً
 قال فی کتابی عن ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن صالح الافہری الملقب بالمالکی قال سمعت
 ابابکر بن ابی داود السجستانی یوماً وہو یقول لأصحابہ ما تقولون فی
 مسئلۃ اُفتق علیہا مالک واصحابہ والشافعی واصحابہ والاذنابی واصحابہ
 والحسن بن صلیم واصحابہ وسقیان الثوری واصحابہ واحمد بن حنبل و
 اصحابہ فقالوا یا ابا بکر ما تكون مسئلۃ اصحابہ من هذه فقال
 هؤلاء کلہم اتفقوا علی تضلیل ابی حنیفہ۔

ذکر ما حکى عن ابی حنیفہ من رأیہ فی الخروج علی السلطان

مخوف کہا وہ ابو حنیفہ ہیں سہ بن عمرو قاضی نے میرے اپنے بیان میں کہا اللہ تعالیٰ
 ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے وہی شخص نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا۔ ابو یوسف قاضی نے حسن بن ابی
 مالک پر چتے ہیں کہ قرآن کو امام ابو حنیفہ مخلوق کہتے تھے یا نہیں؟ کہا ہاں مخلوق کہتے تھے
 پوچھا جاتا ہے پھر آپ کیا کہتے ہیں کہا میں نہیں کہتا ابوالقاسم کہتے ہیں جب میں نے اس
 اس واقعہ کا ذکر قاضی برقی سے کیا تو وہ کہنے لگے ابوالحسن بھی اسی کے قائل تھے ابوالحسن
 بھی یہی کہتے تھے یحییٰ بن حسن بن ابی الک میں نے پھر کہا کیا ابو حنیفہ کا قول یہی ہے کہا ہاں
 وہ بھی اس ناسبارک قول کے قائل ہیں۔ ایک مرتبہ لوگ امام ابو یوسف سے کہتے
 ہیں کہ آپ امام ابو حنیفہ کی روایتیں ہیں کیوں نہیں سناتے کیا تم ان کی روایتیں
 کو کیا کرو گے وہ تو انتہا کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے
 ایک مرتبہ امام صاحب عیسیٰ بن موسیٰ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہنے لگے قرآن مخلوق

انا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستویہ نا یعقوب بن سقیان
 حدثنی صفوان بن صالح نا عبد بن عبد الواحد نا قال سمعت الاوزاعی
 یقول انا فی شعب بن صالح و ابن ابی مالک و ابن علاق و ابن نا عجم ثقالوا
 قد اخذنا عزا بنی حنیفة الشیاء فانظر فیہ فلم یدرج فی و ہم حتی اریہم
 فیما جاؤنی عنہ انه قد اهل لهم الخروج علی الائمة انا طحیہ بن علی الصقر
 الکتانی انا محمد بن عبد الله الشافعی قال حدثنی یوسف الاصبہانی نا الاثرم
 وانا ابراہیم بن عبد البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا عبد بن
 محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال سمعت ابا عبد الله یقول قال ابن المبارک
 ذکرت ابا حنیفة یوما عند الاوزاعی فاعرض عنی فقال بلہ فقال تجئ الی
 رجل یرى السیف فی امۃ محمد صلی الله علیہ وسلم فتدکرہ عند نا آخر فی
 محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی انا ابو علی الحافظ نا عبد الله
 بن عجمی حمروزی قال سمعت محمد بن عبد الله بن فہر اذ یقول سمعت ابا الوزی
 انه حضر عبد الله بن المبارک فروی عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 حدیثا فقال له رجل ما قرأ ابی حنیفة فی هذا فقال عبد الله احد ثلث
 عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم و تجئ بجل کانی یرى السیف فی امۃ محمد

عیسیٰ نے فرمایا اسے نکال دو اور اگر توبہ نہ کرے تو اسکی گردن مارو۔ و ابی کو نہ عیسیٰ
 بن موسیٰ عباسی کے دربار میں ابن ابی لیلیٰ کی اور امام صاحب کی ملاقات ہوتی ہو وہاں
 کچھ بات چیت ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں قرآن مخلوق ہو امیر کو نہ حضرت عیسیٰ
 بہت غصہ ہو کر فرماتے ہیں اسے باہر نکالو اس سے توبہ کرو اگر توبہ نہ کرے تو اسکی
 گردن مارو۔ ابن ابی لیلیٰ نے ایک مرتبہ امام صاحب کے پاس آدنی بھیجا کہ آپ قرآن
 کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا وہ مخلوق ہے کہا توبہ کرو ورنہ میں تنہا ہی گردن
 ماروں گا۔ دوبارہ پھر بھیجا تو کہنے لگے قرآن کلام الہی ہے اس پر مشہور ہو گیا کہ
 آپ نے توبہ کر لی حماد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ کہا مجھے
 اپنی جان کا خوف تھا تو میں نے توبہ کر لیا۔ حماد بن سلیمان نے ابو حنیفہ سے
 کہا میں آپ کے قول سے بری الذمہ ہوں ہاں اگر آپ توبہ کر لیں تو اور بات ہو انکے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ابن دوما البغالی انا احمد بن جعفر بن
 سالم نا محمد بن علی الابرار الحسن بن علی الحلوانی نا احمد بن محمد نا عبد العزیز
 بن ابی رزمة عن ابن المیادک قال کنت عند الوداعی فذکرت ابا حنیفة
 فلما کان عند الوداع قلت او صنی قال قد اردت ولولم تسألنی سمعتک
 تطری یرى السیف فی الامة قال فقلت لا اخبرتنی فقال الابرار نا منصور
 بن ابی مزاحم حدثنی یزید بن یوسف قال قال لی ابو اسحاق الغزالی
 جاء فی نعی اخي من العراق وخرج مع ابراهیم بن عبد اللہ الطالبي فقد
 الکوفة فاخبرونی انه قتل وانه قد استشار سفیان الثوری و ابا حنیفة
 فانیت سفیان انیأت بصحبتی باخی و اخبرتہ انه استفتاک قال
 نعم قد جاء فی فاستفتانی فقلت ماذا افیتہ قال لا امرک بالخروج و
 ولا انهاک قال فانیت ابا حنیفة فقلت له بلغنی ان اخي اتاک فاستفتاک
 قال قد اتانی واستفتانی قال فقلت فما افیتہ قال افیتہ بالخروج
 قال فاقبلت علیه فقلت لا جزاک الله خبراک قال هذا رأی قال فحدثتہ
 بحديث عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی الرد لهذا فقال هذا خرافة
 یعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم آتاکت الفضل بن درستیہ نا یعقوب

پاس ابن عیینہ بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ میرے پر دوسی نے مجھے خبر دی کہ ابو حنیفہ نے
 توبہ کر نیچے بعد بھی خلق قرآن کی طرف مجھے بلایا۔ امام صاحب فرماتے ہیں میں ایک
 چرپائے کے ساتھ بھی جو سلوک جائز نہیں جانتا وہ سلوک میرے ساتھ ابن ابی بلی
 جائز جانتے ہیں۔ ابن ابی بلی چند اشعار پڑھا کرتے تھے جبکہ مطلب تھا کہ میں مرجعہ گو
 اور ان کے مذہب کو برا جانتا ہوں جیسے عمرو بن زور اور ابن قیس فاجر اور عتبہ باب
 سے بھی میں غوش نہیں ہوں اور ابو حنیفہ ہی بے اور۔۔۔۔۔ تھے۔ حماد بن ابی سلیمان سفیان
 ثوری سے کہا ابو حنیفہ۔۔۔۔۔ سے کہہ دو کہ میں اس سے بیزار ہوں جب تک کہ مجھے قرآن کو
 مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرے یہی روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے حماد بن ابی سلیمان
 کے پاس امام صاحب آتے ہیں انہیں دیکھتے ہی حضرت حماد کہتے ہیں نہ انہیں مرجعہ کہا جائے
 نہ اھلا کہا جائے ان کے سلام کا جواب نہ دیا جائے ان کے لیے مجلس میں جگہ نہ دیا جائے

قال حدثني صفوان بن صالح الدمشقي حدثني عمر بن عبد الواحد السلمي قال
سمعت ابراهيم بن محمد الفزاري يحدث الاوزاعي قال قتل اخي مع ابراهيم
الفاطمي بالبصرة فركبت لانظري تركته فلقيت ابا حنيفة فقال لي من اين
اقبلت واين اردت فاخبرته اني اقبلت من المصيصة واردت اخا لي قتل
مع ابراهيم فقال لوانك قتلت مع اخيك كان خيرا لك من المكان الذي
جئت منه قلت فما منعك انت من ذلك قال لولا و انعم كانت عندي
واشياء للناس ما استتيت في ذلك انا الحسن بن ابي بكر ابراهيم بن
محمد بن يحيى المزكي النيسابوري نا محمد بن المسيب سمعت عبد الله بن
حبيب سمعت الهيثم بن جميل يقول سمعت ابا عوانة يقول كان ابو حنيفة
مرحيا يرى السيف فليل له فحما د بن ابي سليمان قال كان استاذة في
ذالك تخبرني علي بن احمد البزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا الحسن
الوضاح المؤدب نا مسلم بن ابي مسلم الحرقى نا الواسطي الفزاري سمعت سفيان
والاوزاعي يقولان ما ولدني الا سلام مولود اشأم على هذه الامة
من ابي حنيفة وكان ابو حنيفة مرحيا يرى السيف قال لي يا ابا اسحاق ان
تسكن قلت المصيصة قال لو ذهبت حيث ذهب اخوك كان خيرا لك قال

جب آپ آئے اور بیٹھے اور حادثے کو بیان کیا تو امام صاحب نے اسکی ترمیم کی حضرت
حادثے اُنپر کنکریاں پھینکیں حضرت شریک سے کہا گیا کہ کیا ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی؟
کہا واہ یہ واقعہ تو پورے پچیس سو تین عورتیں بھی جانتی ہیں۔ جب خالد قسری امام صاحب سے
توبہ کراتے ہیں تو امام صاحب اسے بیٹھنے کے لیے رائے قیاس میں مشغول ہو جاتے
ہیں۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ یوسف بن عمر نے اُسے توبہ کرائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ
کر نیچے بعد پھر وہ لوٹ گئے اور خلقِ قرآن کے قول کو ظاہر کیا پھر دوبارہ توبہ کرا سنے گئے
ان دونوں واقعات میں یہ تطبیق ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے ایک مرتبہ یوسف نے توبہ کرائی
ہو اور دوبارہ خالد نے کرائی ہو و اللہ اعلم۔ قیس بن ربیع کہتے ہیں امیر کو فدیوسف بن عمر نے
امام صاحب کو کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی تھی شریک کہتے ہیں امام صاحب دو مرتبہ
توبہ کرائی گئی۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے شریک سے پوچھا جاتا ہے

وكان اخواني اخلاق خرج مع الميضة على المسيرة فقتل ابناً ثانياً افضل
 انما محمد بن الحسن بن زياد النعمان بن محمد بن علي اخبره عن سعيد بن سالم
 قال قلت لقا حفي القضاة ابي يوسف سمعت اهل خراسان يقولون ان ابا
 حنيفة جهمي مرحي قال لا صدقوا ويرى السيف ايضا قتلت له فابن انت
 منه فقال انما كنت نائيه يد سنا لفقته ولم تكن فقلده ديدنا -

ذكر ما حكى عنه من مستشعرات الزلفا ظا والافعال

ابننا الحسن بن علي الجهمي نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد بن القاسم
 البزاز نا عبد الله بن ابي سعد ثقي ابو عبد الرحمن عبد الحائق بن منصور
 النيسابوري سمعت ابا داود المضايع سمعت ابا مطيع يقول قال ابو حنيفة
 ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانها تقنيان انما نا محمد بن الحسين بن
 الفضل نا علي بن ابراهيم النجاد نا محمد بن اسحاق السراج سمعت ابراهيم
 بن ابي طالب سمعت عبد الله بن عمر بن الوطاح سمعت ابا مطيع البلخي سمعت
 ابا حنيفة يقول ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانها تقنيان قال
 ابو مطيع وكذب والله قال النجاد وكذب والله قال الله تعالى اكفها داء ثم قال لا
 الفضل وكذب والله ابا مطيع كان يذمها ليه لا ابا حنيفة وكذب والله كل من قاله ابنا نا

امام صاحب کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے سفیان ثوری بھی فرماتے ہیں ابو حنیفہ
 سے دوسرے کفر سے توبہ کرائی گئی۔ اس روایت کی اور سند بھی ہے۔ یعقوب کہتے ہیں کئی تہ
 توبہ ہوئی مٹول بھی کہتے ہیں دوسرے ان سے توبہ کرائی گئی سفیان سے ہی امام صاحب کا
 بے دینی سے مرتبہ توبہ کرنا مردی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ ان سے ان کے ساتھیوں نے کئی
 مرتبہ کفر سے توبہ کرائی سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں مرتبہ ان سے توبہ کرائی گئی سعید
 بن عبد العزیز کہتے ہیں دو دفعہ امام صاحب سے توبہ کرنے کو کیا گیا یزید بن زریع بھی
 یہی کہتے ہیں عبد السد بن ادریس بھی یہی کہتے ہیں۔ انہی کا قول ہے کہ جو ایمان کو کم زیادہ
 ہونے والا نہ دے وہ کذاب ہے۔ اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو دفعہ توبہ
 کرائی گئی حضرت عبد اللہ امام احمد سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام ابو حنیفہ سے توبہ
 کرائی گئی فرمایا ہاں۔ ابو بکر بن ابی داؤد سجستانی ایک دن اپنے ساتھیوں سے

ابنہ ذکا انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علی الا بارنا ابراہیم بن سبیل
 محبوب بن مثنی سمعت یوسف بن اسباط یقول قال ابو حنیفہ لو ادرکتی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وادرکتہ لاحذ بکثیر من قولی اخبرنی علی بن احمد الزرادی
 انا علی بن محمد بن سعید الموصی نا الحسن بن الوضاح الموصی نا المسیب بن واضح
 نا یوسف بن اسباط قال قال ابو حنیفہ لو ادرکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وادرکتہ لاحذ بکثیر من قولی قال سمعت اسحاق یقول کان ابو حنیفہ
 یحییٰ الشیخ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما لفقہ الی غیرہ آبتنا نا
 ابن سعید الحسن بن محمد بن عبد اللہ بن حسن بنہ الاصبہانی نا عبد اللہ بن
 محمد بن عیسیٰ الخشاب نا احمد بن محمد نا احمد بن ابراہیم نا عبد اللہ بن
 عبد الرحمن ثنی ابو اسحاق الفزری کنت اقی ابو حنیفہ اسأله عن الشیخ
 من امر الغزو فسأله عن مسئلۃ فاجاب فیہا فقلت له انه یروی فیہا
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن او کن افقال دعنا من هذا قال
 سألمۃ یوما اخر عن مسئلۃ فاجاب فیہا قال فقلت لہ ان هذا یروی فیہ عن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن او کن افقال حک هذا بنی خذیر
 ابنا نا ابن دو ما نا ابن سلمۃ نا الا بارنا الحسن بن علی الحلوانی نا ابو صکر العقی

فرمانے لگے تم آسمان میں کیا کہتے ہو؟ جیسے امام مالک اور ان کے اصحاب امام شافعی اور ان کے
 اصحاب امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب امام حسن بن صالح اور ان کے اصحاب امام سفیان
 ثوری اور ان کے اصحاب امام احمد بن حنبل اور ان کے اصحاب کا اجماع ہو گیا ہو۔
 سب نے کہا اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہو؟ کہنے لگے یہ سب کے سب امام
 ابو حنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔

اس بات کا بیان کہ امام صاحب سلطان اسلام پر چڑھائی کرنا جائز تھا
 ابو حنیفہ فرماتے ہیں میرے پاس شعب بن اسحاق ابن ابی مالک ابن علق ابن ناصح آئو
 اور کہنے لگے ہم نے امام ابو حنیفہ سے روایتیں کی ہیں آپ انہیں ایک نظر ڈال جائیگا
 میں اور وہ گے رہے یہاں تک کہ میں نے انہیں دکھا دیا کہ انکی روایتوں میں ایک روایت
 سلطان پر چڑھائی کرنے کے جائز ہونے کی بھی ہے۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے ایک دن

عن اسحق بن عیسیٰ النیسابوری بنیساوردنا ابو عمر عبد الله بن عمر
بن ابی النجیم نا عبد الوارث قال كنت بمكة وبها ابو حنيفة فاتبته وعند
نفر فسأله رجل عن مسألة فاجاب فيها فقال له الرجل فادروا به عن عمر
بن الخطاب رضي الله عنه قال ذالت قول شيطان قال فيمحت فقال لي ر
لا تعجب فقد جاء قبل هذا رجل فسأله عن مسألة فاجابه فقال فادروا به
رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اظفر الحاكم والحجيم فقال هذا شيء فقلت
في نفسي هذا الجملسا اعني دفيه ابدانا عبد الله بن عبد الملك القرشي
ابو العباس احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا ابو عمر محمد بن يعقوب بن ابراهيم
النيسابوري سمعت ابا عبد الله محمد بن نصر المروزي سمعت اسحاق بن عيسى
بن آدم ذكر لابي حنيفة هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الوضوء نصف الايمان قال لتوضأ مرتين حتى تستكمل الايمان قال
اسحاق فقال عيسى بن آدم الوضوء نصف الايمان يعني نصف الصلاة
الله تعالى سمي الصلاة ايمانا فقال وما كان الله ليضيع ايماناكم يعني صلواتكم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة الا بطهور فاطهرون
نصف الايمان على هذا المعنى اذ كانت الصلوة رتبة الاية قال ابو عبد الله

فزاری کہتے ہیں میرے پاس عراق سے میرے بھائی کی موت کی خبر آئی میں ابراہیم بن عبد
طاہر کے ساتھ کوفہ پہنچا مجھے معلوم ہوا کہ وہ قتل کیگیا ہے اور اسے سفیان ثوری
اور ابو حنیفہ سے مشورہ لیا تھا میں حضرت سفیان کے پاس آیا اور اپنے بھائی کی
موت کی مصیبت کی خبر پہنچائی اور کہا کیا اسے آپسے بھی کچھ پوچھا تھا کیا میں
وہ آیا مجھے دریافت کیا میں نے اسے کیا نہ میں تمہیں سلطان پر چڑھائی کرنا حکم دیا
ہوں نہ منع کرتا ہوں پھر میں نے حضرت ابو حنیفہ سے جا کر پوچھا کہ میرے بھائی کو آپ نے
کیا کہا تھا کیا میں نے اسے فتویٰ دیا تھا کہ ضرور چڑھائی کر دیں گے کہا اللہ تعالیٰ
تمہیں نیک بدلہ نہ دے کہنے لگے میری رائے بھی تھی میں نے اس رائے کے خلاف
انہیں ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی تو جواب دیا کہ یہ خرافات ہیں
پہنچے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرافات کہا ابراہیم بن محمد فزاری کہتے ہیں کہ

قال اسحاق قال یحییٰ بن ابراهیم ذکر لابی حنیفۃ قول من قال کاذب نصف العلم
 قال فلیقل متبرک و ادی حتی یستکمل العلم قال یحییٰ و تفسیر قوله لا ادی
 نصف العلم لان العلم انما هو ادی و لا ادی الا واحد هما نصف الاخر انما
 ابو القاسم ابراہیم بن محمد بن سیدان الخواب یا صیہان انا ابو بکر بن المقری
 نا سلمۃ بن یحییٰ التلمیسی رعبہ بن زاعنہ ان بن موسیٰ الطائی نا ابراہیم
 بن یشار الرمادی سفیان بن عیینۃ قال ما رأیت اجراً علی اللہ من ای حقیقۃ
 کان فی رب الا شمال الحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیردہ بلسغہ
 افی ادوی ان البیدین یا الخیار و لم یتم فیما یقول ارایت ان کان
 فی سفینۃ الرایتان کا فی سبھا رایتان کا سقر کیف یقتل فی الخیار بن ابراہیم نا
 نا الابرار ابو عماد المروری حدثنا الفضل بن موسیٰ الشیبانی سمعت ابا
 حنیفۃ یقول من اصاب فی من یقول قلین یرد علی قول رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اذ کان الماء قلیتین لم ینبذ و أخبرنی الخلیل بن اعلی اللہ بن
 عثمان الصنادی نا محمد بن جلد نا العباس بن محمد بن ابراہیم بن شماس قال
 سمعت دکیعاً یقول سأل ابا المبارک ابا حنیفۃ عن دفع الیدین فی
 الرکوع فقال ابو حنیفۃ یرید ان یطیر فی قحیل یرتفع قال و کعب و کان بن
 میرے بھائی ابراہیم فاطمی کے ہمراہ بصرہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کے ترکہ کو بیٹے
 کی غرض سے چلا امام صاحب ملاقات کی تو کہنے لگے کہاں سے آ رہے ہو اور کہاں کا
 ارادہ ہے؟ میں نے اُنے واقعہ بیان کیا کہ میں مصیصہ سے آ رہا ہوں اور اپنے
 بھائی کی موت کی خبر سنکر آیا ہوں جو ابراہیم کے ساتھ قتل کئے گئے ہیں تو کہنے لگو
 کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی اُسکے ساتھ قتل کیا جاتا تیرے پیسے بھی وہی ہوتے تھے اُس مکان کو
 جس سے تو آ رہا ہے میں نے کہا حضرت پھر آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ خود اس حق
 عامل نہیں ہوتے کہنے لگے اگر میرے پاس لوگوں کی امانتیں نہ ہوتیں تو مجھے اس میں کوئی
 تاثر نہ تھا۔ ابو عوانہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ مرجیہ تھے اور امت میں مسلمانوں پر
 تلوار چلائی جائز جانتے تھے۔ کسی نے کہا پھر حاد بن سیان کا کیا خیال تھا؟ جواباً
 کہ اس مسئلہ میں وہ ان کے بھی استاد تھے۔ ابو اسحاق نزاری کہتے ہیں سفیان

المبارک ورحلہا قلا فقال له ابن المبارک ان کان یلک فی الاولیٰ فاعلم بحظیر
فی الثانیة فسلک ابو حنیفة ولم یقل شیئا فان رزقنا عثمان بن احمد بن
ناحیل بن اخیاقنا الحمد سمعت سقیان کنت فی جنازة ام حصین الکوفی
فسأل رجل ابو حنیفة عن مسئلة من الصرف فاقاه فقلت یا ابا حنیفة
ان اصحابنا یحکمون علی الله علیه وسلم قد اختلفوا فی هذه فغضب وقال لک
استفتاه اذهب فاعمل بما کان فیها من ثم فهو علی آباءنا القاضی ابو
القاسم عبد الواحد بن محمد بن عثمان البجلي ناعم بن محمد بن عمار بن لقیاض
ثنا ابو طلحة احمد بن محمد بن عبد اکرم الوساوسی ناعم بن عبد الله بن خریق نا
ابو صالح الفراء سمعت یوسف بن اسباط یقول رد ابو حنیفة علی رسول الله
صلی الله علیه وسلم ربعمامة حدیث او اکثر قلت له یا ابا محمد تعرفها قال
نعم قلت اخبرنی بشئ منها فقال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للفرس
سهمان ودرجل سهم قال ابو حنیفة ان لا اجعل سهم بمائة اکثر من
سهم المؤمن واشهر رسول الله صلی الله علیه وسلم وراحمایه رضی الله تعالی
عنهم البدن وقال ابو حنیفة الاشعار مثله وقال صلی الله علیه وسلم
البیعان بالخیار ما لم یتم فیقول ابو حنیفة اذا وجب الیبع فهو خیار کان

اور اور ان کے کہ اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے بدھ کر بدھ گون پیدا نہیں ہوا وہ
مرحہ تھے اور مسلمان بنے ہوئے چلائی جائے جانتے تھے ایک مرتبہ جیسے کہنے کے ابو اسحاق
تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا مصیص میں کہا اگر تم بھی وہیں جاتے جہاں تمہارے بھائی
گئے تو بہتر ہو تا ابو اسحاق کے بھائی نے بناوت کی تھی اور اسپر بارے گئے۔ تافضی
ابو یوسف سے سوال ہوتا ہے کہ آپ نے سنا ہوگا؟ اہل فرسان ابو حنیفہ کو بھی اور
مرحی کہتے ہیں کہاں وہ سچے ہیں اور ابو حنیفہ سلطان اسلام کی بناوت کو بھی
جائے کہتے تھے انہی نے کہا گیا آخر آپ بھی توان کے شاگرد ہیں آپ کا کیا خیال ہے
کہنے لگے ہم اسے صرف فقہ سیکھتے تھے نہ کہ دین کے کاموں میں انکی تقلید کرتے ہیں
امام صاحب کے بہترین الفاظ اور اقوال کا بیان
ابو یوسف کہتے ہیں امام صاحب فرمایا اگر بت وہ درخ خلق میں تو وہ فناء بھی ضرور ہوگی۔ یہی روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین لسانہ اذا اراد ان یشیر فی سفر فاقع اصحابہ فقال ابو حنیفہ
 اقرعہ فقال ابو حنیفہ لو ادرکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکتہ فخذ بکثیر من قولہ
 هل الذین لا یرای الحسن انما کانہم رفق شقی فکان یمنعہ بن حنفیہ لدا لیم تاہم بن اسمعیل المصلا
 ح و ابیہا نا البیہقی قرات علی ابی حفصہ بن المن بیا ت سعد شکم
 عمر بن محمد الکاعذی قال حدثنا ابوالسائب سمعت وکیعہ یقول وجدا نا اباحنیفہ
 خالفنا فی حدیث احبہ فی علی بن احمد الزرانی نا علی بن محمد بن سعید المصطفی نا
 عیسیٰ بن خیرود الایادی نا عبد الاحلہ بن حماد نا حماد بن سلمہ وسمعتہ یقول ابو حنیفہ

استقبل الاثر واستدبرہا برأیہا ابوسعید محمد بن موسیٰ البیہقی نا ابوالعباس محمد بن یعقوب
 الامم نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل نا ابی نا مؤمل سمعت حماد بن سلمہ یقول و ذکر اباحنیفہ فقال ان
 اباحنیفہ استقبل الاثر و السنۃ فردھا برأیہا نا ابیہا نا ابیہا نا ابیہا نا ابیہا نا ابیہا نا ابیہا نا
 مؤمل سمعت حماد بن سلمہ یقول ابو حنیفہ هذا السنۃ یروھا برأیہا نا محمد بن الحسن بن علی بن
 نا عثمان بن احمد نا قی نا احمد بن المثنیٰ نا رجاء بن السنہ سمعت بشر بن السری
 انبیت اباعوانۃ فقلت له بلغنی ان عندک کتابا لابی حنیفہ اخری فقال یا بنی
 ذکر فی مقام الی صنفک لہ فاستخرج کتابا فقطعہ قطعہ ففرط فیہ فقلت لہ

دوسری سند بھی مروی ہے ابو مطیع نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے جو خدا کہتے ہیں خدا کی قسم
 یہ جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرمائے اکلہا کراکم اُسکی نعمتیں دو امی ہیں ابن ابیہی
 کہتے ہیں خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے میں کہتا ہوں ابو مطیع کا یہ مذہب ہے نہ کہ ابو حنیفہ کا اور
 ہر وہ شخص جو اس قول کا قائل ہو جھوٹا ہو۔ یہ سہضہ بن اسباب کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہا کرتے
 تھے اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پالیتے اور میں آپکے زمانے میں ہوتا تو خود
 حضرت بھی میری بہت سی باتیں لیتے یہ قول ان فظوں میں بھی مروی ہے کہ اگر میری عزت کو حضور رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم پالے اور میں آپ کو پالوں تو آپ میری بہت سی باتوں پر عمل کرتے اسحاق بھی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کے پاس میں
 پہنچتی تھی ادباً و جوداً اسکے بھی وہ اسکا خلاف کرنے سے چوکتے تھے ابواسحاق فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کے
 پاس آتا تھا ان کو مسائل پوچھتا تھا ایک مرتبہ ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فتویٰ دیا میں نے کہا اس مسئلہ
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حدیث میں یوں یوں آیا ہو تو کہتے تھے دھنا میں

ما حملک علی ما صنعت قال کنت عند ابی حنیفة جاکسا فأتاه رجل بخلعة
من قبل السلطان کانما قد حمر الحدید وادادوا ان یقلدوه الامر فقال یقول
الامیر رجل سرق وديا فما ترى فقال غیر متعتم ان کانت قیمته عشرة دراهم
فا قطعوه فذهب الرجل قلت یا ابا حنیفة التمتعی الله حدثنی یحیی بن سعید
عن محمد بن یحیی بن جهمان عن رافع بن خدیجان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لا قطع فی ثمر الا کثر ادرک الرجل فانه یقطع فقال غیر متعتم ذالک حکم قد مضی
فا تمتهی فذقطع الرجل فلهذا ما یکون له عندی کتاب آباءنا ابرو دوما انا ابن سالم
نا الا بارتنا الحسب بن علی الحلوانی نا ابو عاصم عن ابی عوانة قال کنت عند ابی
حنیفة فسا له رجل عن رجل سرق وديا فقال علیه القطع قال نقلت لحدثنی
یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن جهمان عن رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع
فی ثمر ولا کثر قال قال الیش یقول قال قلت نعم قال ما بلغنی هذا قلت الرجل
الذی اقیبته فوده قال فقد حبرت به البغال المشهب قال ابو عاصم خاف
ان یتکون جرت بلحمه ودمه قال الحلوانی نا یزید بن هریر عن حماد شرفیات
ابا حنیفة وسئل عن یحیی بن جهمان اذا را فلیس سر او لی قال علیه القدیة قلت
سبیح ان الله آیتنا ابرو دوما انا ابن سالم نا الا بارتنا ابو وهبی عیسی بن عاصم نا

هكذا بهی اس سے چھوڑا سے ہٹا۔ ایک مرتبہ اور ایک مسئلہ پر چھابا اب دیا میں نے
اس جو آپ کے خلاف ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہو کہا اسے شریک
م سے کھڑی دو۔ فرماتے ہیں ایک دن میں نے مسلمان بادشاہ اور مسلمانوں پر ہتھیار
اٹھانے کے خلاف ابو حنیفہ سے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہنے
لگے یہ وہابیات ہے خرافات ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم نے ابو حنیفہ کو اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہنے لگے میں اسے نہیں مانتا میں نے کہا اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پھر بھی کہا میں نہیں مانتا۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ
کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرہ فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ ایک دوسرے
سے جہانوں شکر کہنے لگے یہ پلیدی ہے۔ میں نے ایک اور حدیث بیان کی کہ قتادہ حضرت

عادم عن حماد كنت جالساً في المسجد الحرام عند ابن حنيفة فاجتمع له رجل
فقال يا ابا حنيفة محرم لم يبيد عليه خلعاً قال عليه دم قال قلت
مجان الله نا اريد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المحرم اذا لم يجد
نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من لكعبي ايتنا انما التمر في سمعت
ابا القاسم عبد الله بن ابراهيم الا بندي في قرأت علي ابني يعلى احمد بن علي
بن المشفى وقرئ علي الحسين بن يوسف حدثكم ابراهيم بن الحجاج نا حماد بن
زيد جالس الى ابي حنيفة بمكة فجاها رجل فقال لست سراويلاً وان
محرم اذ قال لست خفين وناحى شاك ابراهيم فقال ابو حنيفة عليه دم
قال حماد وحدثت نعلين او وجدت اذا قال لا فقلت يا ابا حنيفة هذا
يزعم انه لم يجد فقال سواء وجد او لم يجد فقال حماد فقلت نا حماد بن زيد نا
عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول السراويل من لم يجد الازار والخفين لم يزل يبول الخليلين
فقال بيده وحول ابراهيم بيده اى لا شئ نقلت له امانت عن نقول قال حدثني
حماد عن ابراهيم قال عليه دم وجد او لم يجد لم يترك الحسن بن سفيان في
حديثه حديث حماد عن ابراهيم قال فقلت من عندك فتلقي الحجاج

انہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر وہی نے ایک
ایک لڑائی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا ہو اس کا سر بھی ایک پتھر پر رکھ کر دو پتھر
پتھر سے کچل دیا جائے تو کہنے لگے یہ کو اس اور نہ بیان ہو۔ ابو حنیفہ کے پاس ایک مرتبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ پچھنے لگانے والے اور جس نے پچھنے
لگوائے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہا یہ پرندے کی بولی ہے ایک مرتبہ حضرت فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فیصلہ اور ان کا ایک قول ابو حنیفہ کے سامنے دلا کے
ہاں میں پیش کیا گیا تو کہنے لگے یہ شیطان کا قول ہے عبدالوارث کہتے ہیں میں نے شریف
میں تھا وہاں ابو حنیفہ بھی آئے میں ان کے پاس آیا اور چند اور آدمی بھی ان کے پاس
ایک شخص نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا اس نے کہا اس کے خلاف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کہ یہ شیطان کا قول ہے میرے منہ سے بے ساختہ

بن رطاحہ داخل المسجد فقبت له یا ابا رطاحہ ما تقول فی محرم لبس السراویل
 ولم یجد الا راوی لم یجد الخ فین لم یجد الخ علیہ السلام قال نا عمر بن دینار عن جابر
 بن زید عن ابن عباس عن نبی اللہ عنہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 السراویل لمن لم یجد الا راوی الخ فین لم یجد الخ علیہ السلام قلت یا ابا رطاحہ
 ما تحفظ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یروحد ثمنی
 نا عمر عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السراویل لمن لم یجد
 الا راوی الخ فین لم یجد الخ علیہ السلام قال وثقی ابو اسحاق عن الحسن بن علی عن علی قال
 السراویل لمن لم یجد الا راوی الخ فین لم یجد الخ علیہ السلام قلت فما قال
 صاحبکم قال کذا او کذا قال ومن ذاک وصاحب من ذاک فجاءہ اللہ ذاک لفظاً فی
 یعلیٰ ابن ابی ناسہ عن انا ابن سالم نا الراوی نا الحسن بن علی نا نعیم بن حماد نا سفیان
 بن عیینہ قد مات الکوفہ فی حدیثہم عن عمر بن دینار عن جابر بن زید
 یعنی صاحب ابن عباس فقوالوا ان ابا حنیفۃ یلک ہذا عن جابر بن عبد اللہ
 قال قلت لانا هو عن جابر بن زید قال فذلک رواذ لا یحیی حنیفۃ فقال
 لا یبالیون ان شئتم صبروا عن جابر بن عبد اللہ وان شئتم صبروا عن
 جابر بن زید ابنا الناقض ابو عبد اللہ الصمیری نا عمر بن ابراہیم المقرئ

بڑے تعجب سے سجان السراویل کیا تو ایک اور شخص نے کہا تعجب نہ کیجئے ابھی ابھی ایک اور شخص آیا تھا
 اس نے ایک مسئلہ پوچھا تھا اخصو نے جواب دیا اس نے کہا اسکے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی حدیث ہے کہ بچھنے لگانے واسے اور لگوانے واسے کا روزہ جائز رہتا ہے تو کہنے لگے یہ پرندے
 کی بولی ہے اور تو میں نے کہا تو یہ تو بانیہ کہہ ہی اس مجلس میں نہ آؤر گا ابو حنیفہ کے ساتھ
 ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان ہوتی ہے کہ وضو ادا کیا ہے
 تو کہنے لگے پھر تو وضو وضو کر لو پورے ایماندار بن گئے پیغمبر ابن آدم کہتے ہیں وضو کا
 نصف ایمان بننا یہ ہے کہ وہ نصف نماز ہو اور نماز کو دوسرے تعالیٰ نے ایمان کہا ہے قرآن پاک میں ہے
 مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ أَمْرًا إِنَّكُمْ أَعْيُنُكُمْ أَلَيْسَ اللَّهُ بِذَا شَأْنٍ
 اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز وغیرہ وضو کے قبول نہیں ہوتی تو
 وضو کا ادا کیا ہے ایمان ہو نا ثابت ہو گیا کہ نماز ایمان اور نماز ہے وضو کے پوری نہیں ہوتی

نا کرم بن اسحق زاعلی بن صالح المصغی قال انشد فی ابو عبد الله محمد بن یحیی
 الواسطی الاحمد بن المحدثی ان کنت کاذباً الذی حدثنی بـ فعلی کانت
 ابی حنیفة او ذفره المائلین الی القیاس تعد ابوالاعلیٰ بن عبد الله بن
 بالارثنی ابنا نا عبد الله بن یحیی المسکوی والحسن بن ابی بکر و محمد بن عمر
 النرسی قالوا اننا سمعنا عبد الله بن ابراهیم الشافعی نا محمد بن علی ابی
 جعفر نا ابو سلمة نا ابو عنانہ سمعت ابی حنیفة یقول یسئل عن الامور
 قال فما سئل عن شیء الا قال حلال حتی یسئل عن المسکر والشکر شک ابو جعفر
 فقال حلال قال قلت یا هاشم انما ذلک عالم فلا تأخذوا عنه ابنا نا محمد بن محمد بن
 حسنویه النرسی نا موسی بن عیسیٰ المصباح نا محمد بن محمد بن سلیمان الماعز
 ثقی اسحاق بن یعقوب المروزی نا اسحاق بن راسم بن یحیی احمد بن النضر
 سمعت ابی حنیفة السکری سمعت ابی حنیفة یقول لو ان میتا ماتت فدفنت ثم
 احتاج اهلها الی الکف فلهما ان ینیشوا فیبعوها ابنا نا محمد بن عیسیٰ بن
 عبد الغزیز البزاز بهم ان نا صالح بن احمد التیمی الحافظ نا القاسم بن ابی
 صالح نا محمد بن ایوب نا ابراهیم بن بشار سمعت سفیان بن عیینة
 یقول ما رأیت احدا اجرأ علی الله من ابی حنیفة ولقد اتا به یوم رجل

ایک مرتبہ ابو حنیفہ سے یہ قول بیان کیا جا تا کہ اگر آدمی میں نہیں جانتا کہ اس کو کچھ علم ہو تو کیا پھر دوسرے
 کو آدمی کہہ دو پورے عالم ہو جاؤ گے یہی کہتے ہیں کہ اگر آدمی کو نصف علم اس لیے کہا گیا ہو کہ
 علم میں یا تو آدمی لینے میں جانتا ہو یا آدمی میں نہیں جانتا ہو تو ایک ایک کلمہ آدھا
 آدھا علم ہو گیا سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اس پر جرأت کرنیوالوں نے ابو حنیفہ سے زیادہ
 کسی کو نہیں دیکھا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے سامنے مثالیں بیان کیا
 کرتے تھے اور بڑی بے پردہی سے انہیں رد کر دیا کرتے تو ایک مرتبہ میں نے یہ حدیث بیان
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو خرید فروخت کرنے والے دو نوٹا اختیار میں جب تک
 ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تو کہتے لگے اچھا اگر دونوں کشتی میں ہوں اگر دونوں قید خانہ
 میں ہوں اگر دونوں سفر میں ہوں تو کیسے جدا ہوں گے ایک حدیث میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہانی جب دو قلعے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اس حدیث کو رد کرنے کے لیے

سنا اهل خراسان فقال يا ابا حذيفة قد انتيت بمائة الف مسألة اريد
ان اسئلك عنهما قال ما تھا فعل سمعتم احد الاجراء من هذا او اخبرنا عطاء
بن السائب عن ابن سابي ليلى قال قد ادركت عشرين ومائة من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار ان كان احد هم يسئل عن
المسئلة فيردھا الى غيرك فبدر هذا الى هذا او هذا الى هذا اختفى
الى الاول وان كان احد هم ليقول في شيء وانه ليرتعدو هذا فيقول
هات مائة الف ففعل سمعتم باحد اجراء من هذا

ذكر ما قال العلماء في ذم رأيهم والتخذير عنه الى ما يتصل بذلك من اخباره

ابن ابي الحسن محمد بن احمد بن بلال بن ابي بصير ثنا ابو علي الحسن
بن محمد بن عثمان القوي ثنا يعقوب بن سفيان ثنا محمد بن عمرو ثنا
اسماعيل بن عبيد الله بن الحسن بن عروقة عن ابيه قال كان الامم
في بني اسرائيل مستقيمة حتى نشأ فيهم ابناء سبائا الا هم فقالوا بالراي
فهم لكانوا هلكوا آتانا ابو نعيم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصوفي

ابو حنيفة کہنے لگے میرا ایک ایک ساتھی دو دو نکلے پشاور کرتا جو ابن المبارک کے ابو حنيفة
سے رکوع کے رفع الیہین کو پوچھا تو ابو حنيفة نے کہا کیا اڑنا چاہتے ہو کہ ہاتھ اٹھانا
ابن المبارک بھی بڑے دانا آدمی تھے جھٹ سے جواب دیا کہ تکبیر اولی کے وقت رفع الیہین
کر کے اگر پہلی دفعہ اڑنے کا قصد کیا ہو گا تو دوسری تکبیر بھی اڑنا چاہنا
ہو گا ابو حنيفة سے کچھ جواب نہیں پڑا اور خاموش ہو رہے سفیان کہتے ہیں میں کو نے
میں امام خصیف کے جنازے میں تھا وہاں ایک شخص نے حضرت ابو حنيفة سے ایک مسئلہ
پر بحث کیا انہوں نے فتویٰ دیدیا میں نے کہا اسے ابو حنيفة اسیر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا اختلاف ہو سکر بڑے غصینا کہ ہو گئے اور سائل سے کہنے لگے جا تو میرے
فتوے پر عمل کر اگر اس میں کوئی گناہ ہو تو مجھ پر ہے۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں ابو حنيفة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار سو حدیثیں رو کر دی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ

ثواب مشرب موی ثنا الحنفیہ ثناء سفیان عن ہذا ام بن مروۃ عن ابیہ
 قال لم یزل امر بنی اسرائیل من بعد لایحیٰ بظہور فیہم المولد من سبایا الام
 فقالوا فیہم بالرائی من غلو او اظہر قال سفیان لم یزل امر الناس
 مضطربا حتی أخذت الکت ابو حنیفۃ بالکوفۃ والبتی بالبصرۃ ورویۃ بن ابی
 ظفر فانما حدناہم من بناء سبایا الام کہ انما بن وریق انما شتان من
 احد الدقاق ثنا حذیل بن اسحاق ثنا الحنفیہ سمعت سفیان یقول کان
 هذا الامر مستقیما حتی ثناء ابو حنیفۃ بالکوفۃ ورویۃ بن ابیہ بالبصرۃ
 والبتی بالبصرۃ قال ثم تظلم فی سفیان فقال فانما بالکوفۃ کان علی
 قول عدناہم قال سفیان فظننا فی ذالک فظننا انہ ما قال ہشام بن
 عمرو عن امیہ ان امر بنی اسرائیل لم یزل مستقیما حتی لایحیٰ بظہور
 فیہم المولد وبناء سبایا الام فقالوا فیہ بالرائی فضلوا واذلوا
 قال سفیان فظننا فوجہنا ورویۃ بن سبی والبتی برویۃ ابو حنیفۃ
 بن سبی فری ان هذا من ذالک ابدا انما القاضی ابو محمد الحسن بن الحسن بن الحسن بن
 بن ادریس لا استراجاوی انما ابو الحسن احمد بن جعفر بن ابی ثوبۃ الصوفی
 دیشیراز ثناء علی بن الحسن بن محمد ان ثناء ابو عماد الحسن بن حادث ثناء

ابو صلح نے یہ منکر کہا کہ اگر ابو محمد کیا آپ کو کچھ مسائل یا د بھی ہیں کہا ہاں ابو صلح نے کہا
 مجھے بھی بتائیے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجاہد کے گھوڑے
 کے دو حصے ہیں اور پیہل شخص کا ایک حصہ ہے مال غنیمت اس طرح تقسیم ہو گا اور ابو حنیفہ
 کہتے ہیں میں جانور کا حصہ مومن کے حصہ سے زیادہ کیسے کر دوں ؟ دیکھو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کی کوبان پر بظہور نشان زخم لگایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
 یہی کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ فعل منکھ ہے حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں با اختیار ہیں اور
 ابو حنیفہ کہتے ہیں جب بات چیت طے ہو گئی تو اختیار جاتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ اندازی فرماتے اور جہنمی عاصیہ کا نام لکھتا انہیں ساتھ لیتے
 اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی جو اسے اور یہاں تک ابو حنیفہ نے کیا ہے اگر مجھے

الحسین قال قال سفیان بن عیینة فظننا فاذا اول من بدل هذا الشان
 ابو حنیفة بالكوفة والبتی بالبصرة وریجة بالمدينة فظننا فوجدناهم
 مولدی سبا یا الام ابنا ابی قاتی انا محمد بن عبد الله بن حمید ویرا الهرو
 انا الحسین بن ادریس قال قال ابن عبد الله قال سفیان بن عیینة نظرنا
 فی سبا الا فی هذا الحدیث فوجدنا منهم اباب حنیفة بالكوفة
 واذ عثمان البتی بالبصرة واذ اریجة الراعی بالمدينة ابنا ابی الفضل
 انا علی بن ابراهیم بن شعیب الانصاری ثنا محمد بن اسماعیل البخاری ثنا
 صاحبنا عن حماد بن ویر قال قلت ل محمد بن سلمة ما لری نعمان وخیال الملک
 کلها الا المدة بنة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یبدل خلقا
 الله جال ولا الطاعون وهو جال من الدجال جنة اخبی فی محمد بن الحسین
 الارزق لما سمع بن الحسن بن یاکد المقری انا ابی رجا المروزی اخبی به قال
 قال حماد ویر بن محمد قال قال محمد بن سلمة المدی وقیل له ما رأی ابی
 حنیفة دخل هذه الامصار کلها ولم یدخل المدة بنة قال لان رسول الله
 صلی الله علیه وسلم قال علی کل نقب من انقابها طلع یمتع الدجال
 من دخولها وهذا من کلام الدجال الذی تمن ثم لم یدخلها والله اعلم
 رسول الله صلی علیه وسلم پالیتے اور میں اکبک پالیتا ترخو و خدیجی میری اکثر باتیں مان لیتے
 دین تو نام ہی ہے سوئی سمجھ کر اچھی رائے پیدا کر نیکو۔ کیج فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے
 دو سو حدیثوں کا خلاف کیا حاد بن سلمہ کہتے ہیں ابو حنیفہ کے سامنے حدیثیں آتی تھیں
 اور وہ اپنی رائے قیاس سے انہیں رو کر دیتے تھے اور انہیں پیٹھ پیچھے ڈال دیتے تو
 ان کے پاس حدیثیں اور سنتیں بیان ہوتیں اور وہ محض اپنی رائے سے انہیں رو کر دیتے
 تھے انہیں سنت رسول صلی علیہ وسلم اور یہ اسے اپنی رائے سے دیکھ لیتے تھے بشر
 بن سری کہتے ہیں ابی رجا نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس ابو حنیفہ
 کی ایک کتاب تھی ذرا اسے نکال لے تو فرمایا میں نے تو نے بچہ یا دولیا اب کہہ رہے ہو کہ ایک
 صندوق نکالا جو میں سے ایک کتاب نکالی اور اسے پھاڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے
 کر کے پھینک دی میں نے کہا حضرت آپ نے اسے کیوں پھاڑ دی کہا سنو ایک

آبنا ابن الفضل الاعلى لله بن جعفر بن درستويه ثنا يعقوب بن سفيان
ثني الحسن بن الصباح ثنا اسحاق بن ابراهيم بن الحسين بن ابي اسحاق
في الاسلام وورد اخر على ابن الاسلام من ابي حنيفة وكان يعيب لوانه يقول
يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تم هذا الامر تنكحوا ابائكم في
ان يتبع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحكيه ولا تتبع الدأى وادله
اذا تتبع المرأى حكمه قول اخر اقوى منك ان تتبع ارى هذا الامر لا يعم آباءنا
ابن دزقلنا ابن سالم ان الامار ثنا ابو الاذهرى النيسابورى ثنا حبيب بن ابيب
مالك بن النضر عن مالك بن انس ثنا كان فتنه ابي حنيفة اخر على قوله
الامة من فتنه ابيدس في الاحزاب جميعا في الازمعة وما وعد من نفع
السنة اخر في الاذهرى ثنا ابو الفضل الشيباني ثنا عبد الله بن احمد
بن الجهم حثنا اسماعيل بن بشر سمعت عبد الرحمن بن عوف يقول سمعت
في الاسلام فتنه بعد فتنه الدجال اعظم من دأى ابي حنيفة آباءنا
ابن الفضل ان ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا احمد بن يوسف سمعت نعيم
ليقول قال سفيان ما وعد في الاسلام من الشر ما يجمع ابو حنيفة الاقوال
لوجيل سلب اخبر في ابو الفرج الطاهري ثنا علي بن عبد الله بن ابي كاري

مرتبہ میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا جو سلطان کی طرف سے ایک شخص کو روکا تھا گا کہ اس کا
ورثہ کا بیٹا آیا اور کہنے لگا امیر صاحب یہ شخص میرے ایک شخص کے بھروسہ کا تھا چڑایا
جو اس کی شرعی سزا کیا جو آپ نے بلا غور فی الجواب دیا اگر وہ دس درہم کی قیمت کا
ہو تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دو وہ یہ سکر چلتا بنا میں نے کہا ابو حنیفہ آپ اللہ سے
نہیں ڈرتے مجھے یحییٰ بن سعید نے کہا افسہ محمد بن یحییٰ بن جہان نے حدیث بیان کی
اُسے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پھل اور کھجور کا گھٹے چور کے اوپر یا تہ گھٹے کی حد نہیں اور تم نے اس حدیث کے خلاف
اُسے فتویٰ دیا جو جاؤ تدارک کرو دیکھو کہیں کے ہاتھ نہ کٹ جائے نہ تعبہ سے کہنے لگا
کہ میں حکم دے چکا اور اسے جاری کر دیا وہ بیچ بکا چنانچہ بالآخر اس کا ہاتھ کٹ گیا اتنا
میں ایسے شخص کی کتاب رکھ کر کیا کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ حدیث

بالکوفۃ ثنا عبد اللہ بن زید ان ثنا کثیر بن محمد الحکیم طائنی اسحاق بن
ابراہیم ابو سلمہ الاسدی سمعت شریکاً یقول لان ینکون فی کل شی من
الاحیاء حمار خیر من ان ینکون فیہ رجل من اصحاب ابی حنیفۃ آبنائنا علی
بن محمد بن عبد اللہ المدائنی ان محمد بن احمد بن الحسن ثنی عبد اللہ بن احمد بن حنبل ح و
ابن ابی بن دوام واللفظ لہ انا ابن سالم ثنا احمد بن علی الاہارثی منصبی بن ابی
من احم سمعت شریک بن عبد اللہ یقول لوان فی کل ربع من رباۃ الکوفۃ
خمار لیسع الخمر کان خیرا من ان ینکون فیہ من یقول ابی حنیفۃ آبنائنا ابن
الفضل ان ابن ابی درست بن زید یعقوب ثنی ابو بکر بن خلاد سمعت عبد الرحمن بن
مہرک سمعت حماد بن زید سمعت ایوب و ذکر ابو حنیفۃ نقال یریدون ان
تکفونوا فی رالہ یا فافہم رأی فی اللہ الا ان ینم لورہ۔ آبنائنا القاضی
ابو بکر احمد بن الحسن الجوی وابو القاسم عبد الرحمن بن محمد السراج وابو سعید
محمد بن موسی الصبیحی قالوا ثنا ابی العباس محمد بن یعقوب لاصحہم ثنا محمد بن
اسحاق الصغافی ثنا سعید بن عامر ثنا سلام بن ابی مطیع کان ایوب قاعدا
فی مسجد الحرام فرأه ابو حنیفۃ فی قبلۃ نحوہ فلما رآه ایوب قد اقبل نحوہ قال
لا اصحابہ قوموا الا بعد ینا بحریہ قوموا فقاموا فتنفروا آبنائنا ابن الفضل بن درستیہ

سفر فرمانے لگے تو کیا کہہ رہا ہے میں نے کہا میں ٹھیک کہتا ہوں کہتے لگے مجھے یہ نہیں
پہنچی میں نے کہا اچھا اتنے پہنچ گئی اب جیسے فتویٰ دیا ہے اُسے واپس بلاؤ اور یہ مسئلہ
بتا دو تو کہا اُسے تو سفید پتھر لے گئے ابو عامر کہتے ہیں مجھے تو خوف ہو کہ ان کا گوشت
اور خون لے گئے حماد کہتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس تھا اُن سے مسئلہ پوچھا گیا کہ حالت
احرام میں اگر تمہد کسی کو نہ ملے اور وہ پا جا رہے ہیں تو اس کا کیا حکم ہو کہا اسپر فہم جو
میں نے کہا سبحان اللہ۔ ایک دن مسجد حرام میں بھی اُنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ حالت
احرام میں اگر کوئی جو قتی نہ پائے اور جراب پہنے تو اسپر قرانی واجب ہو میں نے کہا سبحان اللہ
ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے
میں فرمایا جو کہ جب وہ جو قتی نہ پائے تو جراب پہنے اور ٹخنوں سے نیچے تک اُنہیں کہے
باقی کاٹ دے۔ حاد بن زید کہتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس کہہ دیا تھا ایک شخص نے

بن کثیر سمعت الاوذاعی یقول ولدانی الاسلام مولودا صریحاً علی الاسلام مولوی
 حنیفة - آخبرنا ابو العزازی محمد بن الحسن بن محمد لورانی نا احمد بن کامل
 القاضی حر و ابنا محمد بن القاضی نا محمد بن عبد الله الشافعی حر و ابنا نا
 عبد الملك بن محمد بن عبد الله الواعظ نا احمد بن الفضل بن خزیة قال
 ثنا ابو اسامعيل الترمذی ثنا ابو توبه ثنا القزازی سمعت الاوذاعی و
 سفیان یقولان مولودانی فی الاسلام مولودا شام علیهم وقال الشافعی نشر
 علیهم من ابی حنیفة - آخبرنا ابن رزق نا عثمان بن احمد ثنا حنبل
 بن اسحاق حر و ابنا نا ابو نعیم اخافه ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصوافی ثنا بشر
 بن موسى قال سمعت سفیان یقول مولودانی فی الاسلام مولودا صریحاً علی الاسلام
 من ابی حنیفة ایما نا الحسن بن ابی بکر نا احمد بن محمد البهراوی ثنا محمد بن
 بن عبد الرحمن الشافعی ثنا سعید بن یسوق ثنا مؤمل بن اسماعیل ثنا عمر
 بن اسحاق سمعت ابن عون یقول ولدانی فی الاسلام مولودا شام من ابی حنیفة
 ان کان لینه قصر الاسلام عروۃ عروۃ حد ثنا محمد بن محمد بن بکر المقرئ نا
 عثمان بن احمد بن سمعان الزراذی نا هیتم بن خلف ثنا شعوب بن غیلانی
 ثنا المحدث نا عمر بن قیس شریک الریبع سمعت ابن عون یقول مولودا

تو میں نے اُسے کہا ابورطاة آپ کا اس محرم کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو تہ نہ پائے
 اور پاجامہ پہنے اور نعلین نہ پائے اور جرابیں پہنے کیا ہم سے عمر بن دینار نے بیان کیا
 اور اُن سے جابر بن زید نے اُسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ ہے اس کے لئے جو تہ نہ پائے اور جرابیں پہیں اس کے
 لیو ج نعلین نہ پائے میں نے کہا ابورطاة کیا آپ کو یاد ہے کہ حضرت عبداللہ نے کہا میں نے
 سنا کہا تہیل و رجھتہ نافع نے کہا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
 روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہ نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتی نہ پائے
 وہ جرابیں پہنے میں نے کہا پیرہ تہا رجھ صاحب نیفہ ابو حنیفہ کیوں کے خلاف فتویٰ دیتے ہیں
 کہا وہ کون ہے؟ اور کس صاحب پر؟ اللہ تعالیٰ اسے عارف کرے۔ سفیان بن عیینہ کہتے
 ہیں میں کوئی نہیں آیا کہ وہ دانت میں حضرت ابن عباس کی حدیث بیان کی اور اس کی

الاسلام من لوداشام من ابی حنیفة آبتا نا بن فضل بن دستویہ ثنا یعقوب
 ثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید قال ابن عوف ثبت ان فیکم صلاحدین یصلان
 عن سبیل اللہ قال سلیمان بن حرب داو حنیفة واصحابہ من یصلون
 عن سبیل اللہ أخبرنی الخلال ثنی یوسف بن عمر الغسانی ثنا محمد بن عبد اللہ
 العلانی المستغنی ثنا علی بن حرب ثنا ابان بن سفیان ثنا حماد بن زید
 قال ذکر ابو حنیفة عند البقی فقال ذاک رجل اخطأ عظیم دینہ کیف
 یکون حالہ آبتا نا ابراہیم بن محمد بن سلیمان الا صبرہا کی انا ابو بکر بن
 المقرئ ثنا سلامة بن محمود القیسی العسقلانی ثنا ابراہیم بن ابی سفیان
 ثنا الغریانی سمعت سقیان یقول قیل لسوا دلون نظرت فی شیء من کلام ابی
 حنیفة فتضا یاہ فقال کیف انظر فی کلام رجل لم یؤت الوفق فی دینہ
 آبتا نا ابراہیم بن محمد المعدل ثنا محمد بن احمد بن ابراہیم الحکمی ثنا القاسم بن
 المغیرہ الجہری ثنا مطرف ابو مصعب الاصم قال سئل مالک بن انس
 عن قول عمر فی العراق بها الداء العضال قال اہلکة فی الدین ومنہم
 ابو حنیفة آبتا نا ابن رزق انا محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم ثنا جعفر بن محمد بن
 الحسن القا ضی ثنا ابراہیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معد ثنا الولید بن

سند اس طرح بیان کی کہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں تو کوفہ والوں سے
 مجھے کہا کہ ابو حنیفہ تو جابر بن زید کے بدلے جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے کہا غلط ہے صحیح
 جابر بن زید جو لوگوں نے جاکر ابو حنیفہ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے کہا کیا پروا ہے اگر چاہو جابر بن
 عبد اللہ کہو اگر چاہو جابر بن زید کہو احمد بن محمد کے اشعار میں کہ جو مجھے حدیث بیان کرتا
 ہے اگر تو اس میں جھوٹا ہو تو تمہیں ابو حنیفہ اور زفر کے گناہ پڑیں جو کہ جان بوجہ کہ حدیث اور انکو
 چھوڑ کر تباہی میں گھبراتے ہیں ابو حنیفہ سے ایک مرتبہ بیٹے کی چیزوں کے بارے میں
 سوال ہوتا ہے اور وہ ہر سوال کے جواب میں حلال ہو حلال ہو کہتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نشہ
 والی شراب کے بارے میں سوال ہوتا ہو تو کہتے ہیں وہ بھی حلال ہے ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے
 یہ سنا کہ لوگوں نے انکی نفرت سے تم اسے ہرگز قبول نہ کرنا ابو جعفر کو اس روایت کے
 الفاظ سنا اور شکر میں شک ہے آپ کا ایک فتویٰ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور

مسلم قال قال لي مالك بن انس اني تكلمت على ابي حنيفة عندكم قلت نعم قال
ما ينبغي ببلدكم ان تسكت آباءنا انما سمعنا بن محمد المعدل ان ابا محمد بن احمد بن
الحسن الصوفي ثني عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا ابو محمد عبد الوليد بن مسلم
قال قال لي مالك بن انس يذكروا بحقيقة ببلدكم قلت نعم قال ما ينبغي
ببلدكم ان تسكت آباءنا احمد بن محمد العتيقي والحسين بن جعفر السلمي
والحسن بن علي الجوهري قالوا انما سمعنا بن عبد العزيز البرقي ان ابا محمد عبد الوهاب
بن ابي حاتم الرازي ثنا ابي ثناء بن ابي سريح سمعت المشافعي يقول سمعت مالك بن النضر
يقول سمعت ابا حنيفة فقال نعم ما ظنكم برجل لو قال هذه السارية من ذهب
لقام دونها حتى يجعلها من ذهب وهي من خشب او حجارة قال ابو محمد
يعني كان يثبت على الخطا ويحتمل دونه ولا يرجع الى الصواب اذا بان لنا آباءنا
عليه بن محمد المعدل ان ابا محمد علي الصواف انما عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا منصور
بن ابي مزاحم سمعت مالك بن انس يذكروا بحقيقة فقال قالوا لادن كاد الدين
واآباءنا ابن رزق ان ابا بكر الشافعي ثنا جعفر بن محمد بن الحسن القاسمي سمعت
مصطفى بن مزاحم سمعت مالك يقول ان ابا حنيفة كاد الدين ومزكاد
الدين فليس له دين وقال جعفر ثنا الحسن بن علي الحلواني سمعت

اور سے دفن کیا جائے پھر کسی کو کفن کی ضرورت ہو تو وہ اسکی قبر کھود کر کفن نکال کر بیچ سکتا ہے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو ابو حنیفہ سے بڑھ کر خدا کے اوپر جرات کرنے والا نہیں پایا ایک مرتبہ ایک خراسانی شخص نے کہا مجھے ایک لاکھ مسائل آپ سے پوچھو ہیں تو کہنے لگے شرف کرو پوچھتے جاؤ میں جو اب دیتا جاؤں گا اب تم ہی بتلاؤ کہ اس بڑھکڑیہ تم نے کسی کو سنایا ہے؟ ابن ابی اسلیٰ فرماتے ہیں میں نے ایک سو نہیں انصاریوں کو پایا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ جب انہیں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو یہ کہتا اس سے پوچھو اور وہ کہتا اس سے پوچھو یہاں تک کہ مسائل پھر پہلے شخص کے پاس آجاتا میں نے دیکھا کہ فتویٰ دیتے وقت وہ کہنے لگتے تھے یہ حال تو تھا اون کا اور اب اس شخص کو دیکھو کہ کہہ رہا ہے لاؤ ایک لاکھ مسائل مجھ سے پوچھو میں جو اب ڈرگا بلواؤ اس سے زیادہ جرات والا کسی کو تم نے سنایا؟

مصرقا سمعت قالکما یقول الداء العضال الیہدک فی الدین ما یوحیہ من
 الداء الدطال اخطبونی ابو الفرج الطنجاوی عنی ثنا عن یحییٰ بن حماد الواعظی عن ائمتہ زان
 ذکرنا انہ سکت عنی ثنا علی بن زید الغراء عنی ثنا الحسینی سمعت مالکاً یقول قالکما
 فی الاسلام اسام عن ابی حنیفۃ آخر فی حصرۃ بن محمد بن طاهر الدقاقی عن ابی
 بن عبد الحافظ ثنا محمد بن محمد بن حفص ثنا ابو زکریا بن یحییٰ بن عاصم الکوفی
 ثنا ابو بلال الاسود عنی سمعت ابی یوسف یقول کما عندہم من اناد شریک و ابی ابراہیم
 بن ابی یحییٰ ثنا ہشام بن محمد بن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم قال شریک ثنا ابو اسحاق عن عمر بن مرثد قال قال عمر بن
 الخطاب رضی اللہ عنہ قال حفص ثنا الاعمش عن ابن ابراہیم عن علقمۃ قال
 قال عبد اللہ و قال لی ما تقول انت قال قلت قال ابو حنیفۃ قال فقل جاءک
 بسر قلت لہ بیہک ثلاث علیک لاسک آتانا القاضی ابو بکر احمل بن الخلیفی انا
 ابو محمد حاجب ابی احمد الطوسی ثنا عبد اللہ بن حاتم بن عذیب قال قال عفان
 سمعت ابی اعوانۃ قال اختلفت الی ابی حنیفۃ حتی مہرت فی کلامہ ثم خرجت
 حاجاً فلما قدما اتیت مجلساً فجلس احباً بہ لیساً لونی عن مسائل کنت
 عرفہا و خالفونی فیہا فقلت سمعت ابی حنیفۃ علیاً ما قلت فلما خرج مسألۃ

رائے کی مذمت اور اسکی برائی میں علماء کرام کے اقوال اور ضمیمہ
 امام صاحب پر جرح

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا کام ٹھیک ٹھاک
 یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے پیدا ہوئے اور انہوں نے رائے قیاس شروع کیا تو خوبھی
 ہلاک ہوئے اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ یہ روایت اور سند سے بھی مروی ہے اسمیں یہ لفظ ہیں کہ
 خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ متقیان فرماتے ہیں لوگوں کا کام درست رہا
 یہاں تک کہ ابو حنیفہ کو فتنے میں ہوئے اور تہی بصرہ میں اور ربیعہ مدینہ میں آئے جب
 غور کیا تو ان سب کو بھی قیدی لوگوں کی اولاد پایا۔ الہیہ روایت میں اسکے بعد بھی مروی
 ہو کہ پھر سفیان کو وہ کہہ کر کہنے لگے تمہارے شہر کے لوگ تو عطا کے اقوال پر تھے ہم نے جو غور
 کیا تو ہشام بن عروہ کے باپ کی روایت کہ بنی اسرائیل کا کام استقامت اعتدال پر پایا

اعنها فاذا هو قد رجع عنها فقال رأيت هذا احسن منه قلت كل دين يتحول
عنه فاحاجة لی فيه فنقصت ثیابی ثم لم اعد اليه واكتنا احمد بن الحسن انما خا
بن احمد ثنا عبد الرحمن بن منيب ثنا النضر بن محمد قال كنا نختلف الى ابي حنيفة
وشاخی معنا فلما اراد الخروج جاء ليودعه فقال يا شاخی تحل هذا الكلام
الى الشام فقال نعم قال تحل شرا كثير ابناً ثابن الفضل ان ابن درستويه ثنا
يعقوب ثنا عبد الرحمن بن ابراهيم ثنا ابو مسهر وقرأت على الحسن بن ابي بكر
عن احمد بن كامل القاضي ثنا الحسن بن علي قراءة عليه ان دحيما حدث قال
ثنا ابو مسهر عن مزاحم بن زفر قال لابي حنيفة يا ابا حنيفة هذا
الذي تقى به الذي وضعت في كتبك هو الحق الذي لا شك فيه قال
ما ادرى لعله الباطل الذي لا شك فيه ابنا نا على بن قاسم بن الحسن
المصري ثنا علي بن اسحاق الملقى سمعت العباس بن محمد سمعت
ابا لغيم سمعت زفر يقول كنا نختلف الى ابي حنيفة ومعنا ابو يوسف
ومحمد بن الحسن فكانا نكتب عنه قال زفر فقال يوما ابو حنيفة لابي يوسف
دحيك يا يعقوب لا تكتب كل ما سمعته متى فاني قد ادرى الراى اليوم
فان تركه غدا وادى الراى غدا وان تركه بعد غد اخبر في الخلال ثنا

یہاں تک کہ انہیں نوٹھی نیچے ظاہر ہوئے اور انھوں نے اسے قیاس شروع کر دیا جس سے خود
گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا سفیان کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو ربیعہ کو بھی قیدی کا
لو کا پایا اور بتی اور ابو حنیفہ کو بھی تو ہم نے سمجھ لیا کہ یہ اور وہ برابر ہیں سفیان بن عیینہ
کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو سب سے پہلے اس کام کو بدلتے والا ابو حنیفہ کو کونے میں پایا اور
بتی کو بصرے میں اور ربیعہ کو مدینہ میں جب ہم نے غور سے دیکھا تو ان سب کو ہم نے قیدی
لوگوں کی اولاد میں پایا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ہم نے قید شدہ لوگوں کی اولاد پر
اس روایت کو بد نظر رکھ کر جب نظر ڈالی تو کونے میں ابو حنیفہ کو بصرے میں عثمان بن عمار اور
مدینہ میں ربیعہ راہی کو اس طرح پایا خود یہ کہتے ہیں میں محمد بن سلمہ سے پوچھا کیا بات ہو کہ
عثمان کی رائے تمام شہروں میں پہنچ گئی لیکن مدینہ میں نہیں پہنچی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہو کہ مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہ ہو سکیگا اور یہ بھی دجالوں میں

ادعویہ فعلمتی دعاء وقال لی ثلاث مرات فلما استیقظت نسیتہ آہنا أنا محمد
 بن عبد اللہ الحبانی ان محمد عبد اللہ الشافعی ثنا محمد بن اسماعیل السلیانی ابوت ربیع
 الریم بن نافع ثنا عبد اللہ بن المبارک قال من نظر فی کتاب الحیل لابی حنیفہ
 احل ما حرم اللہ وحرم ما احل اللہ آخبر فی محمد بن علی المقرئ ان محمد بن عبد اللہ
 الحافظ النیسابوری سمعت ابا جعفر محمد بن صالح سمعت یحییٰ بن منصور الهمدانی
 سمعت احمد بن سعید الدارمی سمعت النضر بن شمیل یقول فی کتاب الحیل کذا وکذا امسئلہ
 کلہا کفر حتی الازہری ان محمد بن العباس ثنا عبد اللہ بن اسحاق المدائنی ثنا احمد
 بن موسیٰ الخزازی ثنا ہدیتہ وھو ابن عبد الوھاب ثنا ابواسحاق الطالقانی سمعت
 عبد اللہ بن المبارک یقول من کان عندہ کتاب حیل ابی حنیفہ یستعملہ ^{یفتی}
 بہ فقد بطل حجہ ویا نبت منہ املہ تہ فقال مولیٰ ابن المبارک یا ابا عبد الرحمن
 ما ادری وضع کتاب الحیل الا شیطان فقال ابن المبارک اللہ اعلم بوضع
 کتاب الحیل اشر من الشیطان آخبرنا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ
 بن خلف الدقاق ثنا عبد بن محمد الجوهری ثنا ابو بکر بن الاثرم ثنا زکریا بن سهل
 الهمدانی سمعت الطالقانی ابا اسحاق سمعت ابن المبارک یقول من کان کتاب
 الحیل فی بیئہ یفتی بہ او یعمل بما فیہ فهو کافر یا نبت امرأۃ و بطل حجہ قال

فتنہ سے بھی زیادہ ضرر والا ہوا ایک تو مرجعہ پر میں دوسرے سنت و احادیث کی وقعت
 کھٹانے میں حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں میرے علم میں دجال کے فتنہ کے بعد کوئی
 فتنہ ابو حنیفہ کی رائے قیاس کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کسی
 شخص نے اسلام میں وہ برائی نہیں ڈالی جو ابو حنیفہ نے ڈالی ہو مگر فلاں شخص نے جسے کوئی
 چڑھا دیا گیا۔ شریک کا قول ہو کہ اگر ہر قبیلے میں ایک ایک شرابی ہو یہ اس سے بہتر ہو کہ انہیں
 ابو حنیفہ کے خیال کا کوئی آدمی ہو۔ شریک بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ کوئی کی ہر ہر حویلی میں اگر
 ایک ایک پیٹھ والا ہو جو شراب پیتا ہو یہ اس سے بہتر ہو کہ وہاں ابو حنیفہ کے خیال میں
 کوئی آدمی ہو۔ ایوب نے ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر کیا تو کہا ان کا ارادہ ہو کہ اپنے منہ کی چھتہ
 سے خدا کے نور کو بچھا دیں اللہ تعالیٰ نہیں مانیکا جب تک کہ اپنا نور پورا نہ کرے۔ ایک مرتبہ
 ایوب مسجد حرام میں بیٹھ ہوئے تھے کہ ابو حنیفہ ان کی طرف آنے لگے انہوں نے کہا اچھا کہیں

ثقیل له ان فی هذا الکتاب اذا اذات المرأۃ ان تختم من زوجها ارتد عن
 الاسلام حتی تبین ثم تراجع الاسلام فقال عبد الله من وضع هذا فهو کافر بانه
 امرأته وعلی حجه فقال له خاقان المؤمن ما وضعه الا ابلیس فقال لندی
 وضعه عندی ابلیس من ابلیس فقال ذکر یانا الحسن بن عبد الله النیسابوری
 قال اشهد علی عبد الله یعنی ابن المبارک شهادۃ یسأ بنو الله عنها قال لی یا حسین
 قد ترکت کل شیء رویتہ عن ابی حنیفة فاستغفر الله وانوب الیہ فقال
 ذکر یا سمعت عبد الله وعلی بن شقیق کلیمهما یقولان ابن المبارک کنت اذا نلت
 مجلس سفیان فشتت ان تسمع کتاب الله سمعته وان شئت ان تسمع
 آثار رسول الله صلی الله علیہ وسلم سمعته فان شئت ان تسمع کلام منی الزهد
 سمعته واما مجلس لا اذکرا فی سمعت فیہ قط صلی علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 مجلس ابی حنیفة آخبر فی الخلال شی عبد الواحد بن علی القاضی نا ابراهیم
 محمد بن سعید بن حماد قال قال ابو داؤد سلیمان بن الاشعث البجستانی
 قال ابن المبارک ما مجلس رأیت ذکر فیہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم قط ولا یصلی
 عنیہ الا مجلس ابی حنیفة وما کنا نأمنیہ الا حقیقة من سفیان الثوری
 آخبر فی الوصل احمد بن الحسن بن القاضی الدینوری ان ابو بکر احمد بن محمد بن

اسک و بال پیپر ٹیو چانچر لوگ اٹھ کر علی بن شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ میں سوا خدہ خدہ کی جرات کے اور کیا تھا؟ امام
 اعلیٰ بسا اذین فرمایا کرتے تو ابو حنیفہ اسلام کو طرہ و کرہ کر دیو ابو حنیفہ کی موت کی خبر نہیں پہنچ کر کہا اللہ شکر ہے کہ میرا
 کے شیرازے کو بھیج رہا تھا۔ سفیان کے پاس جیائے امتثال کی خبر پہنچی تو اسے تعالیٰ کی حمد کی اور
 کہا مسلمانوں نے آج اسے راحت پائی مسلمانوں میں کوئی شخص اس سے زیادہ اسلام کے بیٹے
 بدشگون پیدا نہیں ہوا اور اعلیٰ کا قول یہ کہ مسلمانوں میں کسی نے اسلام کو ابو حنیفہ سے
 زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔ اور زاعمی اور سفیان کہتے ہیں مسلمانوں پر ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی
 بدشگون پیدا نہیں ہوا۔ امام شافعی فرماتے ہیں مسلمانوں پر کوئی شخص برائی لانے میں ابو حنیفہ سے بڑھ
 نہیں ہوا سفیان کا قول یہ کہ اسلام کو ابو حنیفہ کے ہاتھوں جو ضرر پہنچا ہے اس سے زیادہ
 کسی مسلمان بچے کے ہاتھوں نہیں پہنچا۔ ابن عون کہتے ہیں اسلام میرا ابو حنیفہ سے بڑھ کر کوئی
 بڑا آدمی پیدا نہیں ہوا اس نے اسلام کا شیرازہ بالکل بھیج دیا ابن عون یہ بھی کہا کرتے تھے

اسحاق السبیحی الحافظ ثنی عبد اللہ بن محمد بن جعفر ثنا لھرون بن اسحاق سمعت

محمد بن عبد الوہاب القناد حضرت مجلس ابی حنیفہ فرأیت مجلس لغولا
وقاد فیہ و حضرت مجلس سفیان الثوری فكان الوقار والسکینۃ والعلم

فلزمته آبنائا ابن رزق انا جعفر بن محمد بن نصر الخلدی ثنا محمد بن عبد اللہ

بن سلیمان الحضرمی ثنا احمد بن الحسن الترمذی سمعت القریابی سمعت الثوری

ینہی عن عجاکستہ ابی حنیفہ واصحاب الرأی آبنائا ابوبکر احمد بن محمد بن

عبد اللہ بن ابان المتغلی الہیثمی ثنا احمد بن سلیمان النخاسی ثنا احمد بن محمد

بن شاہین ثنا محمد بن سہل سمعت محمد بن یوسف القریابی یقول کان

سفیان ینہی عن النظر فی رأی ابی حنیفہ قال وسمعت محمد بن یوسف و

سئل هل روی سفیان الثوری عن ابی حنیفہ ثبیا قال معاذ اللہ سمعت

سفیان یقول ربما استقبلنی ابو حنیفہ یسألنی عن المسئلة فاجیبہ و

انا کانه وما سألته عن شیئ قطع آبنائا القاضی ابوبکر محمد بن عبد الداود

انا عبد اللہ بن احمد بن یعقوب المقرئ ثنا محمد بن الحسین بن حمید بن الربیع

ثنا محمد بن عمر بن الولید سمعت محمد بن عبد اللہ الطنائسی سمعت سفیان بن زکیہ

بن الجراح و ذکر حدیث ابو حنیفہ فقال یتعسف الامور فیر علم ولا سئة

کہ اسلام میں کوئی بچہ ابو حنیفہ سے بڑے نہ کر رہے ہوں سپید انہیں ہوا ابن عون نے ابوبکر بن حاد بن

سے فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے تم میں کچھ لوگ خدا کی راہ سے روکتے دے ہیں سلیمان بن حرب کہتے ہیں

ابو حنیفہ اور ان کے ہم خیال لوگ دہیں جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ابو حنیفہ کا ذکر ایک مرتبہ

بقی کے پاس ہوا تو کہتے لگے اس شخص نے دین کے بڑے حصہ میں خطا کی اس کا کیا حال ہو گا؟ سفیان

کہتے ہیں سو اس کا کیا گیا کہ آپ ابو حنیفہ کے کلام اور ان کے فتوؤں کو کیوں نہیں دیکھتے کہا میں اس شخص کی باتوں

دیکھ کر کیا کروں؟ جسے نرمی اور لامیت سے محروم رکھا گیا تھا حضرت امام مالک سے سوال ہوتا ہے

کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول کے کیا معنی ہیں؟ جو وہ فرماتے ہیں کہ یکا الذکا

الخصمال کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں ہلاکت والی بیماری ہو اور ابو حنیفہ ہی وہی ہلاکت

والی بیماری ہے۔ امام مالک نے ایک مرتبہ ولید بن مسلم کو پوچھا کہ کیا تمہاری طرفہ ہی ابو حنیفہ کی

راخ کو سنی جاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تمہاری شہر رہنے کے قابل نہیں۔ ایک بار روایت

آبنا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الا با و ثنا سفیان بن زکیع بن الجراح سمعت
ابی یقول ذکر و ابا حنیفة فی مجلس سفیان فقال کان یقال عوذوا باللہ
من بشر النبطی اذا استعرب و قال حدثنا الا با و ثنا ابراہیم بن سعید
ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قیس بن الربیع عن ابی حنیفة فقال من
اجہل الناس ما کان اعلمہم ہالم یکن آباءنا البرمکی ثنی محمد بن عبد اللہ بن
خلفہ ثنا محمد بن الجہری ثنا ابو یکر لا شرفہ ثنا سعید بن داود ثنا حجاج
سألت قیس بن الربیع عن ابی حنیفة فقال انا من اعلم الناس بہ کان اعلم
الناس ہالم یکن و اجہلہم ہما کان آباءنا ابرقانی ثنی محمد بن احمد بن محمد
الاردجی ثنا محمد بن عبد الا با و ثنا زکریا بن یحییٰ الساجی ثنا بعض اصحابنا قال
قال ابن ادریس فی الاستہمی ان یخرج من الکوفة قول ابی حنیفة و ثنی
المسک و قراءۃ حنفیہ و قال زکریا سمعت محمد بن الولید البشیری قال کنت
قل تحفظت قول ابی حنیفة فبینا الایما عند ابی حاتم قد دست علیہ
شیئاً من مسائل ابی حنیفة فقال ما احسن حفظک و لک ما دعاک ان
تحفظ شیئاً یحتاج الی ان یتوب اللہ مثله آباءنا ابرقانی انا ابن سالم الا با و ثنا
احمد بن عبد اللہ العتکی ابو عبد الرحمن و سمعت منه بمع قال ثنا مصعب

بن زکریا امام مالک نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ کا بچہ چاہتا ہاں طرف ہی ہو اور میری ماں کہنے پر فرمایا ہاں
تہاں کشمیر میں رہنا چاہیے حضرت امام مالک بن انس سے سوال ہوا کہ کیا آپ ابو حنیفہ کو سچا پتہ
ہیں کہا یا ان اس شخص کو کیا جانتے ہو؟ جو کسی لکڑی یا پتھر کے ستون کو سونے کا کہ دعوت دے نہ کہ پڑا ہوا
حب ناس کا سونے کا ہونا چاہئے ابو محمد کہتے ہیں مطلب یہ ہو کہ وہ اپنی خطا پر بھی غم جاتا ہو
اور عجب بازی کئے جاتا ہو اور باوجود حق ظاہر ہو جانے کے اپنی بات کی توجہ کو نہیں چھوڑتا۔ امام
مالک ابو حنیفہ کے ہاں فرمایا کرتے تھے جو یہ دین سے مکر اور دھوکہ کرتا ہو اور روایت میں یہ بھی ہو کہ دین
سے مکر کرنے والا دین دار نہیں ہوتا۔ امام مالک فرماتے ہیں ہلاکت والی بیماری جو دین کو ہلاک کر دے آہستہ
ابو حنیفہ بھی ہیں امام مالک کا فرمان ہو کہ اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے زیادہ مشہور نہیں
پیدا ہوا۔ ان کے پاس ابو یوسف شریک ابراہیم بن ابی یحییٰ سیحی ہو کہ صلح مولیٰ تو مہ نے
بر و اہمیت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بن خازجة بن مصعب سمعت حماد يقول في سعي الجاهل وما علم ابى حنيفة
 علم ابى حنيفة احدث من خضاب حتى هذه آياتنا ابو بكر احمد بن علي بن
 عبد الله النخعي الطيمهري ثنا ابو يعلى العبد الله بن مسلم الدباس ثنا الحسين
 بن اسماعيل ثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد ثنا يحيى بن ادم ثنا سفيان بن
 سعيد وشريك بن عبد الله والحسن بن صالح قالوا ادركنا ابى حنيفة وما يعرف
 بشيء من الفقه وما يعرف الابا بخصائصه آخر في الحسن بن علي طاب ثناء عبد الله
 بن عثمان بن محمد بن بيان الصغار ثنا علي بن محمد الفقيه المصري ثنا
 عصام بن الفضل الرازي سمعت المزني سمعت الشافعي يقول ناظر
 ابو حنيفة رجلا فكان يرفع صوته في مناظرة اياه فوقف عليه رجل فقال
 الرجل لا ابى حنيفة اخطأت فقال ابو حنيفة للرجل تعرف
 المسئلة ما هي قال لا قال فكيف تعرف الى اخطأت قال اعرفك ان كان
 لك الحججة ترتفع بصاحبك واذا كان عليك تشعب وتجليب آياتنا الباق
 قال انا ابو يحيى فنجي به بن خازجة بن حمدان البصري الاسفراييني
 املاونا ابو العباس السراج سمعت ابا قلادة سمعت سلمة بن سليمان
 قال قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة محنتا قال ما كان بخلق لنا

اور شريكتے بروایت ابواسحاق بروایت عمرو بن ميمون بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بیان فرمایا اور حفص نے کہا میں اعرش نے خبر دی انہیں براہیم نے انہیں غفر نے اسے حضرت عبد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے ہارون نے کہا تم بھی کچھ بیان کرو میں نے کہا ابو حنيفة نے کہا ہارون نے
 کہا تو قبرائی لایا اسے ہشامیہ و سریر غاک پڑے ابو عوانہ کہتے ہیں میں ابو حنيفة کے پاس آتا جاتا
 یہاں تک کہ ان کے کلام میں ابھر ہو گیا اب میں حج کے لیے گیا وہاں اس کے کمر پھر انکی مجلس میں بیٹھا تو ان کے
 شاگردوں نے فریاد کی مجھے مسائل پوچھنے شروع کئے جو مجھے ابھی طرح معلوم تھے میں نے جواب دیے لیکن وہ
 طیر و جواب میں اختلاف کیا میں نے یہ مسائل ابو حنيفة سے ہی سنے ہیں اور وہی جواب ہیں
 دیئے ہیں میں نے انہیں جواب دیا کہ تو میں نے ان سے وہ مسائل پھر دریافت کئے انہوں نے پہلے جواب
 کے خلاف انکی مرتبہ جواب دیئے میں نے کہا یہ تو کہا میری سمجھ میں اس وقت وہ اچھے جواب تھے
 اب یہ ان سے اچھے جواب ہیں تو میں نے سب انکے مسائل اور فتوے رجوع کر لیا میں نے کہا

کان یصیر فشیطان فی الخوض الی الظہر ومن انظر الی العصور من العصر الی
 المغرب ومن المغرب الی العشاء فتی کان یجھد او سمعت ایا قد امت
 سمعت سلمہ بن سلیمان قال رجل لا یزال یبارک کان ابو حنیفۃ یجھدھا قال لا
 ما کان یخلیق لذلک عطاء واقبل علی الی العطون اخبر فی الازھر ثنا محمد
 بن العباس ثنا ابوالقاسم بن بشار ثنا ابراہیم بن راشد الدربی قال سمعت ابا یوسف
 فہمد بن عوف سمعت عابد بن سلمۃ یکنی ابا حنیفۃ ابا حنیفۃ ابنا ابی رزق انا عتقا
 بن احمد بن حنبل بن اسماعیل سمعت المہدی یقول لابی حنیفۃ اذا کنا ابو حنیفۃ
 لا یکن عن ذاک یظہر فی المسجد الحرام فی حلقتہ والناس یرجوا الی العتقۃ
 ثنا یوسف بن احمد الصیدلانی ثنا محمد بن عبد العزیز بن زکریا بن یحیی الحلوانی
 سمعت محمد بن بشار البغدادی یقول قلما کان عبد الرحمن بن مہدی یدکر
 ابا حنیفۃ الا قال کان بیتہ و بین الخجائب ابنا البرقانی قرأت علی محمد
 بن محمد السمری فی حدیثک محمد بن علی الخانظ قال قیل لبشار وانا اسبح
 اسمعت عبد الرحمن بن مہدی یقول کان بیلابی حنیفۃ و بین الخجائب
 فقال نعم وقد قال لی ابنا ابی الفضل انا ابن درستیوہ ثنا یعقوب ثنا محمد
 بن بشار سمعت عبد الرحمن یقول بیلابی حنیفۃ و بین الخجائب ابنا ابی رزق

سبحان اللہ پھر تو دین کا ہر وقت ہیر پھیر ہی ہزار میگا مجھے ایک کی ایسی فقہ کی کوئی حاجت نہیں چاہیچہ
 میں کپڑے و جھانڈے کروا کر اسے اٹھ کھڑا ہوا پھر کبھی وہاں نہ گیا۔ نصر بن محمد کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ
 کے پاس آتے جاتے جو ہمارے ساتھ ایک شام بھی تھا جب شامی نے اپنے وطن جانیگا راضہ کیا تو آپ
 اسے پہنچانے آئے اور کہنے لگے شامی کیا تم ان فتوؤں کو شام بجاؤ گے اس نے کہا ہاں کہا تم ہر
 رات کی اپنے ساتھ لیاؤ گے مزاحم بن زفر نے ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ سے کہا امام صاحب یہ جو آپ فتوے
 دیتے ہیں اور اپنی کتاب میں کہتے ہیں آپ کے نزدیک وہ سراسر حق میں فرمایا کیا خیر شایہ تہ سراسر
 اصل ہی ہوں امام زفر کہتے ہیں ہم امام صاحب کے پاس آتے جاتے تو اور ہمارے ساتھ ابو یوسف اور محمد
 بن حسن بھی تو ہم انکی باتیں کہہ لیا کرتے جو ایک روز امام صاحب نے ابو یوسف سے کہا ابو یوسف
 تمہیں افسوس ہو تو مجھے جو کچھ سن اسے لکھا کر میں تو آج کی بات کل چوڑ دیتا ہوں اور
 کل کی بات پرسوں چوڑ دیتا ہوں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ نے قاضی ابو یوسف اپنے

بن الصبیح ثنائی سفیان بن حذیفہ قال قال مساور الوراق سے ادا اہل رأی
 حاکم ورنہ بابتہ من الفتیاء طریقہ - اتینا ہم بمقیاس صحیحہ صلیب من طرازی حنیفہ
 اذا سمع الفقہیہا وعاہا: واستبہا بحسب صحیفہ - فاجابہ بعضهم بقولہ: اتینا
 بقول اللہ فیہا: وایات عجوزہ شریفہ - فکم من فزع معصنۃ عصف: احل حرامہا
 بابی حنیفہ - فکان ابو حنیفہ اذا رأی مساور الوراق اوسع الہ وقال ہا ہنا ہا ہنا
 انما کان ابن رزق انابنا الابرار ثنائی ابو صالم ہدایتہ بن عبد الوہاب لمرودی قدیم
 علیہا شفیق بلخی فجعل یطری ابی حنیفہ تقبیل لہ لا تظہر ابی حنیفہ برونہا فہم
 لا یجتہونک قال المیرقد قال مساور الوراق سے اذا الناس یوما قالینا جبا بیلہ من
 من الفتیاء طریقہ - اتینا ہم بمقیاس تلید: طریقا من طرازی حنیفہ فقال
 اما سمعت ما اجابہ قال رجل سے اذا ذوالرأی خاصم عن قیاس: وجاء ببدعہ
 ہنۃ خفیۃ - اتینا ہم بقول اللہ فیہا: واثار بردۃ شریفۃ فکم من فزع
 معصنۃ عصف: احل حرامہا بابی حنیفہ - اتینا ابن رزق ثنائی بن احمد
 الدقاق ثنائی ادریس بن عبد الکریم سمعت یحیی بن یوسف ثنائی صاحب لنا ثقۃ قال کنت
 جاکسا عند ابی بکر بن عیاض فجاء اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ فجلس فقال

دعا کہ بھول گیا عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جسے ابو حنیفہ کی کتاب یا محل کو دیکھا وہ یقیناً خدا کے حرام کو
 حلال اور حلال کو حرام کر دیگا۔ نصرت شمل کہتے ہیں اس کتاب میں بہت مسائل بالکل کفر میں حضرت عبداللہ
 بن مبارک فرماتے ہیں جسے پاس ابو حنیفہ کی کتاب یا محل لیٹے جیسے جیسے سکھاؤ ہیں ہو اور اس پر عمل کر کے
 فتویٰ دیو تو اسکا حج باطل ہو جائیگا اور اسکی بیوی پر طلاق پڑ جائیگی ابن المبارک کے موعلی نے کہا میں
 جانتا ہوں جیلوں کی کتاب کو کسی شیطان نے بنائی ہو ابن المبارک کہنے لگے جسے جیلوں کی کتاب
 بنائی ہو وہ شیطان ہے بھی زیادہ برا ہو۔ ابن المبارک فرماتے ہیں جسے گھر میں یہ جیلوں کی کتاب ہو اور
 وہ اسکے مطابق فتویٰ دیتا ہو یا عمل کرتا ہو وہ کافر ہو اسکی عورت پر طلاق پڑ جائیگی اسکا حج باطل
 ہو جائیگا ان کو کہا گیا کہ اس کتاب میں ایک جلیبہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ جب عورت اپنے فاوندر سے
 خلع لٹا دے تو اسلام چھوڑ کر کافون جاتے مرتد ہو جائیکے بعد جب الگ ہو جائے پھر اسلام قبول کرے
 عبداللہ فرماتے لگے اس کتاب کا لکھنے والا کافر ہو اسکی بیوی اسکی الگ ہو اسکا حج باطل ہو خاقان
 مؤذن نے فرمایا اسے کسی امیر نے لکھی ہوگی حضرت عبداللہ نے فرمایا واقعی اس کا مصنف میرے

ابو بکر من هذا فقال يا ابا بکر فضرب ابو بکر سبيلہ علی رکبۃ اسہیل ثم
 قال کم من فرج حرم ابا حہ جدنا آبنائنا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابرشنا
 العباس بن صالح سمعت اسود بن سالم قال ابو بکر بن عیاش شہودا لله وحید فی حنیفہ
 أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد انما عمل بن العباس ثنا احمد بن نصر الحافظ ثنا
 ابراہیم بن عبد الحکیم ثنا ابو محمد قال قال ابو بکر بن عیاش یقولون ان ابا حنیفہ کثر
 علی القضاء اما ضرب علی ان یكون عریفا علی طرہا کما الخزازون أخبرنی
 الحسن بن عبد اللہ المقرئ ثنا محمد بن بکر ان البراد ثنا محمد بن محمد ثنا محمد
 بن حفص هو والدی سمعت ابا عبدید کنت جالسا مع الاسود بن سالم فی
 مسجد الجامع بالرصافة فتناکر و امسئلة فقلت ان ابا حنیفہ یقول فیہا کیت
 کیت فقال لی الاسود تنکر ابا حنیفہ فی المسجد فلم یکن لی حتی مات أخبرنی محمد
 بن احمد بن یعقوب انما عمل بن عبدیلم انضی سمعت محمد بن حاکم البزاز سمعت الحسن
 بن منصور سمعت محمد بن عبد الوہاب یقول قلت لعلی بن عتام ابو حنیفہ حجة
 فقال لا للدين ولا للمیأ آبنائنا ابو حاکم عمر بن احمد بن ابراہیم العبدی لیس فی
 بنیسا اور انما عمل بن احمد بن القطیف العبدی یحیی بن علی البجلي ثنا محمد
 بن یونس ویکب بن المیسون یحیی بن ابی ابلیس بن یحیی حضرت حسین بن عبد المدنیسا پوری قسم کھا کر فرماتے
 ہیں کہ مجھے امام عبد المدین مبارک نے فرمایا اے حسین میں ابو حنیفہ سو بڑے گھمے روا ہیں ہیں نہیں میں ان
 جو پڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن المبارک کا فرقان ہو کہ اگر تم حضرت
 سفیان کی مجلس میں جاتے تو اگر کتاب اللہ سننا چاہو تو سن سکتے ہو اگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سننا چاہو تو سن سکتے ہو اگر زہد و تقویٰ کی باتیں سننی چاہو تو سن سکتے ہو لیکن ایسی
 مجلس نہیں مجھے یاد نہیں کہ میں اس میں کبھی صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ سنا ہو وہ مجلس ابو حنیفہ کی مجلس
 یہی حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی مجلس کہ جس میں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
 آئے اور حنفیہ پر درود نہ پڑھا جائے کوئی نہیں دیکھی سوائے ابو حنیفہ کی مجلس کے کو وہاں نام نہ تھا
 پر درود نہیں بھیجا جاتا تھا ہم کبھی کبھی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی چوری چھپی اس مجلس میں
 چلو آتے تو محمد بن عبد الوہاب فتاد فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کی مجلس میں گیا پہنچا اسے ایک نوحہ مجلس
 پائی جس میں کوئی وقار و مقام نہ تھی میں سفیان ثوری کی مجلس میں بھی گیا وہاں میں سکینت و کجی اور

بن احمـل القمي بمصر ثنا محمد بن جعفر الاسـدي قال كان ابو حنيفة يتهم شيطان
الطاق بالرجعة وكان شيطان الطاق يتهم ابا حنيفة بالناسخ فان خرج يوما ابو
الى السوق فاستقبله شيطان الطاق وانه ثوب يريد بيعه فقال ابو حنيفة
اتبيع هذا الثوب الى ربيع على فقال ان اعطيتني كفيلا ان لا تشتر قسـدا
بعك فبهت ابو حنيفة قال ولما مات جعفر بن محمد المتقي هو ابو حنيفة فقال
ابو حنيفة اما انا مات فقد مات فقال شيطان الطاق اما انا لمـن المنظر بن ابي
يعقوب الوقت المعلوم انما انا ابو يعقوب الحافظنا ابو محمد عبد الله بن جعفر بن حبان نا مسلم
بن عمام نا رسته عزه وبنو بن المساور قال سمعت جبريل وهو عصام بن يزيد
الاصبهاقي يقول سمعت سفيان الثوري يقول ابو حنيفة ضال مضل آتينا نا
ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب الاصبهاقي انا ابو بكر بن المقرئ نا سلمة بن
محمد القيسي نا ايوب بن اسحاق المسافري نا رجاء انسـدنا قال قال عبد الله بن
ادريس نا ابو حنيفة فتمال مضل وانا ابو سفيان ففاسق من الفساق وقال ايوب بن
ثابت نا محمد بن اسـطى نا يزيد بن هرون نا سمعت يزيد بن هرون يقول نا ريت قوما اشبه بالنصارى
من اهلنا ابو حنيفة نا احمد بن محمد العتيقي نا الحسن بن جعفر الاسلامي نا الحسن بن علي الجوهري نا ابو

وقار و شان و کبری تو پہنچی اسی مجلس میں ٹیٹھا اٹھنا شروع کیا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی مجلس سے روکتے ہو اور انہیں شریک ہونے کی مانع فرماتے ہو حضرت سفیان ابو حنیفہ کے مانو قیاس کے مسائل دیکھنے سے منع فرمایا کرتے تو محمد بن یوسف سے پوچھا جاتا ہو کہ کیا سفیان ثوری ابو حنیفہ سے کچھ مدعا بنایا ہو؟ جواب دیا معاملہ حضرت سفیان فرماتے ہو کہ بسا اوقات ابو حنیفہ جہم سے مسئلہ پوچھتے ہیں تو میں جواب دیتا ہوں لیکن ناخوش ہو کر اور جب تو کہیں اُسے کچھ بھی دریافت نہیں کیا سفیان بن کعب بن جراح امام حنفی کی نسبت فرماتے ہو کہ وہ علم اور حدیث کے بغیر کھینچ ناں کیا کرتے ہیں ایک مرتبہ امام حنفی کا ذکر آنا تو حضرت سفیان فرماتے گئے ہیں اس بھٹی کی برائی سے جب کہ وہ عرب بننے لگے اللہ کی پناہ مانگو۔ قیس بن ربیع سے امام ابو حنیفہ کی اہم سوال پڑتا ہو کہ وہ کیسے ہو؟ تو فرماتے ہیں جو ہو اور ہوا اُس سے سب زیادہ نازا افلا اور جو نہیں ہوا اُسکے بڑے جاننے والے اسی سوال کے جواب ہیں ایک مرتبہ فرمایا میں نہیں تام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں نہ جو کچھ کہ نہیں ہوا اسکے عالم اور جو ہو گیا اُسکے بڑے نہ جاننے والے ہو۔ ابن ادریس فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ کوہ سے ابو حنیفہ کا قول و شرعی کی خراب

اور مقامِ اہلِ دین کی مجلس سے

انا علی بن عبد العزیز البرقی انا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم نا محمد بن عبد الله
 بن عبد الحكم قال انا محمد بن ادریس الشافعی نظر فی کتب لاصحاب ابی حنیفة فاذا
 فیها مائة وثلاثون ورقة فقد رت منها ثمانین ورقة خلاف الکتاب والسنة قال
 ابو محمد لان الاصل کان خطاً فصارت الفروع ماضیة علی الخط و قال ابن ابی
 حاتم نا ابریم بن سلیمان المرادی سمعت الشافعی یقول ابو حنیفة یضع المسألة
 خطاً ثم یتقیس الکتاب کل علیها و قال ایضاً نا ابی ناهرون بن سعید الابی
 سمعت الشافعی یقول ما علم احد اوضح الکتاب اول علی اقول ما منی حنیفة
 ابنا نا ابن رزق نا عثمان بن احمد الدقاق نا محمد بن اسماعیل الرقی ثنی احمد بن
 سنان بن اسد القطان سمعت الشافعی یقول ما شبهت رأی ابی حنیفة
 الا بخیط السحارة ید کن الیخوی اخضر و ید کن الیخوی اصفر ابنا نا البرقی
 ثنی محمد بن العباس بن عمر الخزاز نا ابو الفضل جعفر بن محمد الصمدی
 و انثنی علیه ابو عمر جلنا نا المرزی ابو بکر احمد بن الحجیر سئلت ابا عبد الله
 و هو احمد بن حنبل عن ابی حنیفة و عمر بن عبد الله قال ابو حنیفة اشد علی المسلمین
 عن عمر بن عبد الله کان له اصحاب ابنا نا اصلحة بن عبد الله نا انا محمد بن عبد الله بن ابراهیم

اور حمزہ کی قرأت باہر نکلے۔ مجرب و بید بشری کہتے ہیں میں امام صاحب کے اقوال خوب حفظ کیا کرتا ہوں
 ابو عاصم کی مجلس میں ان کے بہت سے مسائل زبر سناؤ انہوں نے فرمایا کہ تیرا حفظ بہت ہی
 اچھا ہے لیکن وہ باتیں کیوں یاد کرتا ہو جن سے تجھے توبہ کرنی پڑے۔ ایک مرتبہ حاد نے جامع مسجد میں
 کہا کہ میری ڈاڑھی کے خضاب سے بھی ابو حنیفہ کا علم نو پیدا ہو۔ سفیان بن سعید شریک
 بن عبد الله اور حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ فقہ کے باہر نہیں البتہ جھگڑے کے
 باہر ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ کا ایک شخص سے مناظرہ ہوا تو پوری
 ادنیٰ ادنیٰ آواز سے بولنے لگے ایک شخص ہاں کہڑا ہوا تھا وہ کہنے لگا حضرت آپ علی ہیں
 امام صاحب اس سے کہا تم مسئلہ جانتے بھی ہو؟ اس نے جواب دیا میں مسئلہ نہیں جانتا کہا پھر
 تم نے کیسے جان لیا کہ میں خطا پر ہوں؟ اس لیے کہ جب آپ کے پاس دلیل ہوتی ہو تو تو آپ نرمی
 اور راستی سے گفتگو کرتے ہیں اور جب آپ دلیل سے خالی ہوتے ہیں بلکہ مقابل کے پاس
 دلیل ہوتی ہو تو آپ شور غل و رملند آواز سے مطلب جاری کرتے ہیں۔ ایک شخص ابن المبارک

اشافعی نا ایشیخ الاصبہانی نا الاثر فقال رأیت ابا عبد الله مزارا یعیب ابا حنیفة ومذہبہ
 ویحیی الشی من قوله علی الاکلا والشعب ابنا بشری بن عبد الله المروزی انا احمد بن حفص بن حمد بن
 ناعم بن جعفر الراشد نا ابوبکر الاثرقال ابو عبد الله ینافی تعقیقه فیلعن رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 مسند عن اصحابنا عن ابا یحیی عن ابا عبد الله عنہم ثم قال ابو حنیفة یرى علی الجاہلیة وتبسم
 کا المتعجب أخبرنی محمد بن عبد الله بن مائک القزینی نا ابن شریک بن الحسن بن الرادی نا محمد بن اسحاق
 بن محمد الغساسینی نا رأی سمعت ابا عبد حمید بن عبد الرحمن سمعت محمد بن یوسف
 البیه کنندی یقول قیل لاحمد بن حنبل قول ابی حنیفة الطلاق قبل النکاح قال
 مسکین ابو حنیفة کانہ لم یکن من اهل العراق کانہ لم یکن من العلم شیء قد جاء
 فیہ عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن الصحابة رضی الله عنہم وعن ثیف
 وعشرین من التابعین مثل سعید بن جبیر وسعید بن المسیب وعطاء وطائ
 وعکرة کیف یحتمل ان یقول تطلق آخر فی ابن رلق نا احمد بن سلیمان الفقیہ
 المعرف بالبخاری نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا مہشی ابن یحیی سمعت احمد بن
 حنبل یقول ما قول ابی حنیفة والبعرة عندی الاسواء آخر فی البہر فانی
 ثنی محمد بن احمد الرازی نا محمد بن علی الایادی نا زکویا بن یحیی المسامحی ففی محمد بن

سویچتہ ہو کہ کیا ابو حنیفہ مجتہد تھے؟ کہا وہ مجتہد ہونے کے قابل نہ تھے وہ قرآن کے قیاس کی وجہ سے
 میں ظہر تک درگھر سے عصر تک اور مغرب عشاء تک لگے رہتے تھے وہ مجتہد
 کہ بن گئے؟ اسی سوال کے جواب میں ایک مرتبہ فرمایا وہ اجتہاد کی قابلیت ہی نہیں رکھتے تھے عطا کو
 انہوں نے چھوڑ دیا اور ابو العطف کی طرف متوجہ ہو گئے عاصم بن سلمہ ابو حنیفہ کو ابو حنیفہ کہہ کرتے
 تھے۔ مہدی تو ہماری مجلس میں مسجد حرام میں ابو حنیفہ کو ابو حنیفہ کہا کرتے تھے۔ محمد بن بشار کے
 پاس جب کہی ابو حنیفہ کا ذکر آتا تو عموماً فرمایا کرتے تھے کہ ان کے اور حق کے درمیان حجاب اور پردہ تھا۔
 بند اس سوال تھا کہ کیا عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے کہ ابو حنیفہ کے اور حق کے درمیان
 پردہ تھا کہا ان انہوں نے خود مجھ سے فرمایا ہے۔ ایک اور سند ہے جی عبد الرحمن کا یہ قول مروی ہے عمر
 بن قیس فرمایا کرتے تھے جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے اقوال کے خلاف
 مکرر حضرت عمار بن زریق ابو الحارث سے فرماتے ہیں ابو حنیفہ کا خلاف کرتے تھے یا ان ٹھیک
 ہوگی اور بشری کا قول ہے کہ ان کا خلاف حق ہے۔ عمار بن زریق کہتے ہیں جب تم سے کوئی مسئلہ

روح سمعت احمد بن حنبل یقول لو ان رجلا من القضاء ثم حکم برأى ابی حنیفة ثم
سئلت عنه لرأيت ان ارد احكامه آخبر فی الحسن بن ابی طالب ان احمد بن نصر احمد
بن نصر بن ذلك نا ابو الحسن علي بن ابراهيم النجاد من نقطة نا احمد بن المسيب نا
ابو هبيرة الدمشقي نا ابو مسهر خالد بن يزيد بن ابی مالك قال احسب ابو حنیفة
الزنا و اهل الزنا و اهل الله و افسأله رجل ما لتفسير هذا فقال اما تحليل الزنا فقال
درهم و جزه بدرهمین نسيئة لا بأس به و اما الدماء فقال لو ان رجلا ضرب رجلا
بمحج عظیم فقتله كان على العاقلة دية ثم تكلم في شيء من الخوف لم يحسنه ثم قال
لو ضربه يا ابا قبيس كان على العاقلة دال و اما تحليل الزنا فقال لو ان رجلا و امرأة
اصيبا في بيت و هما معز قال ابوبن فقات المرأة هوزجی و قال هو هي امرأتی لم
اعرض لهما قال ابو الحسن النجاد في هذا ابطال الشرائع و الاحكام آباءنا القضاة
انا بشر بن احمد الاسفرا اثبتی نا عبد الله بن محمد بن سيار الفريهيا فی سمعت القاسم
بن عبد الملك ان عثمان سمعت ابا مسهر یقول كانت الائمة تلعن ابا فلانة على
هذا المنبر اشار الى منبر حنبل قال الفريهيا و هو ابو حنیفة آخبر فی الخلال نا ابو
الفضل عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد الزهري نا عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد السکري

پوچھا جائے اور نہیں اس کا علم ہوتا تو دیکھو ابو حنیفہ نے اس میں کیا کیا ہو یہ اس کے خلاف تم کہو مسئلہ کا صحیح
جواب ہو جائیگا۔ ابن عمار کہتے ہیں جب تجھے کسی مسئلہ میں شک ہو تو دیکھو اور ابو حنیفہ کے فتویٰ کو خلاف کر
کہو کہ حق و برکت ان کے خلاف میں ہے مسا و راق کہتے ہیں جب اہل رافضیہ فتوؤں کے طریقوں کو بیکرم سے
جھگڑتے ہیں تو ہم ان کے پاس ابو حنیفہ کے صحیح اور مضبوط قیاس پیش کرتے ہیں جسے فقیر سن کر یاد کرتے ہیں
اور کچھ لیا کرتے ہیں اس کے جواب میں کئی گنا ہم اس کے پاس اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک
کی بابرکت آیتیں پڑھتے ہیں ابو حنیفہ کی وجہ سے تو بہت سی پاکدامن پرہیزگار مرام عورتوں کی
شرمگاہیں حلال ہو گئیں ابو حنیفہ جب مسا و راق کو دیکھتے تو ان کی بڑی آؤ جھگڑتے اور کہتے
یہاں آؤ یہاں میٹھو تحقیق ملجی ایک مرتبہ ابو حنیفہ کی بڑی تعریف کرتے ہیں تو اسے کہا جاتا ہے و مرویہ
آپ یہ باتیں چھوڑ دیجئے مرویہ اس کی برداشت نہیں رکھتے تو وہ مسا و راق کے مذکورہ بالا
اشعار پر طعنے سناتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا ان اشعار کا جواب کچھ نہیں سنا؟ جیسے کہ اہل
اپنی رائے قیاس سے تم سخت بازی کرنے لگے اور اس روی اور مردار چیز کو ہمارے سامنے لائے تو

قال النعمان بن عبد الله الزرقاني سمعت الغرابي يقول كنا في مجلس سعيد بن عبد العزيز
 بدمشق فقال رجل رأيت فيما برى العالم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذراخ حل
 من باب الشرق يعني باب المسجد رمعه أبو بكر وعمر رضي الله عنهما وذكر غير واحد من
 الصحابة وفي القوم رجل متواضع الشيا رب ان نهيمه فقال نغف من هذا قلت قال
 هذا ابو حنيفة هذا ممن اعين بعقله على الحق فقال سعيد بن عبد العزيز ان الله
 انك صادق ولا انك رأيت هذا لم تكن تخسن لقول هذا آخبرني ابو الفتح محمد بن
 المظفر بن ابراهيم الجياطي نا محمد بن علي بن عطية انكي نا محمد بن خالد الاموي نا
 علي بن الحسن القرشي نا علي بن حرب قال سمعت محمد بن عامر الطائي وكان خيال يقول
 رأيت في الزوم كان الناس مجتمعين على دهر دمشقي ذخر شيخ طيب بشيخ
 فقال ايها الناس ان هذا ابن دين محمد صلى الله عليه وسلم فقلت لرجل الى
 جنبى من هذا ان الشيخان فقال هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه طيب
 بابي حنيفة آتيا نا القاضى ابو العلا محمد بن علي الواسطي نا عبد الله بن محمد
 بن عثمان المنفي بواسط نا طريف بن عبد الله سمعت ابن ابي شيبة وذكرنا
 حنيفة فقال اراه كان يهوديا آخبرني ابراهيم بن عبد الله بن مكي نا عبد الله

ہے اسکے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کافران اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور شریف حدیثیں سن
 کیں اور پہنے کہا کہ ابو حنیفہ کی وجہ سے کتنی ایک پاک و امن پرہیزگار عورتوں کی شرمگاہیں چھوڑاکی جانب
 سحرآمیز حلال ہو گئیں۔ ابو بکر بن عیاش کی مجلس میں ابو حنیفہ کے پوتے اسمعیل بن حاد بن ابو حنیفہ
 اسی اور سلام کر کے بیٹھ گئے ابو بکر نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں اسمعیل ہوں تو ابو بکر نے
 اسمعیل کی رانوں پر انی ہاتھ سے مارا اور فرمایا تیرے دادا نے بہت سی حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیں
 حضرت ابو بکر بن عیاش آدھا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ کے منہ کو کالا کرے۔ اور ابو بکر بن
 عیاش کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں ابو حنیفہ کو سنا قرافہ بنی بقول نہ کرنے پر دیکھنی یہ غلط ہے بلکہ انہیں
 چودہری بنی پر زور کوپ کیا گیا جیسا کہ رشیم فروش چڑھوں میں ستور تھا۔ ابو عبید کہتے ہیں میں سود
 بن سالم کے پاس رصافہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک مسک کا ذکر کیا گیا میں نے کہا اس میں
 ابو حنیفہ کی فتنی بی بی تو اسود نے خفا ہو کر کہا تو مسجد میں ابو حنیفہ کا ذکر کرنا جو ایسے بگڑے کہ
 مرتے دم تک پھر مجھے کلام نہ کیا۔ محمد بن عبد الوہاب نے ایک مرتبہ علی بن عثمان سے کہا ابو حنیفہ

ابن محمد بن محمد بن حماد العکبر بن محمد بن ایوب بن ابی نعیم ابراہیم الحریری
 وضع ابو حنیفہ اشیاء فی العلم لقیع الماء احسن منها وحدثت يوما شیئا من مسائلہ
 علی احمد بن حنبل فجعل ینحجب منها ثم قال کانہ هو ینبذ فی الاسلام ابنا نا ابن زرق
 انا ایت سالم انا اربا بار انا صلی بن لم یطلب السرخسی نا علی بن جریر قال کنت فی
 الکوفة فقد مت البصر و فیہا ابن المبارک فقال لی کیف ترکت الناس قال قلت
 ترکت بالکوفة قوما یزعمون ان ابا حنیفہ من رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 قال قلت اتخذک فی الکفر اما قال فلیک احتی ابتلت بحیثہ یعنی انه حدثت عنہ
 آخر فی محمد بن علی المقرئ انا محمد بن عبد الله النیسابوری سمعت ابا جعفر محمد بن صالح بن
 هاشم نا مسهر بن قطن نا محمد بن خبیث الاعین نا عبد بن جریر نا ابو دوی
 قال قد مت علی ابن المبارک فقال له رجل ان رجلین تماریا عندنا فی مسئلة
 فقال احدهما قال ابو حنیفہ وقال الآخر قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال
 کان ابو حنیفہ اعلم بالقضاء فقال ابن المبارک اعد علی فاعاد علیہ فقال کفر کفر
 فقلت بک کفرا وک اتخذ الکفرا اما قال ولم قلت بموا تلت عن ابی حنیفہ قات
 استغفر الله من روبا فی عن ابی حنیفہ آخر فی الحسن بن ابی طالب نا محمد بن محمد بن

حجت میں ؟ فرمایا نہیں نہ دین کے نہ دنیا کے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہتے تھے کہ شیطان
 طاق حضرت علی کے پھر واپس آنے کا قائل ہو اور شیطان طاق کہتا تھا ابو حنیفہ تناسخ کے قائل ہیں
 البکہن بازار میں دونوں کی مڑھ بھڑ ہو گئی وہ ایک کپڑا بچھا چاہتا تھا تو ابو حنیفہ کہنے لگے
 ہمسک ہاتھ سے بیچ دو حضرت علی رض کے دوبارہ واپس آنے پر اسکی قیمت ادا کر لی جائیگی اس نے کہا ہاں
 بیچتا ہوں لیکن تم اس بات کا ضامن دو کہ تم تناسخ میں بند نہ بن جاؤ گے اس جواب کو سنکر ابو حنیفہ
 حیران رہ گئے جب جعفر بن محمد ثقی کا انتقال ہوتا تو ابو حنیفہ کہنے لگے اب تو تمہارا امام مرگوا
 اس نے کہا ہاں لیکن تمہارا امام کو تو قیامت تک کی ڈھیل دی گئی ہو۔ سفیان ثوری کہا کرتے تھے ابو حنیفہ
 خود ہی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس فرماتے ہیں ابو حنیفہ
 گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ابو سفیان ناسق ہو۔ یزید بن یزید کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کی
 انگوٹھی دیکھی کہ اس کا کھنڈر انیس سال سے نہیں پایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کے شاگردوں
 کی کتابیں دیکھیں جن کے ایک سو بیس ورق تو میرا انداز سے اس کے اتنی ورق

یوسف نا عجل بن جعفر المطهری نا عیسیٰ بن عبد اللہ الطیلسی نا الحمید سمعت
ابن المبارک یقول یقول صلیت وراء ابي حنیفة صلیت وفي نفسي منها شق قال سمعت
ابن المبارک یقول کتبت عن ابي حنیفة اربعاً حداثاً اذا رحت الى العراق
ان شاء الله محروهاً ابناً ابراهیم بن محمد بن سلیمان المادنی انا ابو بکر بن المقرئ نا
سلامة بن محمود العیسی نا اسماعیل بن محمد وبه البیہکنا سمعت الحمید یقول
سمعت ابراهیم بن شماس یقول کنت مع ابن المبارک بالکوفة قال لئن رحت من هذه
لا اخرجت انا حنیفة من کتبی ابناً العقیقی نا یوسف بن احمد الصیدکائی
نا محمد بن محمد العقیلی نا ابراهیم بن جناد نا ابو بکر الاعین نا ابراهیم بن شماس سمعت
ابن المبارک یقول اضربوا على حدیث ابي حنیفة ابناً عیید الله بن عمر الواعظ
نا ابي نا عبد الله بن سلیمان نا عبد الله بن احمد بن حنبل ثنی ابي نا ابو بکر الاعین
عن الحسن بن ربیع قال ضرب ابن المبارک على حدیث ابي حنیفة قبل ان یموت با یام یسیر
کذا رواه لنا واظنه عن عبد الله بن احمد عن ابي بکر الاعین نفسه والله اعلم اخبرني محمد
بن احمد بن یعقوب ان محمد بن زبیر بن عیلم الضبی سمعت ابا سعید عبد الوہب بن احمد المقرئ
سمعت ابا بکر احمد بن محمد بن الحسن الملقی یقول سمعت محمد بن عبد بن الحسن بن شقیق

ضار رسول کتاب سنت قرآن حدیث کے خلاف تھے ابو محمد کہتے ہیں یہ اس لیے کہ اصل ہی
غلط تھی تو فرعون کا غلط ہونا لازمی ہو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ یہی فرمان ہو کہ ابو حنیفہ ایک
غلط مسئلہ بنا لیتے تو اور ساری کتاب کو اسی پر قیاس کرنے جاتے تو۔ آپ یہی فرمایا کرتے تو کہ
میری دانست میں کسی نے ابو حنیفہ سے زیادہ وہابی کتابیں وضع نہیں کیں امام شافعی کا یہی
قول ہو کہ میں نے تو ابو حنیفہ کی رائے کو دھاگے سے تشبیہ دی ہو کہ دھڑکھینچو تو سبز نکل
آئے اور دھڑکھینچو تو زرد نکل آئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پوچھا جاتا ہے
کہ مسلمانوں پر ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ تھا یا عمر دین عبید کا؟ تو فرمایا ابو حنیفہ کا اس لیے کہ اس کے
ساتھ اور شاگردوں کی جماعت تھی۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بسا اوقات
ابو حنیفہ کے عجیب بیان فرماتے تو اور ان کے ذہب کو عجیب والا کہتے تھے
اور اُن کے بعض مسائل کو کہیں بہ طور تعجب اور انکار کے بیان فرماتے تو۔ ایک مرتبہ حضرت
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ

[illegible]

صحیح بخاری احمد بن علی البیاضی قال لی ابو بکر بن شاذان قال لی ابو بکر بن
ابی داؤد جمیع ما روی ابو حنیفہ من الحدیث ما تہ وخصون حلالنا اخطا او قال
علی فی نصفہا آبنائنا ابن حوکانا ابن سالم نا الی یارنا ابراہیم بن سعید سمعت
ابا اسامہ یقول مرسل علی رقبۃ فقال من این اقبلت قال من عند ابی حنیفہ قال
یمکنک من رأی ما مضت وتروح الی اهلك بغیر ثقہ آبنائنا ابن رزق نا عثمان بن
احمد نا حنبل بن اسحاق نا بشر بن موسی نا الحبیثی قال قال سفیان کنت جاسا عند
رقبۃ بن مصقلة فرأی جماعة مختلفین فقال من این فقالوا من عند ابی حنیفہ فقال
رقبۃ یمکنہم من رأی ما مضی وینقلبوا الی اہلہم بغیر ثقہ آبنائنا العتیقی
نا یوسف بن احمد نا العقیلی ففی عبد اللہ بن الذہب المرزی نا محمد بن یونس نا بحال
سمعت یحییٰ بن سعید سمعت شعبۃ یقول کہ من تلب خیر من ابی حنیفہ اخیر
الہرکی نا محمد بن عبد اللہ بن خلف نا عبد بن محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم نا ابو عبد
نا عبد الرحمن بن مہدی سألت سفیان عن حدیث عامر فی المہتدۃ فقال اما من ثقہ
فلو کان یرویہ ابو حنیفہ قال ابو عبد اللہ والحدیث کان ابو حنیفہ عن
عامر عن ابی رزین عن ابن عباس فی المرأة اذا اردت ان تجلس ولا تقبل

مراد ابو حنیفہ فرمایا بی کہتے ہیں ہم دشت میں حضرت سعید بن عبد العزیز کی مجلس میں تہ
تو ایک شخص نے کہا میں نے سونے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
مشرقی دروازے سے تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
وغیرہ وغیرہ بہت سے صحابہ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین جتنے نام اس بزرگ نے ذکر کئے ہیں نے
دیکھا کہ تو میں ایک شخص میں کھیلے کپڑوں والا پراگندہ حال والا ہے حضور نے مجھ سے
پوچھا اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا ابو حنیفہ میں یہ شخص جو جسکی عقل نے فسق
دخول کی طرف رہبری کی سعید بن عبد العزیز نے فوراً فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے
ہیں اگر تم ایسا نہ دیکھتے تو ایسا بیان نہ کرے سکتے تو محمد بن عامر طائی ایک بڑے باخبر بزرگ
تہ فرماتے ہیں میں نے میں دیکھا کہ گویا لوگ دشت میں جمع ہیں کہ ایک بزرگ ایک شخص کو ہاتھ
ہوڑ لیکر گئے اور فرمانے لگے لوگو! اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بدل ڈالا
جو بزرگ میرے پاس کھڑے تھے میں نے اُسے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں اور جنکی نسبت

آبنا تا عبد اللہ بن عبد الواعظ نا ابی نا احمد بن مفلس نا مجاہد نا ابو سلمہ منصور
 بن سلمہ الخلیفی ابابکر بن عباس شریذ کرحدایت عاصم فقال واللہ ما سعه ابو حنیفہ
 قطا خبر فی علی بن احمد الزاری نا علی بن محمد بن سعید الموصلی نا یسیر بن سهل
 نا احمد بن حنبل نا مؤمل قال ذکرنا ابو حنیفہ عند سفیان الثوری فقال غیر ثقہ
 ولا مأمون غیر ثقہ ولا مأمون آبننا محمد بن عمر بن یکر المرقی نا عثمان بن احمد بن
 سمعان المرزازی ہیشم بن خلف نا محمد بن عیلان نا المتولی قال ذکر ابو حنیفہ
 عند الثوری وهو فی الحجر فقال غیر ثقہ ولا مأمون فلم یزل یقول حتی جازا الطوائف
 آبننا ابو سعید بن حسنوی نا عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ الخشاب نا احمد بن محمد
 نا ابراہیم بن ابی اللیث سمعت الاشجعی غیر مؤثق قال سأل رجل سفیان عن
 ابی حنیفہ فقال غیر ثقہ ولا مأمون غیر ثقہ ولا مأمون غیر ثقہ ولا مأمون
 آبننا البرقانی نا محمد السراج نا عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی ثوبی سمعت
 محمد بن کثیر الحبلی یقول کنت عند سفیان الثوری فذا کرحدایتنا فقال رجل حدثنی
 فلان بغير هذا فقال من هو فقال ابو حنیفہ فقال احللتی عن غیرہ آبننا
 محمد بن الحسین بن محمد المتولی نا اسماعیل بن محمد الصغیر نا الحسن بن الفضل

یہ فرما رہے ہیں وہ کون ہو؟ اس نے کہا یہ بزرگ توحفرت ابو بکر صدیق ہیں معنی اہل بیت اور جسے
 یہ باندھ کر لائے ہیں اور جسکی نسبت فرماتے ہیں یہ ابو حنیفہ و ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میری نزدیکی
 ابو حنیفہ ہو دی تھی۔ ابراہیم حری فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے علم میں ایسی چیزیں وضع کی ہیں کہ ان سے
 تو گندہ پانی بہتر ہو میں نے ایک دن ان کے چند مسائل حضرت امام احمد حنبل کے سامنے پیش کئے
 تو تو جب ساتھ فرمانے لگے کہ گویا شیخ تو اسلام کو نو آموز ہو۔ علی بن جریر کہتے ہیں کہ میں نے سے
 بعبرہ میں کیا وہاں ابن المبارک بھی تو مجھ سے بڑھنے لگے کوئی میں لوگوں کا کیا حال ہو؟ میں نے کہا
 کچھ لوگ تو ابو حنیفہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ آپ کو کفر میں امام
 بناتے ہیں یہ سکرورہ روئے یہاں تک کہ اسوؤں تو ڈار طوسی نہ ہو گئی اسپنے کہ انہوں نے بھی ابو حنیفہ
 سے روایتیں لی تھیں جریر بن زبیر کہتے ہیں میں ابن المبارک کے پاس آیا ایک شخص نے اُن سے کہا کہ ایک
 مسئلہ میں ہمارے پاس دو شخص جھگڑا کر ایک تو ابو حنیفہ کا قول پیش کرتا تھا دوسرا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حدیث تو پہلا کہنے لگا کہ ابو حنیفہ قضا کے احکام بہت زیادہ جانتے تھے ابن مبارک

الصمدی کا فی ناصح بن کثیر العبد کا تفسیر الشارحی قال رأیتہ رسالہ دجلہ مسئلہ
فانتاہ فیہا فقال لہ الرجل ان فیہا اثر قال لہ جرح قال عن ابی حنیفہ قال احدث علی غیر علی
ابننا ناضوان بن محمد بن الحسن المدینوری ثعلبی بن احمد بن عبد الہدی انی بہا نا الفضل
بن العقیل الکندی سمعت الحسن بن صالح سمعت ابا سلمۃ الفقیہ سمعت عبد الرزاق
بقول ما کنیت عن ابی حنیفہ الا اکثرہ رحالی وکان یروی عنہ یثقال وعشرین حلیا
ابننا ثعلبی بن احمد بن عبد المقری نا اسماعیل بن عبد الخطیب نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل سألت
ابی عن الرجل یرید ان یسأل عن الشیء من امر دینہ فما یبتلی ایل من الایمان فی الطلاق وغیرہ
وفی حصہ من اصحاب الرائی من اصحاب الحدیث لا یحفظون ولا یعرفون الحدیث الضعیف
ولا الاستناد القوی فلم یسأل لا اصحابا لرأی اولہم لام اعنی اصحاب الحدیث علی
ما کان من قولہ معروفہم قال یسأل اصحاب الحدیث ولا یسأل اصحاب الرائی ضعیف
الحدیث خیر من رأی ابی حنیفہ ابننا نا العقیقی نا یوسف بن احمد الصمدی کا فی ناصح بن
عمر العقیلی نا عبد اللہ بن احمد سمعت ابی یقول حدیث ابی حنیفہ ضعیف ورأیہ ضعیف
دا بننا نا العقیقی نا یوسف نا العقیلی نا سلیمان بن داؤد العقیلی سمعت

ابو کبیر وہ واقعہ پر بیان کرو میں نے دو بار کہہ سنایا تو فرمانے لگے یہ پہلا شخص کفر ہو گیا اس نے کفر کا کلمہ کہا
میں نے کہا حضرت آپ کی وجہ سے وہ کافر ہو ان کے کفر کے پیشوا آپ میں کہا یہ کیسے؟ میں نے کہا اس پر
کہ خود آپ ہی ابو حنیفہ سے روایتیں کرتے ہیں تو فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے ابو حنیفہ کی روایتوں سے استغفار
کرتا ہوں میری تو یہ جو حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پیچھے ناز پڑ ہی لیکن میں
رہمیں کھٹکا ہی رہا فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ سے چار سو روایتیں لی ہیں جب میں عراق جاؤں گا
تو انشاء اللہ سب مشادوں کا ابن المبارک نے ٹھہر میں کہا کہ میں یہاں سے جا کر اپنی سب باتوں ابو حنیفہ کا نام
مشادوں کا فرماتے تو ابو حنیفہ کی بات پر مارا و ماہن المبارک نے اپنے انتقال کو کچھ دن پہلے ابو حنیفہ کی
باتوں پر مارا و ماہر خیال ہو کر یہ روایت ابو بکر عین کی ہو و امرا علم حضرت عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں
امام زہری کی ایک حدیث نیچے ابو حنیفہ کے تمام کلام سے زیادہ پیاری ہو امام ابن المبارک
کا قول ہو کہ ابو حنیفہ حدیث میں یتیم تھے یہی قول دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ ابو قطن فرماتے
ہیں ابو حنیفہ حدیث میں کبھی نہ تھے حسن بن صالح کے پاس ایک شخص خاص کا ذکر ہوتا ہے جس نے ابو حنیفہ
کی صحبت اٹھائی تھی تو کہا اگر وہ کھنٹی کی نفقہ لیتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا و کبھی لسیا کرو

احمد بن الحسن الترمذی بقول صحیح و اخیراً عبد اللہ بن عثمان الواعظ نا اہل بن
 جعفر بن محمد السبکی نا افریابی جعفر بن محمد نا احمد بن الحسن الترمذی سمعت احمد بن
 حنبل یقول کان ابو حنیفہ یکنب لم یقل العقیقی کان احب فی القاضی ابو الطیب
 طاهر بن عبد اللہ المطیری نا علی بن ابراہیم البیضاوی نا محمد بن عبد الرحمن بن
 الجارود الرقی نا عباس بن محمد الدری سمعت یحیی بن معین یقول قال لہ رجل
 ابو حنیفہ کنہ اب قال کان ابو حنیفہ انہل من ان یکنب بصدوق الا ان فی حدیثہ
 کافی حدیث الشیخ آتیا نا عبد اللہ بن عبد الواعظ نا ابن نا محمد بن یوسف نا زرق نا جعفر بن ابی
 عثمان سمعت یحیی و سألہ عن ابی یوسف و ابی حنیفہ فقال ابو یوسف اوثق منہ فی الحکم ثلاث فکان
 ابو حنیفہ یکنب قال کان انہل فی نفسه من ان یکنب بقرآن علی ابی ثعلب نا محمد بن العباس نا الحسن نا احمد بن
 مسعود نا الفزازی نا جعفر بن درستی نا محمد نا یحیی نا محمد نا سمعت یحیی بن معین کان ابو حنیفہ
 لا یأمر بہ و کان ابیکنا و سمعت یحیی یقول مرۃ اخرى ابو حنیفہ عندنا من اهل الصدقات سلم یتیم
 بالکذب و لقد ضربہ ابن ہبیرۃ علی القضام فانی ان یكون فاضلیا آتیا نا العقیقی نا
 تمام بن محمد بن عبد اللہ الرازی بد مشق نا ابو المہدی عبد الرحمن بن عبد اللہ

کو کس سے سیکتے ہو۔ حضرت سفیان بن عیینہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اسے ابو محمد آپکو کچھ مسائل
 ابو حنیفہ کے بھی یاد ہیں کہا نہیں ہرگز نہیں بالکل نہیں اور میں اسے خوش ہوں۔ ابن نمیر فرماتے ہیں
 میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں بھی نہیں لیتے تو بھلا انکی رائے تو کیا مانتے؟۔
 حجاج بن ابی طارۃ کہتے ہیں ابو حنیفہ میں کون؟ اور انکی روایت قبول ہی کون کرتا ہے؟ اور ابو حنیفہ
 میں کیا چیز؟۔ یحیی بن سعید قطان محدث سے پوچھا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں کسی
 میں؟ فرماتے ہیں وہ حدیث جاننے والے نہ تھے۔ امام یحیی بن معین سے ابو حنیفہ کے بارے میں سوال
 ہوا تو فرماتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس حدیثیں تھیں ہی کونسی جو اسے کوئی پوچھتا۔ امام احمد بن حنبل
 رحمۃ اللہ علیہ سے امام مالک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرمایا وہ صحیح حدیثوں اور ضعیفہ رائے
 والے تھے امام ادزاعی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ضعیف حدیث اور ضعیفہ رائے
 والے امام ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ان کے پاس تو نہ تو رائے تھیں نہ حدیث
 امام شافعی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں صحیح حدیث والے اور صحیحہ رائے والے تھے۔
 ابو یکر بن ابوداؤد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت ہیں انہیں ہی

ابو جلی سمعت نصر بن محمد البغدادی سمعت یحییٰ بن معین یقول کان محمد بن الحسن کذا یا دیکان جهمیا وکان ابو حنیفة جهمیا ولم یکن کذابا ابنا ابنا بن رزق نا احمد بن حنبل بن عمر بن حنبل الرازی قال سمعت محمد بن احمد بن عاصم سمعت محمد بن سعد العوفی سمعت یحییٰ بن معین یقول کان ابو حنیفة ثقة لا یجحد بالحدیث الا ما یحفظ ولا یجحد بما لا یحفظ ابنا نا التلمیذی ثنی ابی نا محمد بن حماد بن ابی بصیر نا احمد بن الصلت الحاکمی سمعت یحییٰ بن معین وهو یسئل عن ابی حنیفة انثقة هو فی الحدیث قال نعم ثقة ثقة کان واللہ اویع منزل یدک وهو اجل قد لا ذالک ابنا نا الصیر نا عمر بن ابراهیم المقری نا مکرم بن احمد نا احمد بن عطیة قال سئل یحییٰ بن معین هل محدث سفیان ابی حنیفة قال نعم کان ابو حنیفة ثقة صدوق فی الحدیث والفقه مأمونا علی دین الله قلت احمد بن الصلت هذا احمد بن عطیة کان غیر ثقة ابنا نا ابن رستم نا ناهیه الله بن محمد بن حنبل انصر نا محمد بن عثمان بن ابی شیمه سمعت یحییٰ بن معین و سئل عن ابی حنیفة فقال کان

آدم کو آدم غلط اور خطا میں رقبہ کے پاس سے ایک شخص گزرا آپ نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو اُس نے کہا ابو حنیفہ کے پاس فرمایا اپنی خود ایجاد اور اسے نو کرتے ہو لیکن افسوس انہوں کی طرف لوٹ رہے ہو بغیر ثقہ کے ایک مختلف جماعت کو دیکھ کر اُس سے آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کہاں آئے انہوں نے کہا ابو حنیفہ کے پاس سے کہا ان لوگوں کو انکی رائے و قیاس کے چبائے ہوئے مسائل تو مل گئے لیکن یہ لوگ بغیر کسی قسم کی مضبوطی کے اپنے وانوں کی طرف لوٹتے ہیں شیعہ فرماتے ہیں شی کی ایک مٹھی ابو حنیفہ بہتر حضرت سفیان سے اس نایت کی بابت پوچھا جاتا ہو جس میں جو کہ جب غور و فکر ہوگا اسے جبل خاند میں ال دیا جائے لیکن اسے قتل کیجئے تو فرمایا اس دانت کو ابو حنیفہ عام وہ ابو ذریعہ وہ ابی عیاش سے روایت کرتے ہیں لیکن ابو حنیفہ ثقہ نہیں ہیں و ثقہ لوگ ہیں اسے کوئی روایت نہیں کرتا ابو بکر بن عیاش اس نایت کی بابت فرماتے ہیں خدا کی قسم ابو حنیفہ نے اسے عام سے ہرگز نہیں سنا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کے تلمیذ فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور نہ ابن و مامون ہیں دومرتبہ ہی فرمایا عظیم میں ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر حضرت سفیان کے پاس ہوتا ہو تو طواف پورا کرتے تک فرماتے رہتے ہیں وہ نہ ثقہ ہیں نہ مامون ایک روایت میں نہیں ہے

ضعیف فی الحدیث آہنا نا احمد بن عبد اللہ الانما طی انا محمد بن
المظفر انا علی بن احمد بن سلیمان المصری نا احمد بن سعید بن
ابی مریم قال وسألتہ یعنی یحییٰ بن عیین عن ابی حنیفۃ
فقال لا تکتب حدیثہ أخبرنا علی بن محمد الما لکی انا عبد اللہ
بن عثمان الصغار نا محمد بن عمران الصیرفی نا عبد اللہ بن
علی بن عبد اللہ المدینی قال وسألتہ یعنی ابیہ عن
ابی حنیفۃ صاحب الرأی فضعفه جدا و قال لو کان بین
یہدی ما سألتہ عن شیء و روی خمسين حدیثا اخطأ فیہا
أخبرنی عبد اللہ بن یحییٰ السکری انا ابو یوسف الشافعی
جعفر بن محمد بن الازہر قال ابی العلاء قال ابو حنیفۃ
ضعیف آہنا نا ابن الفضل نا عثمان بن احمد المدقاف
نا سهل بن احمد الواسطی نا ابو جعفر عمر بن علی قال
واو حنیفۃ النعمان بن ثابت صاحب الرأی لیس بالحق فظ

ان الفاظ کا دہرانا بھی جو ایک مرتبہ حضرت سفیان نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا
مجھے ایک شخص نے اس کے سوا یہ حدیث کی تو فرمایا وہ کون ہے کیا ابو حنیفہ فرمایا وہ اس فن سے آشناء
ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک مسئلہ کا جواب دیا جس پر ایک شخص نے کہا اس بار میں ایک اثر ہے
فرمایا کس نے کہا ابو حنیفہ سے کیا تو نے اس فن سے نا آشنا شخص کا نام لیا۔ عبد الرزاق فرماتے ہیں
میں نے ابو حنیفہ سے بیس اوپر کچھ روایتیں سنی ہیں لیکن عرف اس واسطے کہ ایک نام میری فہرست میں
بڑھ جائے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے والد
حضرت امام احمد سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کو امر دین میں کسی مسئلہ کی ضرورت پڑی خواہ وہ مسئلہ
ایمان کے بارے میں ہو خواہ طلاق وغیرہ کے بارے میں اب وہ چند اہل رائے کو پانا چاہتا ہے اور چند
اہل حدیث کو لیکن وہ اہل حدیث اگر اچھی طرح حدیث یاد نہ رکھتے ہوں اور ضعیف حدیث کی انہیں
بیچان نہ ہو اور قوی سند کو بھی وہ نہ جانتے ہوں تو وہ شخص مسئلہ کس سے پوچھے آیا اہل رائے سے
یا اہل حدیث سے فرمایا وہ اہل حدیث سے پوچھے اور اہل رائے سے برگز نہ پوچھو ضعیف
حدیث ہی ابو حنیفہ کے رائے سے اچھی ہے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ابو حنیفہ جبرٹ

مضطرب الحديث واهي الحديث وصاحب هوى آخذ بن عید
العزیز بن احمد الکثانی نا عبد الوہاب بن جعفر المنیدانی قال
نا عبد الجبار بن عبد الصمد السلی نا القاسم بن عیسیٰ الصفار
نا ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی قال ابو حنیفہ لا تتبعہ بحديثہ
ولا لرایہ آئنا نا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن محمد
الہزلی نا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ نا حدیث
قال ابو حنیفہ النعمان بن ثابت صدوق ضعیف
الحديث آئنا نا ابو حازم العبدی سمعت محمد بن عبد اللہ
الجوزجانی يقول قد رئی علیٰ مکی بن عبد اللہ وانا اسمع قبل
له سمعت مسلم بن الحجاج يقول ابو حنیفہ النعمان بن ثابت
صاحب الرأي مضطرب الحديث لیس له کثیر حدیث
صحیح آئنا نا البرقانی نا احمد بن سعید بن سعد نا عبد
الکریم بن احمد بن شعیب النسائی نا ابی قال ابو حنیفہ النعمان

بوتے تھے۔ ایک شخص نے امام یحییٰ بن معین کے سامنے کہا ابو حنیفہ جھوٹے آدمی
تھے فرمایا ابو حنیفہ جھوٹ بولنے سے پاک صاف تھے وہ سچے آدمی تھے لیکن
جس طرح اور بزرگوں کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں کلام ہے اسی طرح انکی بھی۔
ایک مرتبہ انہی سے ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے بارے میں سوال ہوتا تو جواب
دیتے ہیں کہ ابو یوسف ابو حنیفہ سے زیادہ ثقہ تھے سائل پوچھتا ہے پھر کیا
ابو حنیفہ جھوٹ بولتے تھے فرمایا وہ اپنے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ تھے کہ وہ
جھوٹ بولیں۔ یہی بھی افرماتے ہیں ابو حنیفہ میں کوئی حرج نہیں وہ روایت میں
جھوٹ نہیں بولتے تھے وہ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں آپر جھوٹ کی تہمت
نہیں انہیں ابن مہیرہ نے عہدہ قضا قبول کرنے پر مارا پیٹا بھی لیکن وہ
انکار ہی کرتے رہے۔ یہی یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن کذاب تو
اور جھمیہ تھے اور ابو حنیفہ جھمیہ تھے لیکن دروغ گو نہ تھے۔ فرماتے ہیں ابو حنیفہ
ثقہ شخص تھے انہیں جو حدیث یاد ہوتی اسی کو بیان کرتے جو حفظ نہ ہوتی

بن ثابت کو فی لیس یا القوی فی الحدیث ابننا نا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی انا محمد بن محمد بن محمد المفضل نا محمد بن معاذ ابو جعفر الفروزی نا ابوداؤد السنی نا الہیثم بن عدی قال وابو حنیفة النعمان بن ثابت الیتمی یم الله بن ثعلبة مولى لهم توفی ببغداد سنة مائة وخمسین ابناً نا ابن الفضل نا عبد الله بن جعفر نا یعقوب بن سفیان قال قال ابو نعیم سج وابناً نا ابن رزق نا ابن الفضل قال نا د علی بن احمد نا ق حدث ابن رزق نا احمد بن علی نا ابان نا یوسف یغیر بن موسی سمعت ابا نعیم یقول مات ابو حنیفة فی سنة مائة وخمسین وولد سنة ثمانین زاد یعقوب وكان له یوم مات سبعون سنة ابناً ابو نعیم الحافظ نا ابوبکر بن عبد الله بن عیسی الطلیج نا ابو جعفر محمد بن عبد الله الحضرمی سمعت عثمان بن ابی شیدة یقول مات ابو حنیفة سج وانا ابن الفضل انا جعفر بن محمد بن خالد نا محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی قال مات ابو حنیفة النعمان بن ثابت مولى یق یم الله بن ثعلبة سنة مائة وخمسین واخرجت انه كان ابن سبعین لفظها سوء ابناً نا الحسن بن الحسن بن العباس نا جعیسی نا سبیاق بن محمد النعمانی نا عبد الله

اُسے بیان نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ سائل کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا ابو حنیفہ ثقہ ہیں ثقہ ہیں خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے انکی قدر و عزت اس کے لائق نہیں کہ وہ جھوٹ کہیں۔ ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا سفیان نے ابو حنیفہؒ سے حدیث بیان کی ہے کہا ہاں ابو حنیفہ ثقہ تھے حدیث و فقہ میں سچے تھے اللہ کے دین میں مامون تھے لیکن اس روایت کی سند میں احمد بن عظیمہ ہیں اور وہ ثقہ شخص نہ تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ محدث میں ضعیف تھے۔ فرماتے ہیں انکی بیان کی ہوئی حدیثیں نہ لکھا کرو۔ امام علی بن عبد الدینؒ سے ابو حنیفہ اہل رائے کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ انہیں سخت ضعیف بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اگر وہ میرے سامنے بھی ہوتے تو میں ہرگز ان سے کوئی روایت نہ لیتا انہوں نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں غلطی کی ہے۔ ابن العلاءؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ ضعیف ہیں۔ ابو حفص عمر بن علیؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رائے قیاس کرنے والے حافظ نہیں ہیں

بن اسحاق المدائنی نا قضب بن الحر بن قعب قال ومات ابو حنیفة بسوق
 یحییٰ سنة خمسین ومائة اثنان الصمیری نا علی بن الحسن الرازی نا محمد
 بن الحسن الن عفرانی نا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان
 بن ابی شیحہ قال الحسن بن عمارہ صلی علی ابی حنیفہ وهو قاضی ببغداد سنة
 خمسین ومائة اثنان عید الله بن عبد الواعظ فی ابی نا الحسن بن القاسم
 نا علی بن ابی حاتم واحمد بن ابی مریم عن ابن عقیل وفي سنة خمسین ومائة
 مات ابو حنیفة فی رجب وهو ابن سبعین سنة اثنان ابن الفضل نا علی بن
 ابراہیم المستملی نا نا الی نا فی نا حمزة بن محمد بن علی الماء مطیری
 نا لا نا محمد بن ابراہیم بن شعیب الغازی نا محمد بن اسماعیل البخاری قال
 ابو حنیفة النعمان بن ثابت الکو فی مات سنة مائة وخمسین اثنان نا
 الازہری نا محمد بن العباس نا ابراہیم بن محمد الکندی نا ابو موسیٰ محمد
 بن المثلثی قال ومات ابو حنیفة سنة مائة وخمسین اثنان عید الله بن عبد
 الواعظ والحسین بن علی الطنحیری قال عید الله ثنی ابی والاخر نا

وہ مضطرب الحدیث ہیں انکی روایت دہی ہے وہ خلاف شرع نوابجا و
 باتوں کے ماننے والے تھے۔ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں کہ
 ابو حنیفہ کی روایت کی ہوئی حدیث کی اتباع نہ کی جائے نہ انکی رائے قیاس
 مانا جائے۔ شبیب فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سے ہیں لیکن حدیث
 کے ضعیف راوی ہیں۔ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن
 ثابت صاحب رائے مضطرب الحدیث تھے انکے پاس صحیح حدیث کچھ زیادہ
 نہیں۔ امام احمد بن شعیب نسائی فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی
 حدیث میں قوی نہیں۔ بیہشم بن عدی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تمبی
 یم اسد بن ثعلبہ کے مولیٰ بغداد میں شہلہ ہمیں فوت ہوئے۔ ابو نعیم فرماتے ہیں امام صاحب کا
 انتقال شہلہ ہمیں ہوا اور پیدائش شہلہ ہمیں عمر شریف کی ہوئی عبداللہ بن سلیمان حضری
 فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے شہلہ میں انتقال فرمایا شریف کی عمر عربی تھی قعب بن محرک فرما کہ امام صاحب
 سوق یحییٰ میں شہلہ ہمیں فوت ہوئے سلیمان بن ابوشیخ فرماتے ہیں حسن بن عمارہ نے امام صاحب کے

عمر بن احمد الواعظ الحسن بن صدقة ح و ابنا نا الصمیری نا علی بن الحسن
الرازی نا محمد بن الحسن الزعفرانی قالنا ابن ابی خيثمة سمعت يحيى بن معين
يقول مات ابو حنيفة سنة احدى وخمسين ومائة زاد الزعفرانی ودفن فی
مقابر الخيزران ابنا نا الحسن بن ابی القاسم انا ابو سعيد احمد بن محمد بن سميع
النسابة ابو علی الحسن بن الحسن ابن زرار بن جادری نا اسحاق بن احمد بن صفوان
السلمی سمعت مکی بن ابراهيم يقول ومات ابو حنيفة فی سنة ثلاث وخمسين
ومائة ابنا نا ابن الفضل انا د علي نا احمد بن علي الزيات نا مسلم بن عبد الرحمن
نا المکی قال ومات ابو حنيفة فی سنة ثلاث وخمسين ومائة ولقيته بالکوفة
ووجد اذ وبكة وكان ابو حنيفة خرازا ابنا نا الصمیری قال قرأنا علی الحسن
بن هارون الضبی عن ابی العباس بن سعيد قال انا احمد بن جهم نا بن خفيج
البخاري نا ابو عبد الله وهو محمد بن احمد بن حفص البخاري قال قال احمد بن عبد الله
الاسلمی نا الحسن بن يوسف الرجل الصالح قال يمات ابو حنيفة صلی عليه ست
مراد من كثرة الوحام اخرهم صلی عليه بن حماد وغسله الحسن بن عماره ورجل

جنازے کی ناز پڑائی جو بغداد کے قاضی تھو یہ واقعہ ۳۵۸ھ کا ہے ابن عفر فرماتے
ہیں ستر سال کی عمر میں امام صاحب ماہ رجب ۳۵۸ھ میں فوت ہوئے۔
امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت کو کافی مشغولہ میں فوت ہوئے۔ محمد بن شلی بھی جی کہتے ہیں کچھ بن معین ۳۵۸
۳۵۸ھ عجمی میں بتلاتے ہیں اور آپ مقابر خیزران میں دفن کئے گئے۔ مکی
بن ابراہیم کہتے ہیں امام صاحب کا انتقال ۳۵۸ھ میں ہوا آپ فرما رہے
ریشم فروش تھے میری ملاقات آپ سے کونے میں اور بغداد میں اور مکہ
شریف میں ہوئی ہے۔ حسن بن یوسف فرماتے ہیں امام صاحب کے جنازے
کی ناز چہ مرتبہ پڑھی گئی کیونکہ لوگوں کا اثر و نام بہت زیادہ تھا آخری مرتبہ
ابن حماد نے ناز پڑھائی اور حسن بن عمارہ اور ایک دوسرے شخص نے
آپ کو غسل دیا۔ حضرت سفیان ثوری مکہ میں تھے جو انہیں آپ کے انتقال
کی خبر پہنچی تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے جس چیز میں اکثر لوگوں کو

اخذ آیتاً قال القاضی ابو بکر احمد بن الحسن الخزازی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصبغی
 نا ابو قلابہ الرقاشی نا ابو عامر سمعت سفیان الثوری بمكة وقيل له مات ابو حنیفة
 فقال الحمد لله الذي عافانا مما ابتلى به كثير من الناس بنا نا ابو سعيد محمد بن موسى
 الصيرفي نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصبغی نا محمد بن علي الوراق نا مسدد سمعت
 ابا عامر يقول ذكر عندنا سفیان مولى ابي حنیفة فما سمعته يقول ^{له} حجة
 ولا شياً قال الحمد لله الذي عافانا مما ابتلاه به آباءنا محمد بن عبد بن بكير
 المقرئ بنا نا الحسن بن احمد الفروي الصفار نا احمد بن كيسان نا محمد بن عبد الوهاب
 بن يعلى الهروي نا عبد الله بن مسعود الهروي سمعت عبد الصمد بن عسان يقول
 لما مات ابو حنیفة قال لي سفیان الثوری اذهب الى ابراهيم بن طهمان فبشرة
 ان فتان هذه الامة قد مات فذهبت اليه فوجله ته قال لا فوجدت الى سفیان
 فقلت انه قال قال اذهب فصح به ان فتان هذه الامة قد مات
 فقلت اراد الثوری ان يختم ابراهيم بوفاة ابي حنیفة لانه كان على
 مذهبه في الارجاء آیتاً نا ابن الغضنفر نا عبد الله بن جعفر نا يعقوب بن

مبتلا کہا ہمیں اُس سے بچا لیا۔ حضرت سفیان نے آپ کی خبر شکر حمد اللہ انہیں
 کہا بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس چیز سے ہمیں بچا لیا جس میں
 وہ مبتلا تھے۔ اور فرمایا جاؤ ابراہیم طہان کو بھی یہ خوشخبری سنا دو کہ اس کی موت کو
 قتلے میں ڈالنے والی موت ہوگئی تو وہ صدمہ میں پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے اس نے واپس آنے پر
 خبر دی تو فرمایا پھر جاؤ اور اُس کے کان تک میرے الفاظ پہنچا دو میں
 کہتا ہوں سفیان ثوری ؓ کا قصد یہ تھا کہ چونکہ ابراہیم بھی مرجیہ تھا تو اُسے یہ
 غمگینی کی خبر ہو جائے۔ بشر بن ابوالازہر فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ
 ایک جنازہ پر کالاکیر اڑا ہوا ہے اور اُس کے ارد گرد دیارگی لوگ ہیں میں نے پوچھا
 یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ ؓ کا امام ابو یوسف ؓ سے میں نے اپنا یہ
 خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا اسے کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔

یہیں تک امام ابو حنیفہ معن بن نافع بن ثابت ؓ کے حالات جو خطیب نے اپنی کتاب تاریخ
 بغداد میں نقل کئے ہیں ختم ہوئے اصل نسخہ مصر کے کتب خانہ میں جگہ نام دارالکتب الامیریہ ہے

سفیان ثمالی رحمہ اللہ سمعت علی بن امدینی قال قال فی بشری فی الاذھر النیسابوری
 رأیت فی المقام حیاة علیہا ثوب اسود وحوہا تسمیة فقلت حیاة من
 ہذہ فقالوا حیاة ابی حنیفة فحدثت بہا یا یوسف فقال لا تحذ بہا حل
 وھذا اخر ما ترجم الخطیب بہ اب حنیفة النعمان بن ثابت
 منقولاً من کتابہ تاریخ بغداد المحفوظ بالکتب الامیریہ المطبوعہ من قبل المطبع
 والحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
 كتبه العبد الفقير المعترف بالعجز والتقصير محمد حامد الفقي بن المرحوم الشيخ سيد احمد
 الفقي كان الله له معيناً وتم ذلك في عصر يوم الثلاثاء العشرين من شهر
 رمضان المكرم سنة الف وثلث مائة وسبعة وثلثين من هجرة سيد الانبياء و
 المرسلين صلى الله عليه وسلم

— — —

سجود اور کتب خانہ کی فہرست میں فن تاریخ میں مشہور ہے۔
 سب ترفیض کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہ لا شریک لہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔
 جس قلمی نسخہ کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ جناب شیخ محمد حامد الفقی بن شیخ سید احمد الفقی
 کے ہاتھ کا نقل کردہ ہے جو جناب شیخ محمد نصیف صاحب تاجر قرآن کے کتب خانہ
 میں ۱۳۳۵ھ میں نقل کیا ہوا ہے جسکی کتابت ماہ رمضان المبارک کی بیویں
 تاریخ منگل کے دن عصر کے وقت ختم ہوئی ہے۔

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين

آئمترجم۔ عاجز ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم درس مدرس محمدیہ عربیہ

داؤید اخبار محمدی۔ اجیری دروازہ شہر دہلی

ماہ رمضان شریف ۱۳۴۵ھ ہجری

اس کتاب کے مترجم جناب مولانا محمد رضا کی بعض دیگر موجودہ تصانیف

فضائل محمدی - امام خطیب بغدادی کی دوسری کتاب شریف صحابہ الحدیث عربی بیع اردو ترجمہ - قیمت ۴۰
 سیر محمدی - امام ابو جعفر طبری کی کتاب خلاصہ اسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور حیرت انگیز سیر ساتھ ہی آپ کی
 جملہ افواج مطہرہ اولاد و غلام نوذریاں چچا ماموں اور سارے خاندان کے حالات - جانور اسباب جنگ و شہادت
 اور سرکام کے طریقوں کا بیان ہے - عربی بیع اردو ترجمہ ۴۰ - صرف عربی ۸ - صرف اردو ۱۲ -
 عقائد محمدی - حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب لائسنہ کا عربی مسیت اردو ترجمہ عقائد کے باب میں قیمت ۴۰ -
 برہان محمدی - حضرت امام سبکی کا رسالہ جزر و رفع النیرین عربی بارہ ترجمہ مسیت رفع الیدین کے تحت ۲۰ -
 صلوة محمدی - وضو، تیمم، نماز، حج، گناہ، نماز جمعہ، جنازہ، تزویج، تہجد، عیدین وغیرہ کا حوالہ مسیت بیان ۴۰ -
 صیام محمدی - تغلی فی رمضی روزوں کے احکام ماہ رمضان لیلۃ القدر اعتکاف صدقہ افطر وغیرہ کے مسائل ۲۰ -
 زکوٰۃ محمدی - کس مال پر زکوٰۃ دینا چاہئے کب نی چاہئے کتنی چاہئے غرض زکوٰۃ اور فقاریات کے کل مسائل ۳۰ -
 حج محمدی - التواضع کا گناہ حج و عمرے کے فضائل التواضع کے دلائل کی تردید حج میں محبت و تغلیب کی بیان
 توحید محمدی - کیا قرآن گنبدوں کو بنائے کر اہت، بنے ہوئے کو گرنے کے تقریباً دو سو دلائل قرآن حدیث و فقہ پر
 مملکت محمدی - سلطان مجاہد بریلو کیسے کے اعتراضوں کا مکمل جواب - قیمت ایک آنہ و اس کا تالیف سالہ ۱۰
 برکت محمدی - حسن نظامی کے رسالے نادان و باہمی کا دامانی کے ساتھ جواب - قیمت ایک آنہ
 مولود محمدی - مولود کے رد کی میں دلیل، قیام مولود کے رد کی میں دلیل - قیمت ۳۰
 عقیدہ محمدی - اہلحدیث کے صحیح مذہب کا بیان اور ان کے مذہب پر جو تہمتیں ہیں انکا ازالہ ۱۰ -
 دلائل محمدی - آئین ارفع الیدین سورۃ فاتحہ کا حدیثوں اور حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے ثبوت اور اہلحدیث
 کو کسی مسجد سے روکنے کی حنفی مذہب سے حرمت اور اہلحدیث کے حق پر ہونیکا حنفی مذہب سے بیان ۳۰ -
 وراثت محمدی - حنفی مذہب کی اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید، صاحب ہدایہ کا حدیثوں میں کیا زیادتی کرنا -
 اماموں کے مذہب بیان کرنے میں غلطیاں کرنی، ہدایہ کے اکتوا مسیت نامک مسائل امام صاحب اور انکے شاگردوں کے
 اکتوا اختلافی مسائل، حنفیوں کا صرف امام صاحب کی تقلید نہ کرنا، خود امام صاحب کے اقوال
 میں علل حرام کا اختلاف وغیرہ - قیمت بارہ آنے (۱۲ -)
 (یہ تمام کتابیں منگوانے والوں کو ایک جلد میں جلد کر کے بھیج دیتا ہوں اور جلد کے دام نہیں منگائے جاتے)
 پتہ :- دفتر اخبار محمدی، اجمیر میروازہ، دہلی

انجیل محمدی

اگر آپ اس بارے میں سوچتے ہیں کہ انجیل میں کیا ہے؟ کیا حق ہے؟ کیا سچ ہے؟
تو یہ بات یاد رکھیں کہ اس کتاب میں جو باتیں لکھی ہیں، ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو
آپ کو حیرت و تعجب میں مبتلا کر دیں گی۔ لیکن اگر آپ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی
حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی
حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔

کیا یہ کہ حیرت و تعجب کا یہ سبب ہے کہ آپ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔
ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔
ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔
ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔
ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔ ان باتوں کو دیکھیں تو ان کی حقیقت کو جانیں گے۔

قرآن و حدیث کی خدمت و رعایت اور ان کی شان و کرامت کو برقرار رکھنے کے لیے
یہ بات غیر شرعی ہے۔ مسلمانوں کو روکنے والا، جامعہ احمدیہ پر سے بھی نہیں اٹھاتا، اور جو اس کی پابندیوں
کو دور کر دے گا، احمدیہ جانتے کے صحیح اور ٹھیک سے عقائد بیان کرے گا، احمدیہ کے سچے مذہب قرآن و حدیث
کو بہترین طریقے سے بخوبی فہم کے ساتھ پیش کرے گا، اور اقلیت پر بھی ساری برکت بیان کرے گی اور ان کی
پوجہ و احتراموں کی جو مخالفت کی جائے اور اس کا صحیح باطل اور اور چھٹا جائے، ان کے خلاف اور ان کی
عبادت کے جھنڈوں اور غیر کی مخالفت نہ کرے اور اس سے منع کرے، خواہ اس کا دستاورد، طالب علموں کا
سہارا، علماء کا بہترین رفیق، اخبار محمدی ہے،

اس میں علماء کو کم کے کارآمد، ان میں مضامین، شرعی مل خوش کنویلی نہیں، ان کی ساری اور سچا خبریں بھی جتنی ہی کھنڈ
عمدہ حروف صاف چھپائی علی ہر۔ اور چند عویں دن بالکل ٹھیک وقت پر باقاعدہ نکلتا رہتا ہے۔

باجوان تمام غویوں کے قیمت سال بھر کی صرف تین روپے ہے۔
پتہ: دفتر اخبار محمدی اجمیر پلازہ، دہلی